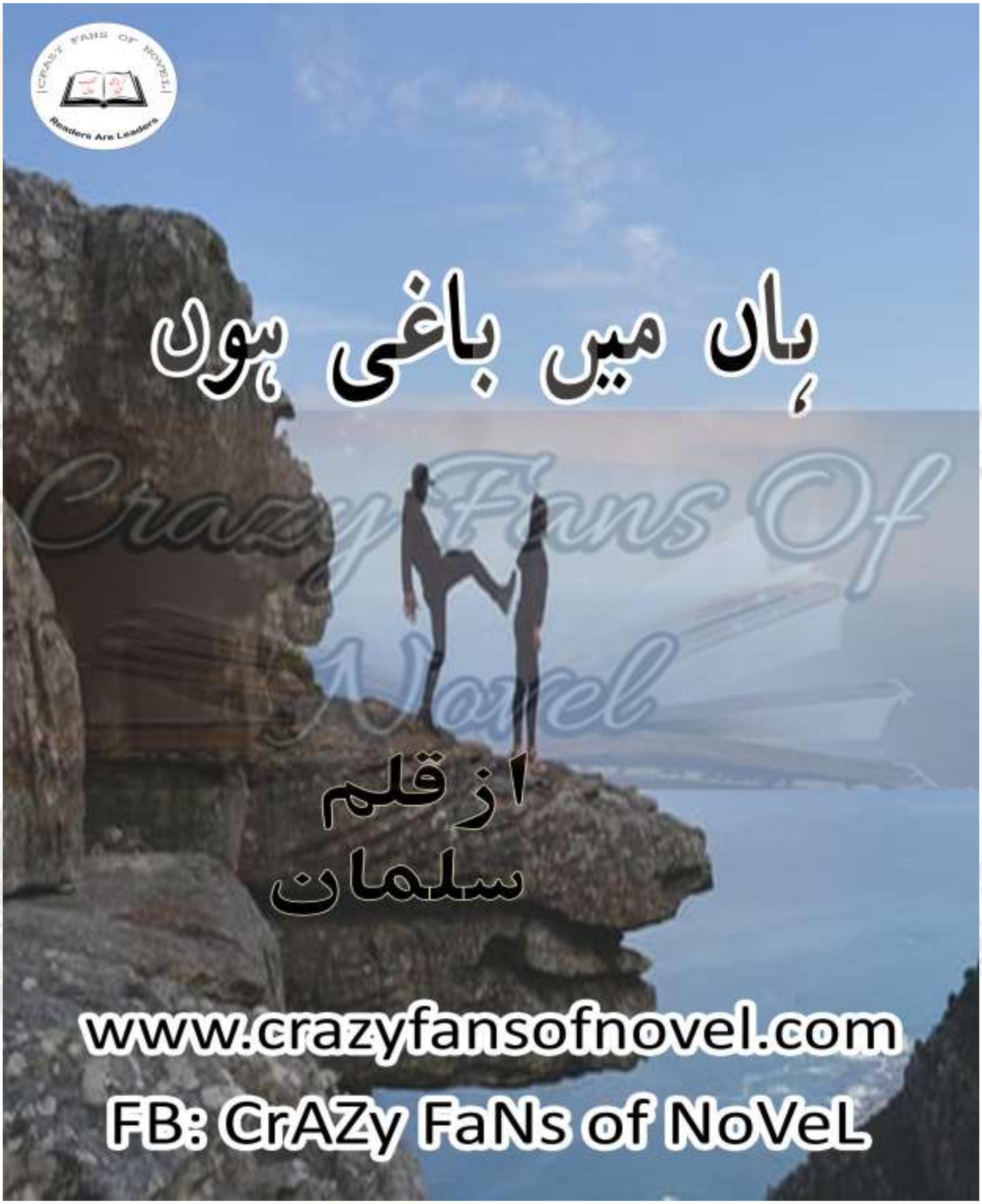

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

السلام علیکم !!!

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولزاور مواد مصنفہ / مصنف کے نام اور ٹائٹل سے محفوظ ہیں۔

ان تحریر کے رائٹس کریزی فینزآف ناول اور مصنفہ / مصنف کے پاس محفوظ ہیں بغیر اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز مواد کی نقل نہیں کر سکتا۔

نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد، بلاگ یا ویب سائیٹ کو در پیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہو گا۔

نوٹ:

ہمیں اپنی ویب سائٹ کریزی فینزاوف ناول کے لئے لکھاریوں کی ضرورت ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پہ اپنے ناول، افسانے، کالم، آرٹیکل اور شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل زریع کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انشاءاللہ آپ کی تحریر دو دن کے اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔

تفصیلات کے لیے ان رابطوں کا انتخاب کیجیے۔

Email : crazyfansofnovel@gmail.com

Facebook Page : fb.me/CrazyFansOfNovel

Facebook Group : https://web.facebook.com/groups/292572831468911/

Website Url : https://crazyfansofnovel.com

شکریہ

انتظامیہ کریزی فینز آف ناول!!!!!!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں میں باغی ہوں

از قلم

سلمان

باب اول

کھو گئیں میری سب پہچانیں

سورج کی بھینی بھینی روشنی درختوں کے اس جھنڈ سے نکلتی ہوئی دوسری طرف جا رہی تھی یہ روشنی آہستہ آہستہ بڑھ رہی تھی کیونکہ سویرا ہو رہا تھا ابھی اندھیرا چھٹا نہیں تھا لیکن سویرے کو آنے کی بہت جلدی ہوتی ہے اس لیے پہلے ہی کود پڑتا ہے اور یوں اندھیرے اور سویرے میں باہم چپقلش شروع ہوتی ہے اس کا کارن سویرے کی بغاوت ہو سکتی ہے یا یوں بھی ہو سکتا ہے کہ اندھیرا اپنے وقت کے بعد بھی برقرار رہا ہو پھر تو سویرے کا اندھیرے سے جھگڑا بنتا ہی تھا۔ وجہ جو بھی تھی اندھیرے اور سویرے کی اس جنگ میں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فتح سویرے کو ہوئی اور وہ عالم پر چھانے لگا

اب ہلکی ہلکی بادصبا بھی چلنے لگی تھی وہ درختوں کے اس جھنڈ کے پتوں کو ہلاتی اور وہ پتے جھومنے لگتے جیسے خوشی کا اظہار کر رہے ہوں۔یہ خوشی سویرے کی جیت کی تھی یا پھر اندھیرے کی شکست کی۔جو بھی وجہ تھی درختوں پر موجود پرندے بھی میٹھے گیت گائے لگے اور اس خوشی کا اظہار کرنے لگے

بھینی بھینی خوشبو بھی بادصبا کی لڑھیا پر سوار ہو کر اہل عالم کو یہ خوشخبری سنا رہی تھی یہ ہوا چلتی ہوئی درختوں کے جھنڈ کے بیچ میں رکے قافلے کے خیموں کے پردے ہلا ہلا کر ان کو سویرے کی جیت کی خوشخبری سنا رہی تھی۔اور اہل کارواں بھی سحر کی منادی سے خوش ہو کر اپنی خواب گاہوں سے جاگنے لگے

☆☆☆☆

"چچ چھوڑ دو میری بیٹی کو چچ چھوڑ دو""چچ چھوڑ دو مجھے

چچ چھوڑ دو میری بیٹی کو چچ چھوڑ دو""چچ چھوڑ دو مجھے"وہ درندے اس لڑکی کو ہاتھوں سے گھسیٹے لے" جا رہے تھے اور اس کی ماں ان کے پیچھے بھاگ رہی تھی اور چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی اور لڑکی بھی چیخ رہی تھی۔مگر آہیں بڑھتی ہوئیں ان ماں بیٹیوں کی آہوں کا کسی پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا وہ دونوں آدمی بنا کچھ کہے اسے گھسیٹے جا رہے تھے

☆☆☆☆

لہلہاتے کھیتوں کے بیچ میں بنی کچی سڑک پر وہ تیزی سے تنکوں سے بھری گدھا گاڑی دوڑا رہا تھا کبھی کبھار

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جب گدھے کی رفتار کم ہوتی تو اسے چھانٹا مارا جاتا تاکہ اگلی بار بغاوت کرنے سے پہلے ہزار بار سوچ مگر گدھا

تو گدھا ہوتا ہے اسے کیا خاک سمجھ آتی ہے وہ پھر سے آہستہ ہو جاتا

اس لیے بار بار اسے گدھے کو چھانٹا مارنا پڑتا کیونکہ اپنی اماں اور بہن کو ناشتہ بھی کرانا تھا شکل سے وہ پانچ سال

کا لگ رہا تھا حلیہ بتا رہا تھا کہ انتہائی غریب گھرانے سے تعلق رکھتا ہے

"اور عمرو کیسا ہے"

کھیتوں میں سے ایک بوڑھے کسان نے اسے آواز دے کر پوچھا "عمرو" یہی اس کا نام تھا

میں ٹھیک چاچا" عمرو گدھا گاڑی سے نیچے اترا اور کھیت میں موجود بوڑھے کی طرف بڑھ گیا "

☆☆☆☆

خدا کا واسطہ ہے میری بچی کو چھوڑ دو خدا کے لیے" وہ عورت ان آدمیوں میں سے ایک کے پاؤں سے لپٹ "

گئی۔ مگر اس حیوان صفت انسان نے اس عورت کو دھکا دے کر خود سے الگ کیا "اماں" وہ لڑکی چلائی کیونکہ

اس کی ماں تھوڑی دور جا کر گری تھی اور اس کا سر کچی سڑک پر موجود اس برگد کے درخت سے ٹکرایا

تھا۔ مگر اس عورت نے اس بات کی پرواہ نہ کی کہ اس کے ماتھے سے خون نکل رہا ہے وہ اٹھی اور اپنے ماتھے

پر ہاتھ رکھتے ہوئے دوبارہ ان کی طرف جانے لگی

"خدا کے لیے میری بچی کو چھوڑ دو خدا کا واسطہ ہے"

وہ آدمی اس لڑکی کو گھسیٹتے ہوئے کچی سڑک پر ایک طرف موجود گاڑی تک لے گئے جونہی وہ گاڑی کے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Haan Mein Baaghi Hoon | By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پاس گئے گاڑی کا اگلا دروازہ کھلا اور خوبصورت شیروانی میں ملبوس ایک نوجوان باہر آتا ہے چہرے پر دھوپ والا چشمہ۔

گاڑی کے دوسرے دروازے سے ایک بوڑھا نکلتا ہے

وہ عورت جونہی ان دونوں کو دیکھتی ہے ایک دم سے اس کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں وہ دوڑی اس بوڑھے کے پاؤں پڑ جاتی ہے

صاب میری بچی میری بچی صاب صاب یہ میری بچی کو" ابھی اس کی بات ہی مکمل نہ ہوئی تھی کہ اس بے" رحم بوڑھے نے اسے دھکا دیا

کسی نے اس بڑھیا کو بتایا نہیں "نوجوان نے دھوپ کا چشمہ اتارا اور اپنی مونچھ کو وٹ دیا"

ابھی نوجوان کی بات ہی ختم نہیں ہوئی تھی کہ بوڑھا بول پڑا" آج تک کسی کی ہمت نہیں ہوئی ہمارا راستہ روکنے کی لے آؤ اس لڑکی کو اور گاڑی میں بٹھاؤ" اس نے ان آدمیوں سے کہا اور پھر عورت سے مخاطب ہوا

"ہمارے بیٹے کا دل جس پر آجائے اسے چھوئے بنا نہیں چھوڑا جاتا

اور تمہاری بیٹی سے تو ہمارے فرزند کو عشق ہوا ہے نکاح تو بنتا ہے" بوڑھے نے جیب سے پستول نکالی اور اوپر والے سوراخ پر پھونک ماری اور ہوا میں فائر کیا۔ عورت گھبرا گئی۔

پھر بوڑھے نے پستول جیب میں ڈالی اور گاڑی میں بیٹھنے لگا مگر بڑھیا پھر تیزی سے آئی اور اس کے پاؤں سے لپٹ گئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سائیں مم مم میں دنیا کو کیا منہ دکھاؤں گی" بڑھیا کا یہ کہنا اور بوڑھے کے چہرے کے تیور بدلنے لگے مانو"

بھوکے بھیڑیے کو نیند سے جگا دیا ہو

اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور عورت کی گال پر زوردار تماچہ رسید کیا عورت ایک دم سکتے میں آ گئی۔

بوڑھے نے ہاتھ پیچھے کیا تو وہ خون سے بھرا ہوا تھا۔پیشانی پر سے جو خون نکل رہا تھا اس نے اب بوڑھے کے

ہاتھ بھی لال کر دیے تھے خون نے اپنا وسیلہ ڈھونڈ ہی لیا ہوں اسے بغاوت کرنی پڑی تھی۔ مگر وہ اس تک جا

پہنچا جس نے اسے بہایا تھا

ماں کو تھپڑ پڑا تو بیٹی کی روح بھی کپکپا گئی "اماں تو چلی جا اماں تو چلی جا" وہ چیخی مگر وہ ماں تھی خود غرض کیسے

ہو سکتی تھی بیٹی کی اس فغاں نے اس کی ممتا جو جیسے للکارا ہو وہ اٹھی اور کھڑی ہوئی اس وقت وہ اس بچھڑے

جیسی تھی جو کسی کو کچھ نہیں کہتا مگر جب ہوش کھو دے تو اس بات کا خیال ذرا نہیں رکھتا سامنے کیا ہے؟؟

باغی ہو جاتا ہے وہ۔ عورت نے بھی بنا سوچے سمجھے اپنی اوقات سے بغاوت کرنا چاہی مگر وہ نہیں جانتی تھی

کہ بغاوت موت کی دھرتی پر پہلا قدم ہوا کرتا ہے بغاوت کرنے والوں اور بغاوت کرنے والیوں کو اپنی

بغاوت کی قیمت اپنی جان کی قربانی سے چکانی پڑتی ہے

اوئے سائیں رک میں دیکھتی ہوں کیسے تو میری دھی کو لے کے جائے گا" بڑھیا نے بوڑھے کے ہاتھ سے"

پستول چھینی اور اس کا رخ بوڑھے کی طرف کیا۔اپنی اوقات سے بغاوت کی ہی دیر تھی کہ موت نے اس کا

تعاقب شروع کر دیا "چھوڑ میری بیٹی کو" ابھی بات بھی مکمل نہ ہوئی تھی کہ وہ زمین پر گر گئی ایک گولی اس

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کے سینے کے آر پار ہوئی تھی

دیکھ لیا اپنی بغاوت کا انجام بڑھیا" بوڑھے نے اس کے ہاتھ سے پستول چھینی اور قریب کھڑے آدمی کے

کپڑوں سے صاف کرنے لگا

پیچھے کھڑے نوجوان نے شیطانی مسکان بھری اور گاڑی میں موجود لڑکی کو باہر نکالا" کہا تھا نا عشق کرتا ہوں

" تم سے مگر یہ بڑھیا مان نہیں رہی تھی

مرتی ہوئی بڑھیا چیخ کر کہتی ہے "تم ناپاک لوگ کیا جانو عشق کیا ہوتا ہے میرا اللہ تم سے عشق میں بغاوت کا

بدلہ لے گا" پھر اس کی روح پرواز کر جاتی ہے

اور وہ اس دنیا سے حقیقی بغاوت کرتی ہوئی اس دنیا میں واپس چلی جاتی ہے جہاں شاید اس کی بغاوت سراہی

جائے گی اور اسے انصاف دیا جائے گا

اماں "لڑکی چلائی مگر نوجوان نے اسے گاڑی میں دھکیلا گدھا گاڑی پر آتے عمرو نے یہ سارا منظر دیکھا تھا"

اور وہ حیرت کا بت بنا تھا" شہر بانو آپا" اس نے گدھے کو چھانٹا مارا اور اس گاڑی کی طرف بھاگا جس میں وہ

بوڑھا اور نوجوان اس کی چودہ سالہ بہن کو لے کر جا رہے تھے مگر جونہی وہ آگے بڑھا گاڑی نے اس کی گدھا

گاڑی کو ٹکر ماری اور معصوم جانور اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور ایک طرف ہچکولا کھا گیا

اور گاڑی میں موجود شہر بانو چلانے لگی مگر کسی بھی درندے نے اس کی آہ نہ سنی بلکہ وہ نوجوان گویا ہوا" آری

چھمی چھوڑ سب شادی کی تیاری کر" اس نے شہر بانو کے منہ پر ہاتھ پھیرا" میں تم جیسوں کے منہ پر تھوکتی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوں اور تم شادی کی بات کرتے ہو" شہر بانو نے اپنی جگہ سے اٹھ کر کہا بوڑھے کے تیور بدلے وہ اگلی سیٹ پر تھا مگر نوجوان شہر بانو کے ساتھ پچھلی سیٹ پر بوڑھے نے غصے سے شہر بانو کو دیکھا مگر نوجوان نے آنکھ سے اشارہ کیا چٹیا سے اسے پکڑا "بڑی ہواؤں میں اڑ رہی ہے تو""" آہ" چٹیا کے کھینچنے کے باعث شہر بانو کو درد ہوئی تو اس نے آہ بھری "شادی بھی اب میں تجھ سے ہی کروں گا اب بیٹھ یہاں "نوجوان نے شہر بانو کو سیٹ پر پٹخا اور پھر ساتھ بیٹھے آدمی کو آنکھ کا اشارہ کیا اس نے رومال نکالا اور شہر بانو کے ناک پر رکھا اب آئے گا اس چھمی کو سکون" شہر بانو بے ہوش ہو کر سیٹ پر گر چکی تھی۔نوجوان نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور کار کے شیشے میں خود کو دیکھنے لگا

☆☆☆☆

گدھا گاڑی ہچکولے کھاتی ہوئی درخت جو جا لگی گدھا جو جانور تھا کچھ سمجھ نہ پایا ڈر گیا اور سرپٹ دوڑنے لگا عمرو نے اسے روکنے کی بہت کوشش کی مگر بے سود چھانٹے پہ چھانٹا مارتا مگر گدھا بجائے رکنے کے اور تیز ہو جاتا یہی تو اسے سکھایا گیا تھا

کہ چھانٹا پڑنے سے وہ تیز دوڑے

بہر حال گدھے کو چھانٹا مارا جاتا ہے تاکہ اس کی رفتار کم ہو مگر وہ تیز ہوتا جاتا ہے کیونکہ بغاوت کرنے کا انجام بہت برا ہوتا ہے اسی لیے گدھے نے بغاوت نہ کی اور دوڑتا رہا مگر سانس پھولنے کی وجہ سی ایک جھٹکے سے رکا اور اس پر سوار عمرو اڑتا ہوا خیمے کے سریے سے ٹکرایا اس کے سر پر بھاری چوٹ آئی تھی خون کے فوارے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نکل رہے تھے اور وہ بے ہوش ہو چکا تھا وہ قافلے تک آچکا تھا جہاں لوگ اپنے روزمرہ کاموں میں مشغول تھے ایک لڑکے کی یہ حالت دیکھ کر لوگ اس کے گرد جھمگٹا بنا لیتے ہیں

☆☆☆☆

کریمن آج دو دن ہو گئے ہیں مگر اس کو ہوش نہیں آیا" شیدے نے سامنے فرش پر پڑے بچے کے سینے کے ساتھ کان لگایا اور پاس بیٹھی کریمن سے کہا" اری یہ ابھی زندہ تھا""" خدا نہ کرے اسے کچھ ہو تو کیسی باتیں کر رہا ہے؟" کریمن نے غصے سے شیدے کو پیچھے کیا اور بچے کا منہ چاما" مجھے تو اس میں اپنا ارجن دکھتا ہے جیسے خدا نے ہمیں اپنا ارجن لوٹا دیا ہو" کریمن نے بچے کو غور سے دیکھا اور ممتا سے اس کی پیشانی اک ایک اور بوسہ لیا" مجھے نہیں لگتا" شیدے نے تیوری چڑھائی اور خیمے سے باہر چلا گیا۔۔شیدے تو خیم سے باہر نکلا تو اسے دور سے رحیم آتا دکھا" چاچا چاچا" رحیم دور سے آوازیں لگا رہا تھا" چاچا" اب رحیم اس کے پاس آچکا تھا" ایک حکیم کا پتا چلا ہے قریب ہی رہتا ہے" رحیم نے شیدے کو بتایا" چل جا اندر سے اس بچے کو اٹھا لا" شیدے نے رحیم سے کہا رحیم کوئی 20 سال کا تھا اندر خیمے میں جانے لگا

☆☆☆☆

حکیم کے مطب میں اسقدر خاموشی تھی گویا جنگل میں بھوکے شیر پھر رہے ہوں تو سارے جانور غار میں یوں چھپ جاتے ہیں کہ ذرا آہٹ کی تو بغاوت ہو جائے گی اور موت ہمارا مرکز بنے گی۔ حکیم اس بچے کا معائنہ کر رہا تھا ایک دم سے گویا ہوا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"یہ اپنی یاداش ہو چکا ہے"

شیدے پر یہ بات بم بن کر برسی وہ پاس ہی کھڑا تھا

"پی یہ کیا بول کہہ رہے ہیں؟"

شیدہ جنجھلا گیا

یہ سچ ہے۔۔دماغ میں چوٹ لگنے کی وجہ سے یہ اپنی یادوشت کھو چکا ہے اور اس کا دماغ اس دنیا کو قبول "

"نہیں کر رہا اس لیے یہ بے ہوش ہے

حکیم نے کہا اور قریب میز سے ایک سرینج پکڑی اور بچے کے جسم میں اتارنے لگا۔۔

اور شیدہ حیرت کا بت بنے اسے تک رہا تھا

"اسے لوگوں میں رکھا جائے بند کمرے میں اس کا دماغ کام نہیں کرے گا"

"حکیم نے کہا" اور ویسے یہ صحت مند ہے جلد ہی ٹھیک ہو جائے گا

بختو اس بچے کے پاس گیا اور اس کا ماتھا چوما

"اپنا ارجن تو میں کھو چکا ہوں مگر تمہیں کھونے سے بچا لوں"

انتہائے عزم سے اس نے پیشانی سے پسینہ صاف کیا اور اس بچے کو دیکھنے لگا۔۔

☆☆☆☆

قافلہ اب واپسی کے لیے روانہ ہو رہا تھا سب اپنے خیموں کو ہٹا رہے تھے اور اپنا سامان اپنے جانوروں جیسے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گھوڑوں اونٹوں اور گدھوں پر لادرہے تھے یہ قافلہ بلوچستان سے آیا تھا یہ ایک خانہ بدوش قبیلے سے تعلق رکھتے تھے اور جگہ جگہ پھرتے رہتے تھے۔ایک جگہ پر زیادہ دیر رکتے توان کا دل گھٹنے لگتا اسی لیے ان کو جگہ بدلنی پڑتی تھی۔سفر کرتے یہ لوگ سندھ آگئے تھے اب وہ واپس اپنے قبیلے میں جارہے تھے۔۔

سورج غروب ہورہا تھا اور ڈھلتے سورج کی روشنی میں قافلہ اپنے سفر پر رواں تھا۔

∞∞∞∞∞

*باب دوم

میں باغی بغاوت مجھ سے عیاں ہے

وقت کا پنچھی ایسے اڑا کہ پتا ہی نہ چلا وہ جو قافلوں کی شکل میں مارا مارا پھرتے تھے اب بلوچستان کے ہی ایک علاقے میں اپنا ڈھیرہ ڈال کر رہنے لگے نئی آنے والی نسلوں نے مارا مارا پھرنے کی بجائے ایک جگہ رہنے کو ترجیح دی خود کو مگن رکھنے کے لیے وہ کھیتی باڑی کرتے 'اور دیگر کام کرنے لگتے ایسے ہی ایک گاؤں وجود میں آگیا تھا

ندی کے اس پار درختوں کے بیچ بڑے میدان میں تیر اندازی کا مقابلہ منعقد ہورہا تھا۔تیر اندازی کے اس مقابلے میں پورے قبیلے کے نوجوانوں نے شرکت کی تھی۔ڈول کی تھاپ پر مقابلے کا آغاز کیا گیا۔سارے امیدواروں کو ایک قطار میں کھڑا کیا گیا تھا یہ نوجواب مختلف عمروں کے تھے کوئی سترہ کا تو کوئی سولہ کا کوئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چودہ کا تو کوئی بیس کا زیادہ کم عمر اور زیادہ بڑی عمر کے لوگوں کا مقابلہ نہیں تھا۔نوجوانوں نے صرف شلواریں اوڑھ رکھی تھیں اس کے علاوہ جسم پر کوئی کپڑا نہ تھا اور پشت پر تیر تھے اور ہاتھوں میں کمان۔سب کے آگے کچھ فاصلے پر ایک ایک تربوز رکھا گیا تھا اور اسپر نشانہ لگانا تھا۔ڈھول کی تھاپ آہستہ آہستہ کم ہوتی جا رہی تھی مگر اس تھاپ کے کم ہونے کے ستاھ ساتھ تمام امیدواروں ک حوصل بھی بڑھتے جا رہے تھے۔تھاپ اپنے اختتامی مراحل کی طرف جا رہی اور سب نے تیر کمان میں ڈال لیے تھے سوائے ایک لڑکے کے وہ تیر کو کمان میں سیٹ کرنئ کی ناکام کوشش کر رہا تھا یہ نوجوان تقریبا سترہ سال کا تھا اور قطار کے آخر سے دو لڑکے چھوڑ کے کھڑا تھا۔اب ڈھول کی تھاپ ختم ہو گئی تھی اور اسنے تیر بھی ڈال لیا تھا جو نہی تھاپ ختم ہوئی سب نے تیر نشانے پر لگایا۔۔

یہ پہلا مرحلہ تھا اس لیے سبھی نے پار کر لیا اور سب کا تیر نشانے پر لگا سوائے اس لڑکے کے جس سے تیر ڈالنے میں بھی مشکل درپیش ہو رہی تھی اس کا تیر تربوز سے تھوڑے فاصلے پر گر گیا۔

تمہیں اگلے مرحلے سے باہر نکالا جاتا ہے" ایک آدمی اس کے پاس آیا اور اسے کہنے لگا"

مم مگر میں نے بہت محنت کی تھی۔۔" وہ رونے لگا"

اس کی حالت دیکھ کر قطار کے آغاز میں کھڑا ایک لڑکا اس طرف آیا کالے بال؛روشن چہرہ، ہلکی ہلکی داڑھی ابھی صحیح واضح نہیں ہے سفید شلوار میں ملبوس

"غلط کر رہے ہو آپ؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے آکر اسآدمی سے ے کہاتو آدمی نے غصے سے کھا جانے والی نگاہوں سے اسے دیکھا

"نشانہ چوکنے کی صورت میں اسے باہر نکالنا غلط ہے کیا"

اس آدمی نے تھپڑ مارنے کے لیے ہاتھ ہوا میں لہرایا مگر اگلے لمحے لڑکے نے ہاتھ روک لیا

تیری اوقات کیا ہے جو میرا ہاتھ روکا" وہ آدمی طیش میں آگیا"

میں صرف اپنا دفاع کیا ہے "لڑکے نے جواب دیا"

اس سے پہلے کے بات اور بڑھتی ایک اور آدمی ادھر آیا یہ نسبتا بزرگ تھا

رکو تم دونوں۔۔ یہ تیر اندازی کا میدان ہے کبڈی کا نہیں" نئے آنے والے نے کہا"

یہ لڑکا۔۔۔"اس سے پہلے کہ پہلا آدمی کچھ بولتا نئے آنے والے نے اسے ٹوک دیا"

"میں جانتا ہوں ہاں تو بتاؤں تم کہ کیسے غلط کر رہے ہیں اسکے ساتھ "

نئے آنے والے نے لڑکے سے پوچھا

" قاضی جو بھی فیصلہ کرتا ہے صحیح کرتا ہے"

اس لڑکے نے اپنے سر کے بال پیچھے کیے جو کافی بڑے تھے

آپ نے مقابلہ شروع ہونے سے پہلے بتایا نہیں تھا کہ اصول کیا ہیں اور کون ہارے گا کون جیتے گا؟اور اگر"

دیکھا جائے مقابلے میں سب سے انوکھا فن دکھایا جاتا ہے تو اس حساب سے بانن (بنیامین)(بنیامین) نے

"سب سے انوکھا کرتب دکھایا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اگلے ہی لمحے اس نئے آنے والے نے اس کی منہ پر تھپڑ دے مارا

"ہمارا وقت ضائع کرنے اور فضول میں بحث کرنے اور مقابلے کے اصولوں کی مخالفت کرنے کی بناء پر

"تمہیں مقابلے سے باہر نکالا جاتا ہے قاضی

مگر اس پر اس بات کا کوئی اثر نہیں ہوا

نئے آنے والے آدمی نے اپنی بات دہرائی

"ہمارا وقت ضائع کرنے اور فضول میں بحث کرنے اور مقابلے کے اصولوں کی مخالفت کرنے کی بناء پر

تمہیں مقابلے سے باہر نکالا جاتا ہے قاضی

مگر اس بار بھی قاضی کو کوئی فرق نہ پڑا

تو نیا آنے والا آدمی بولا

"لیکن ہم بانن (بنیامین) (بنیامین) کو اگلے مرحلے کے لیے رکھ لیں گے"

یہ الفاظ بم بن کر بانن (بنیامین) (بنیامین) کے سر پر برسے

"نہیں کرنا مجھے ایسا مقابلہ"

بانن (بنیامین) نے اپنا کمان نیچے رکھا اور دوسری طرف چلا گیا اور قاضی بھی اس کے پیچھے چلنے لگا

وہاں موجود سب لوگ ان دونوں کو جاتا دیکھ رہے تھے

☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اگر تیری حرکتیں یونہی چلتی رہیں تو تجھے سردار کے سامنے پیش کیا جائے گا قاضی "شیدہ جو کہ اب پہلے سے بوڑھا ہو چکا تھا چارپائی پر بیٹھا قاضی کو سمجھا رہا تھا مگر قاضی اس کی باتوں کو سنی ان سنی کر رہا تھا

"دیکھ ابا جو غلط ہے وہ غلط ہے اور مجھے کوئی دکھ نہیں مجھے باہر نکالا گیا۔حالانکہ مجھے خوشی ہے میں سچائی کا ساتھ دیا" قاضی نے کہا تو شیدہ غصے میں آگیا

"ارے خاک سچائی کا ساتھ دیا"

مگر پھر خود کو سنبھالتا ہے

"جانے تو کب بڑا ہو گا؟؟"

"ابا بیس سال کا تو ہو گیا ہوں"

قاضی نے کہا اور چارپائی سے اتر کر خیمے کے اندر جانے لگتا ہے

واہ ربا پندرہ سال گزر گئے اور پتا بھی نہ چلا۔۔"

کتنا چھوٹا سا تھا تو اب کتنا بڑا ہو گیا ہے

کتنا چھوٹا تھا جب تجھے ارجن سمجھ کر لائے تھے مگر اب نہ تو کریمن رہی اسی لیے تجھے اسکی نشانی سمجھ کر کچھ "نہیں کہتا

شیدے نے اپنی لاٹھی کو جھٹکا دیا اور کھڑا ہو گیا اور خیمے کے اندر چلنے لگا۔۔

☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مرغ کی بانگ سن کر اس کی آنکھ کھلی۔ اس نے خود کو سوتے پایا پھر ایک دم خوف سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور ارد گرد دیکھا کمرے میں گپ اندھیرا تھا مگر اسے اس بات کی پرواہ نہ تھی کیونکہ یہ اس کے لیے معمول بن گیا تھا اس نے خود کو دیکھا اور پھر اپنے بکھرے وجود کو گانٹھنے لگی کیونکہ اس کا لاچار جسم بغیر لباس کے تھا اور اسے خود بھی پتا نہیں تھا کہ اس کے کپڑے کہاں ہیں وہ ادھر ادھر ہاتھ پھیرنے لگی ہاتھ پھیرنے سے اسے محسوس ہوا جیسے وہ کسی بستر پر ہے مزید اندھیرے میں تیر چلانے پر اسے محسوس ہوا کہ ایک گولہ ہے یہ اس کے کپڑے تھے اس نے ان کو بکھیرا اور پہننے لگی پھر اس نے چادر اپنے پورے جسم پر لپیٹ لی اور رونے لگی۔

"یااللہ سائیں مجھے آپ نے کس آزمائش میں ڈال رکھا ہے؟"

اس نے اپنے آنسو پونچھے اور پھر اندازے سے پاؤں بستر سے نیچے رکھنے لگی

پھر وہ بستر سے نیچے اتری اور۔ کمرے کے اندھیرے کو چیرتی ہوئی وہ تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی۔ کمرے میں گپ اندھیرا ہونے کے باوجود اس کا رخ دیوار کی طرف تھا۔ اس نے دیوار تک جا کر ادھر ادھر ہاتھ مارے آخر کنڈی کی کھنک سے اس کے چہرے پر موجود امید اب انجام تک پہنچ چکی تھی اس نے کنڈی کو ہٹایا اور اندازے سے دروازہ کھولا

دروازہ کھلا تو کھڑکی کے جنگلوں کے درمیان سے طلوع ہوتے سورج کی کرنیں اندر آنے لگی۔۔

اور اس کمرے کو روشن کرنے لگیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆

لیکن تو میری بات سمجھ نہیں رہا" بانن نے کنکر ندی کے پانی میں گرایا اور پاس کھڑے قاضی کی طرف دیکھا

میں سمجھ رہا ہوں" قاضی نے قہقہہ لگایا اور کمان سنبھالی" یہ تیر دیکھ "اس نے بانن سے کہا اور تیر کمان

"میں چڑھانے لگا" تم بات بدل رہے ہو قاضی تم نے مداخلت کیوں کی؟

مجھے لگتا ہے مجھے یہاں سے چلنا چاہیے" قاضی نے تیر ندی کے اس پار چھوڑا اور بانن کو دیکھا"

تم خود کو سمجھتے کیا ہو قاضی" اب بانن طیش میں آ گیا"

ارے آرام سے غصے میں کیوں آ رہا ہے اگر تجھے سننا ہے تو سن تو میرا دوست ہے تو میرا یار ہے اور تیرے"

"لیے یہ کرنا پڑا

مگر یہ بغاوت تھی" بانن نے کمان اس کے ہاتھ سے چھینا" اگر اپنے یار کے لیے میں یہ بغاوت نہیں کر سکتا"

تو مجھے مر جانا چاہیے" قاضی نے بانن کی گال کھینچی

تجھے سمجھنا مشکل ہے قاضی" بانن نے کہا اور ندی میں ہاتھ ڈال کر پانی پینے لگا" اپنے دوست کے لیے میں"

اس جیسے ہزاروں مقابلوں کو چھوڑ سکتا ہوں مگر اسے کرتا ہوا نہیں دیکھ سکتا جانتا ہوں تم سست ہو لیکن سیکھ

جاؤ گے" اب قاضی ایک طرف چلنے لگا اور بانن بھی اس کے پیچھے جانے لگا

بانن قاضی تم دونوں نے سنا کیا" جلیل بھاگتا ہوا آ رہا تھا قاضی اور بانن لکڑیاں اکٹھی کر رہے تھے" کیا سنا"

موٹے" بانن نے جلیل سے کہا" موٹا مت بول" جلیل نے غصے سے کہا" ارے موٹے کو موٹا نہیں کہوں گا تو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا کہوں گا" بانن نے کلہاڑا زمین پر رکھا" اب موٹا کہا تو تیرا منہ توڑ دوں گا" جلیل نے کہا" لے پھر سے کہتا ہوں موٹا موٹا موٹا" بانن رٹ لگانے لگا تو جلیل آگے بڑھا اور بانن کو گریبان سے پکڑ لیا اور نیچے گرا دیا مگر اگلے لمحے جلیل دور جا کر گرا" بانن جلیل کیوں لڑ رہے ہو تم دونوں" یہ قاضی تھا جس نے بانن اور جلیل کو ایک دوسرے سے دور کیا

جلیل تم بتاؤ بات کیا ہے؟ اور بانن اس طرح کی باغیانہ حرکت سے گریز کرو" قاضی نے بانن کو ڈانٹا

ارے واہ جب تم بغاوت کرو تو بہتری کے لیے اور مجھے کہہ رہے ہو کہ بغاوت سے گریز کروں" بانن نے غصے سے کہا

دیکھو بانن میں نے جب مقابلے میں بغاوت کی تو اس کا فائدہ بھی ہوا اور جس تم کر رہے ہو سوائے نقصان کے کچھ نہیں ہے" ابھی قاضی کی بات مکمل نہ ہوئی تھی کہ جلیل بول پڑا

ارے بانن پہلے تو قاضی بن جا پھر بغاوت کری ارے قاضی کی بغاوت بنا کسی مقصد کے نہیں ہوتی خود میں اپنا مقصد سموئے ہوتی ہے" جلیل نے بانن کو دھکا مارا اور بانن اپنا توازن کھونے لگا جبکہ قاضی نے اسے تھام لیا

"بند کرو تم دونوں جلیل کی بات بیچ میں رہ گئی"

قاضی نے غصے کہا تو بانن غصے سے وہاں سے چلا گیا" ارے بانن" قاضی چلایا مگر بانن جا چکا تھا" جانے دو اسے قاضی" جلیل نے جیب سے کیلا نکالا اور منہ میں ڈالا

ꝏꝏꝏꝏꝏ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

*باب سوم
بغاوت سے ہماری محبت سچی تھی*

مقابلہ شروع ہو چکا تھا سب گھڑ سوار گھوڑوں پر سوار ہواؤں کو چیرتے ہوئے اور فضا کو پھارتے ہوئے جارہے تھے قاضی درمیان میں تھا سب کے چہروں پر جوش پھرتی اور آگے بڑھنے کی تمنا اور منزل کو سب سے پہلے جانے کا جنون تھا مگر قاضی اس سب سے عاری تھا نہ تو اس کے چہرے پر سب سے پہلے منزل تک جانے کا جذبہ نہ ہی پھرتی نہ ہی کسی سے مقابلے کا جنون وہ اپنی ہی چال میں جارہا تھا

بانن (بنیامین)(بنیامین) کہاں رہ گیا ہے ؟؟" اس نے پیچھے چہرہ نو عمر اور پھر آگے دیکھنے لگا" لگتا ہے بہت پیچھے رہ گیا ہے""" قاضی "کسی نے اسے پکارا تو اس نے دیکھا یہ جلیل تھا" بانن (بنیامین) گھوڑے سے گر پڑا ہے" جلیل نے قاضی کو اطلاع دی اور اپنی منزل تک پہنچنے کی دھن میں مصروف گھوڑا دوڑانے لگ

اس بانن (بنیامین) کو کہا بھی تھا تجھے گھڑ سواری نہیں آتی مت آ مگر اسے نا ہر جگہ ٹانگ اڑانے کا بہت شوق ہے" قاضی نے گھوڑا موڑا جو نہی قاضی نے گھوڑے کو پلٹا سارے گھڑ سوار اسے کن آکھیوں سے دیکھنے لگے جیسے وہ کسی اور دنیا کی مخلوق ہو

اس نے گھوڑا واپسی کے راستے پر ڈالا اور ہر اُنے والے گھڑ سوار میں بانن (بنیامین) کو ڈھونڈنے لگا

☆☆☆☆

کھڑکی کے جنگلوں کے بیچ میں سے وہ باہر دیکھ رہی تھی۔۔ وہ فضا میں انتہائی انہماک سے غوطہ زن تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارد گرد سے لاپرواہ تھی اس کی جستجو کا محور ایک مکھی تھی جو بالکل سیدھا چل رہی تھی کبھی وہ راستے میں رک جاتی اور ادھر ادھر ٹمٹمانے لگتی مگر کچھ دیر بعد دوبارہ اڑنے لگی

" بھیں بھیں "

بھنبھناہٹ نے کبھی بھی اس کا ساتھ نہ چھوڑا تھا مکھی اپنی دھن میں تھی مگر پھر کچھ ایسا ہوا جس نے مکھی کو لرزا دیا

مکھی نے اپنا راستہ چھوڑا اور ایک درخت کی طرف لپکی مگر اگلا لمحہ مکھی کے لیے انتہائی کٹھن تھا کیونکہ وہ ایک جھالے میں پھنس چکی تھی شاید کم بخت مکڑا کب سے اس کا انتظار کر رہا تھا اس لیے جو نہی وہ درخت کی طرف لپکی اسے اپنی حراست میں لے لیا

اوہ بیچاری مکھی کاش تم رستے سے بغاوت نہ کرتی "اسے مکھی کی حالت پر ترس آ رہا تھا مگر پھر جیسے کچھ یاد آگیا ہو وہ ایک دم رکی اور اپنے ذہن میں اٹھتے تلاطم کو سمیٹنے لگی

ار ی ماہو تو بھی تو اس مکھی کی طرح باؤلی ہو گئی تھی تو بھی بغاوت کی تھی نا کاش تو اس کی چکنی چپڑی باتوں میں نہ آتی کاش نہ آتی تو آج تجھے یہ دن نہ دیکھنے پڑتے آج تو بھی کسی آنگن میں کسی درخت کے نیچے بیٹھی ہوتی کسی گلشن میں ٹوکری ہاتھ میں لیے پھول توڑ رہی ہوتی یا کسی کے گھر کی زینت ہوتی "

چشمِ نم سے اس نے آنسو رفع کیے اور کھڑکی سے دور جانے لگی

☆☆☆☆

کس ٹانگ پر زخم آیا ہے تجھے؟" بانن (بنیامین) درخت کے نیچ لیٹا تھا اور قاضی اس کے اپس بیٹھا تھا اور"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کی ٹانگوں کا معائنہ کر رہا تھا

داہنی ٹانگ پر" بانن (بنیامین) نے اشارہ کر کے بتایا۔۔"

"تو بھی نا بانن (بنیامین) کسی کی مانتی ہی نہیں ہوتی"

قاضی نے اپنی شلوار ٹخنے کے پاس سے پھاڑی اور زخم کی جگہ پر لگانے لگا

"آہ آرام سے"

بانن (بنیامین) نے قاضی سے کہا تو قاضی نے غصے میں آکر زخم والی جگہ س مزید دبایا

"یہ کیا کر رہے ہو قاضی؟"

بانن (بنیامین) پریشان ہو گیا

"تمہیں سبق سکھا رہا ہوں کہ جو کام بس میں نہ ہو اسے نہ ہی کرو تو بہتر ہے"

قاضی نے غصے کہا اور کھڑا ہو گیا

"مگر تم بھی ہر وہی کام کرتے ہو جو کسی نے نہیں کیا ہوتا"

بانن (بنیامین) دل میں سوچتا ہے اتنی دیر میں قاضی گھوڑے پر سوار ہو جاتا ہے

اب چلو بانن (بنیامین)" قاضی گھوڑے پر بیٹھتے ہی کہتا ہے"

"مم میں کیسے اٹھوں گا؟"

بانن (بنیامین) بے بس ہوتا ہے

" یہ تمہاری سزا ہ بنیامین اٹھو اور میرے ساتھ گھوڑے پر بیٹھو بھی"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"مگر قاضی۔۔"

" مگر کیا خود گرے تھے تو اٹھو بھی خود ہی"

قاضی نے گھوڑا آگے دوڑا لیا

"رکو قاضی"

بانن (بنیامین) نے اٹھنے کی کوشش کی مگر پھر گر گیا

"رک جاؤ نا قاضی"

وہ چلانے لگا اور قاضی کو بھی اسکی حالت دیکھ کر ترس آ گیا۔ قاضی واپس آیا اور گھوڑے سے نیچے اترنے لگا نیچے جا کے وہ بانن (بنیامین) کو گود میں اٹھانے لگا اسی طرح وہ بانن (بنیامین) کو گود میں اٹھائے گھوڑے تک لے گیا

"ہم کہاں جا رہے ہیں قاضی؟"

بانن (بنیامین) کو گھوڑے پر بٹھا کر جونہی قاضی نے گھوڑے کا رخ موڑا تو بانن (بنیامین) نے پوچھا

"ہم گھر جا رہے ہیں"

قاضی نے گاجر گھوڑے کو کھلائی

"مگر قاضی مقابلے کا کیا ہو گا؟"

بانن (بنیامین) تھوڑا فکر مند تھا

"جس کا دوست تمہاری طرح بیوقوف ہو گا وہ بھلا کیسے مقابلے میں حصہ لے سکتا ہے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

قاضی نے غصے سے کہا تو بانن (بنیامین) بھی خاموش ہو گیا

پھر قاضی گھوڑا دوڑانے لگتا ہے

سائیں! جب زندگی عذاب بن جایا کرتی ہے اور اس عذاب سے نکلنے کا ایک ہی ذریعہ رہ " ☆☆☆☆

جائے تو اسی سے طلب کیا جاتا ہے میں بھی تجھ سے مدد مانگ رہی ہوں سائیں۔۔

سائیں جب سارے دروازے بند ہو جائیں نا تو پھر بھی رستہ نکال دیتا

تو نے تو موسیٰؑ کے لیے سمندر پر رستے بنا دیے

تو نے تو یوسفؑ کو کس طرح بے گناہ اور پاکیزہ ثابت کیا حالانکہ سارے ثبوت ان کے خلاف تھے

سائیں تو نے تو یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ میں زندہ رکھا

تو نے تو ابراہیمؑ کو آگ میں ٹھنڈک دی

جب یوسفؑ کے بھائیوں نے ان کو کنویں میں پھینک دیا تو تو نے ان کو بادشاہ بنا ڈالا

سائیں تو تو ہر کسی کی مشکلوں کو آسان کرتا ہے اور کرتا رہا ہے

سائیں میری اماں بی کہتی تھیں کہ جب سارے دروازوں پر قفل لگ جائیں نا تب بھی ایک دروازہ کھلا ہوتا

ہے اور وہ دروازہ بظاہر دکھتا نہیں ہے مگر سائیں جب چاہے اسے اپنے فضل سے دکھلا دیتا ہے

سائیں مجھے وہ دروازہ دکھا دے

"سائیں مجھ سے اب برداشت نہیں ہوتا

اس نے دعا والے ہاتھ اپنے چہرے سے لگائے اور اپنے آنسو پونچھنے لگی،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کھڑکی سے آنے والی روشنی بتا رہی تھی کہ ایک لڑکی زمین پر بیٹھی اللہ سے دعا رر ہی ہے

سائیں ماہو نے زندگی میں آج تک صرف تکلیفیں سہی ہیں"

"سائیں اس ماہ جبین نے صرف اذیتوں کا سامنا کیا ہے صرف

وہ اپنے گریبان کو چھوتی ہے جیسے اشارے سے اللہ کو بتا رہی ہو۔۔

سورج کی نارنجی کرنوں میں اس کے آنسو بھی زرد چمک رہے تھے یوں لگ رہا تھا جیسے اس کا سارا چہرہ زرد موتیوں سے بھرا ہوا ہو اور یہ موتی اسکی آنکھوں سے نکلتے ہوئے نیچے ٹپکتے اور اندھیرے میں کھو جاتے جیسے تاریکی ان آنسوؤں س کو کھا جاتی ہے مگر اتنی دیر میں ایک اور آنسو اس جگہ آ جاتا، اس سے نہ صرف اسکے آنسوؤں بلکہ اس کے دکھ کی شدت کا اندازہ بھی لگایا جا سکتا ہے۔

☆☆☆☆

"قاضی مجھے معاف کر دو"

سفر میں مکمل خاموشی تھی کہ ایک دم بانن (بنیامین) نے اسخاموشی وک توڑا

معاف کرنے سے کیا ہوگا؟"

کیا میرے معاف کر دینے سے تمہارا ٹانگ ٹھیک ہو جائے گی؟

یا پھر مقابلے میں واپس چلا جاؤں گا؟

"نہیں نا تو پھر معاف کیوں کروں؟

قاضی نے مشک بانن (بنیامین) کو دی اور اسے پانی پینے کو کہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"نہیں قاضی معاف کرنے سے سب ٹھیک نہیں ہو سکتا البتہ "

البتہ کیا۔۔چپ چاپ پانی پیو پہلے ہی تمہارا بہت خون ضائع ہو چکا ہے مزید پریشان ہونے کی ضرورت "

"نہیں

"پر قاضی اس میں پانی نہیں ہے "

بانن(بنیامین) کہتا ہے تو قاضی دنگ رہ جاتا ہے

"کک کیا مطلب ؟ پانی نہیں ہے۔۔اوہ ہاں جلیل نے پی لیا تھا "

قاضی نے بتایا تو بانن(بنیامین) طیش میں آ گیا

"موٹا سانڈا سے کھانے پینے کے سوا کوئی کام نہیں ہے جیسے "

بانن(بنیامین) نے اپنا غصہ اتارا تو قاضی مسکرایا

"ہے نا دیکھو مقابلے میں ہے وہ اور دیکھنا وہ جیتے گا"

"کاش قاضی تم بھی چلے جاتے مجھے پتا تھا تم ہی جیتتے"

"جیتنے سے کیا ہونا تھا بنیامین"

قاضی نے منہ پیٹھے کیا ور غصے سے بانن(بنیامین) کو دیکھا

کیا مطلب کیا ہونا تھا۔۔"

"اتنے لوگ یونہی نہیں مقابلے میں حصہ لیتے سب کا مرکز جیت ہوتا ہے جیت جیسی خوشی کوئی نہیں ہوتی

!کتنے بھولے ہو تم بانن(بنیامین)"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب امیدوار جو کسی مقابلے میں حصہ لیتے ہیں ناوہ جیت حاصل کرنے کی خوہش کا غلام بن جاتے ہیں اور غلامی سے ابتر کوئی چیز نہں ہے اور تمہیں خوش ہونا چاہیے کہ تمہارا دوست اس جیت کی غلامی سے پاک ہے"

قاضی مسکراتے ہوئے کہتا ہے

"ایسے کیوں نہیں کہہ دیتے تم کہ جیتنے کی جستجو سے بغاوت کی ہے تم نے باغی ہو تم جیت سے"

بانن (بنیامین) نے غصے کہا

تو کہہ لو تم اس طرح لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ اگر اپنی خودی کی راہ پر چلنا بغاوت ہے تو ہاں میں باغی ہوں"

قاضی نے انتہائی جذبے سے گھوڑے کی لگام کھینچی اور گھوڑے کو اصل سڑک سے دوسری طرف موڑنے لگا۔۔

سائیں محمد بن قاسم بھی نہید کو بچانے جانے کہاں سے آیا تھا مگر مجھے بچانے کے لیے کوئی نہیں ہے کیا؟ کیا مجھے ان وحشی درندوں کی ہوس اور بھوک مٹانے کے لیے پیدا کیا گیا ہے

ایک سال ہونے کو ہے میں نے باہر کی دنیا کو صرف اس کھڑکی سے دیکھا ہے میں نرم گھاس کو چھونے کا احساس بھول چکی ہوں میں پتیوں کی لمس کا احساس بھول چکی ہوں میں روشنی کا مشاہدہ کرنے کا احساس بھول چکی ہوں میں ہواؤں سے بکھرنے کا احساس بھول چکی ہوں میں فضاؤں میں بھٹکنے کا احساس بھول چکی ہوں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Haan Mein Baaghi Hoon | By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب تو ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے دور دور تک امید کی کوئی کرن نہیں جانے کب وہ سورج طلوع ہو گا

جس کی کرنیں مصائب واذیت کے ان اندھیروں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم کر دیں گی

جانے کب میری بھی زندگی میں بہار آئے گی۔

آخر کب وہ صبح آئے گی جب ماہو بھی سویرے کو چھوئے گی

اور اندھیرے سے چھٹکارا پائے گی۔۔

سائیں میری مدد فرمادے

سائیں اگر تیرے پاس کوئی بھی انسان نہیں بچا جو میری مدد کرے تو سائیں کسی جن کو بھیج دے یا کسی فرشتے

کو بھیج دے سائیں مجھ پر رحم فرما ہر روز اپنے جسم کو نثار کرتے کرتے تھک گئے ہوں میں اب مجھے خود سے

نفرت ہوتی ہے میں اپنی نظروں میں اس قدر گر چکی ہوں سائیں کہ کیا بتاؤں؟ اگر کبھی آئینے کے سامنے

جانا نصیب ہو گا نا تو شاید خود سے آنکھ بھی نہ ملا پاؤں

ارے میں خود سے کیا کسی بھی انسان سے آنکھ ملانے کے لائک نہیں ہوں کیونکہ میرے بدن میں غلاظت

کوٹ کوٹ کر بھر دی گئی ہے اور اب مجھے تیری رحمت سے امید ہے کہ تو میری مدد کرے گا اور مجھے اس

کٹھن اذیت بھری زندگی سے نجات دے گا "

ایک نئی امید کے ساتھ اس نے اپنی انگلیوں سے آنسو صاف کیے اور پھر زمین سے اٹھنے لگتی ہے۔۔

☆☆☆☆

اصل سڑک سے تھوڑا دور قاضی کو ایک جھونپڑی دکھائی دیتی ہے تو وہ اس طرف موڑ لیتا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ادھر کیوں موڑ لیا؟"

"وہ سامنے گھر دیکھ رہا ہے نا ادھر جا رہے ہیں ہم"

"مگر کیوں؟"

بانن (بنیامین) کا چہرہ اس کی الجھن کی وضاحت کر رہا تھا

"ارے بانن (بنیامین) تجھے پیاس لگی ہے ن امید ہے وہاں سے پانی مل جائے گا"

قاضی نے بنیامین کو تفصیل سمجھائی تو اس کے مچلتے دل کو بھی سکون آیا

☆☆☆☆

اسے کچھ یاد آتا ہے اور پھر زمین پر بیٹھ جاتی ہے۔

سائیں وہ بھی ایک عورت ہی تھی جس کی التجاء پر عرش ہل گیا تھا میں بھی تو ایک عورت ہوں میں بھی آج" اپنی آہ و فغاں سے عرش کو ہلا دوں گی۔۔ کیونکہ اب ظلم حد سے بڑھ گیا ہے سائیں اب مجھ سے یہ سب مزید برداشت نہیں ہوتا ہر روز مجھے خود کو کھانے کی طرح ان بھوکے کتوں کے سامنے پیش کرنا پڑتا ہے اور وہ کتے مجھ سے اپنی بھوک جی بھر کر مٹاتے ہیں

سائیں ہر رات ان کے آنے پر مجھے خود کو اس بستر پر بچھا دینا ہوتا ہے اور ہر صبح اپنی نظروں میں گرا ہوا خود پانا ہوتا ہے

کب تک یہ چلتا رہے گا کب حوا کی بیٹی اپنی عزت کا اس طرح جنازہ نکالتی رہے گی سائیں آپ اب تک "خاموش کیوں ہیں کیوں دھرتی پھٹ نہیں رہی کیونکہ آسمان چھٹ نہیں رہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جذبات میں خود بے انتہاء پر ونے کے باعث اس کی ہچکی بندھ گئی اسی وقت دروازے پر دستک ہوتی ہے

ماہ جبین کے چہرے پر خوف کے بادل ٹمٹمانے لگتے ہیں وہ اپنے بدن کو اوڑھی ہوئی چادر سے سمیٹتی ہے

"کک کون"

بہت مشکل سے وہ اپنی حلق سے آواز نکالتی ہے

"ہم مسافر ہیں"

باہر سے آواز آتی ہے آواز سنتے ہی ماہ جبین تھوڑی شانت ہو جاتی ہے۔۔شاید آواز اس قدر نرم تھی یا پھر اس کا خوف رفع ہوا

ہو گا

وہ کپکپاتی ہوئی دروازے کی طرف گئی

"تت تم جج جو بھی ہو ب بھاگ جاؤ"

ماہ جبین لرزتے ہوئے بولتی ہے اور باہر کھڑا قاضی اس لرزتی آواز کو سن کر پریشان ہو جاتا ہے

"قق قاضی چلیں یہاں سے "

بنیامین ڈر سے کہتا ہے

"نہیں بانن مجھے لگتا ہے کوئی مصیبت میں ہے"

قاضی ایک بار پھر کنڈی کھٹکاتا ہے

"مم میں کہہ رہی ہوں تم چلے جاؤ"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اندر سے ماہ جبین کی لرزتی آواز آئی۔۔

"چلو قاضی۔۔"

بانن نے ڈرتے ہوئے کہا

"یہاں ہم پھنس گئے تو"

بانن کا ڈراس کی آنکھوں سے واضح تھا وہ گھوڑے پر بیٹھا تھا جبکہ قاضی دروازے کے سامنے کھڑا تھا یہ ایک پرانا سا مکان تھا اس کی حالت بتا رہی تھی کہ یہاں کوئی نہیں رہتا لکڑی کا دروازہ تھا اور ایک طرف ایک کھڑکی تھی مکان چھوٹا سا تھا ایک کمرے سے بھی چھوٹا۔۔

"تم چلے جاؤ"

اندر سے آواز آئی مگر اسبار قاضی نے کوئی جواب نہ دیا قاضی نے بانن کو اشارہ کیا اور چپ رہنے کو کہا

اس کے بعد قاضی بانن کے پاس آتا ہے

" قاضی چلو یہاں سے"

بانن سرگوشی کرتا ہے

"قاضی سورج ڈھلنے والا ہے اندھیرا ہو جائے گا"

مگر قاضی جانے کن سوچوں میں گم تھا وہ مکان کا جائزہ لے رہا تھا

"اندر جانے کا کوئی تو راستہ ضرور ہو گا"

قاضی بڑبڑایا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اب واپس مت آنا چلے جاؤ یہاں سے"

چیختی ہوئی ایک آواز اندر سے آئی

" لگتا ہے وہ چلے گیا"

ماہ جبین نے اپنے آنسو پونچھے اور واپس پلٹی

ادھر قاضی مکان کو ایسے گھور رہا تھا جیسے اس مکان میں کوئی خزانہ پوشیدہ ہو

"اگر اس دروازے کو توڑ دیا جائے تو اندر جانے کا راستہ کھل جائے گا"

بانن نے اتراتے ہوئے کہا

قاضی نے اپنا ہاتھ سر پر مارا

"دروازہ توڑنے کا ہی تو راستہ تلاش کر رہا ہوں"

قاضی نے ایک بانس کی لکڑی اٹھالی

"بانن مجھے تمہیں اس گھوڑے سے نیچے اتارنا ہو گا"

"کک کیا مطلب؟"

بانن کو کچھ سمجھ نہ آئی

اس کے بعد قاضی بانن کو اٹھا کر گھوڑے سے نیچے اتارنے لگا

"شکر سوہنے سائیں میں ان کی جان بچالی جانے کون تھا؟اور کیا لینے آیا تھا؟"

ماہو نے دعا والے ہاتھ کھولے اور اپنے جسم سے ملنے لگی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھر وہ کھڑکی کی طرف گئی اور باہر آسمان میں جھانکنے لگی جہاں شفق کی لالی آہستہ آہستہ چھانے لگی تھی

ہر روز آفتاب چڑھتا ہے پھر سارے آسمان کا چکر کاٹتا ہے اور پھر کہیں کھو جاتا ہے میں مگر تو ماہو تو ہمیشہ اس " مکان میں بند ہے نہ تیری صبح ہوتی ہے نہ شام ہوتی ہے پنجرے میں قید پرندہ کیا جانے کے فضا کی آزادی کیا ہوتی ہے "

کمرے میں اندھیرا بڑھنے لگتا ہے تو وہ واپس آتی ہے اور دروازے کے قریب تیل کی شیشی سے تیل نکالتی ہے اور قریب پڑی ماچس سے دیا جلاتی ہے جس سے کمرے مین روشنی ہو جاتی ہے

"تم کیا کرنے والے ہو قاضی"

بانن بہت حیران تھا قاضی نے اسے پاس زمین پر بٹھا دیا تھا اور اب وہ بانس کا بالا اٹھائے گھوڑے کی طرف چل رہا تھا

میں یہ بالا اس گھوڑے کو ماروں گا اور یہ گھوڑا دوڑتا ہوا اس دروازے کو توڑے گا۔۔"

"مجھے یقین ہے ہم کامیاب ہوں گے

قاضی نے گھوڑے کی پشت پر ہاتھ پھیرا اور بانن اس کی اس بات پر حیران ہونے لگا

"تم ایسا کیسے سوچ لیتے ہو قاضُی؟ میں چاہ کر بھی تمہارے جیسا نہیں بن سکتا"

بانن زیرِ لب آہستگی سے بڑبڑاتا ہے مگر یہ آواز قاضی تک نہیں جاتی

وہ بانس کا بالا اٹھاتا ہے اور گھوڑے کی پشت کی طرف بڑھاتا ہے

" ایک دن میری زندگی میں بھی خوشیوں کا دیہ روشن ہو گا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے دیہ ہاتھ میں پکڑا اور اپنے بال سمیٹنے لگی

عین اسی وقت دروازہ انتہائی زور سے پھٹنے لگا

عین اسی وقت دروازہ انتہائی زور سے پھٹنے لگا ماہ جبین سہم گئی

دروازے سے کوئی بہت زور سے ٹکرایا تھا اور کمزور ہونے کے باعث دروازہ ایک طرف سے ٹوٹ گیا

"یی یہ کک کیا ہے؟ "

سہمی ہوئی ماہ جبین بولی

دروازے کے ایک طرف سے کچھ حصہ ٹوٹ گیا تھا کیونکہ جو نہی قاضی نے گھوڑے کو بانس کا بالا مارا تھا وہ

فضامیں کودا اور دروازے پر حملہ کر دیا اور پھر ایک طرف بھاگنے لگا

قاضی اس سوراخ کے پاس آیا اتنا بڑا نہیں تھا کہ اندر کی ہر چیز دور سے ہی واضح ہو اس لیے وہ قریب جانے لگا

"تت تم کک کون ہو؟"

ماہ جبین کو ایک سایہ اس سوراخ کی طرف آتا دکھا

"آپ اندر جو بھی ہیں باہر آ جائیں۔۔ میں آپ کی مدد کے لیے یہ سوراخ بنایا ہے"

جو نہی ماہ جبین نے مدد کا لفظ سنا تو اس کا چہرہ خوشی سے پھول اٹھا۔۔

"کک کیا مدد۔۔ تم میری مدد کرنے آئے ہو"

وہ خوشی سے چلانے لگی مگر پھر کچھ سوچتے ہوئے رک گئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"مم میں کیسے مان لوں؟ کیسے مان لوں؟"

وہ چلائی

"تم بھی ان کی طرح درندہ ہو سکتے ہو جو میرے جسم کو نوچنا چاہتے ہو"

ماہ جبین کی بات سن کر قاضی کے قدم رک گئے

"آپ غلط سمجھ رہی ہیں میں صرف آپ کو باہر نکالنا چاہتا ہوں مجھ پر بھروسا کریے گا"

"نہیں بھروسہ نہیں"

ماہ جبین چلائی

"کوئی بھروسے کے لائق نہیں ہے"

ماہ جبین خود کو نوچنے لگتی ہے

ہر مرد کے اندر ایک گدھ ہوتا ہے جو اپنی ماں 'بہن اور بیٹی کے سامنے تو چھپا رہتا ہے مگر کسی دوسری"

عورت کو دیکھتے ہی اپنی بھوک مٹانے کے لیے اس پر ٹوٹ پڑتا ہے

"میں کیسے مان لوں؟ تم بھی تو ایک مرد ہو۔۔

ماہ جبین کمرے کے آخر میں بنی دیوار سے لپٹ گئی۔۔

پھر کچھ سوچتے ہوئے وہ دیے کی طرف بڑھی

"اندر آنے کی کوشش بھی کی تو اس آگ سے جلا دوں گی"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہ جبین غرائی مگر اگلا لمحہ اس کے لیے چکرا دینے والا تھا

جونہی وہ اس سوراخ کے پاس سے گزری اسکی نظر باہر کھڑے قاضی پر پڑی۔نہ صرف پڑی بلکہ ٹھہر گئی

جیسے ایک جانا پہچانا سا چہرہ تھا شفاف رنگت 'روشن چہرہ 'موتی جیسی کالی آنکھیں 'گورا بدن 'آنکھوں میں ایک

انمول چمک جو ہر کسی کو خود میں محو کر دے

"عمرو"

ماہو کی زبان سے نکلا پھر بڑبڑائی

"نہیں ماہو تیرا عمرو مر چکا ہے ہر کسی کو عمرو مت سمجھا کر"

پھر قاضی کو غور سے دیکھنے کے بعد

"یہ شخص ایک بھوکا بھیڑیا نہیں ہو سکتا"

ماہو کے دماغ میں خیال آیا

" دیکھ ماہو یہ کس قدر معصوم ہے دیکھ ماہو دیکھ اسے دھیان سے دیکھ"

ماہو ذہن میں اٹھنے والے سوالوں کو بجھانے لگی

پھر وہ اس سوراخ کی طرف لپکی

"آپ اپنا ہاتھ مجھے دیں میں آپ کو کھینچتا ہوں"

قاضی نے کہا تو ماہو نے اپنا ہاتھ باہر بڑھایا اور اس کے منہ پر زور سے تھپڑ مارا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور قاضی اس تھپڑ پر حیران ہونے لگا

ماہو نے ہاتھ اندر کیا پھر قاضی کے چہرے کو دیکھا پھر اپنے ہاتھ کو

"کک کیا کر دیا تو نے ماہو؟ کیوں تھپڑ مار دیا اسے "

وہ زیر لب بڑبڑائی

"ہاتھ پکڑ یہ شکل سے بھولا دکھنے والا شخص اپنی بھوک مٹانا چاہتا ہے ماہو"

اس کے ذہن سے آواز آئی

پھر اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور انتہائی زور سے اپنے منہ پر دے مارا

قاضی اس کی اس حرکت سے مزید پریشان ہو گیا

"مم مجھے معاف کرنا"

ماہو اندر کی طرف بھاگی

" رکیے میں آپ کی حالت سمجھ سکتا ہوں آپ مجھ پر بھروسہ کیجیے۔۔ مم میں"

اس سے پہلے کہ قاضی بات مکمل کرتا ماہو ادھر آئی اور بولی

آپ پیچھے ہٹ جایئے۔۔۔"

"میں چاہ کر بھی آپ پر بھروسہ نہیں کر پا رہی

اس نے اپنے آنسو صاف کیے اور اس سوراخ سے اپنی ٹانگ باہر کو بڑھائی اور پھر وہ اپنے جسم کو ساتھ ساتھ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گھساتی ہوئی باہر کو آئی باہر آتے ہی وہ ایک طرف زور و شور سے بھاگنے لگی۔

"رک جایئے ہم آپ کو نقصان نہیں پہنچائیں گے"

قاضی چلایا مگر ماہو پر اسکی بات کا اثر نہ ہوا وہ بجلی سی تیزی سے بھاگ رہی تھی

وہ ایسے بھاگ رہی تھی جیسے اسکے پیچھے شکاری کتے لگے ہوں۔ وہ راستے میں آنے والی کسی بھی چیز کا لحاظ کیے بنا ن دوڑ رہی تھی۔۔ کبھی کسی درخت سے لگتی کبھی پاؤں میں کوئی کانٹا چبھتا وہ ننگے پاؤں تھی

" قاضی بی"

بانن بولا تو قاضی چلایا

"بانن تمہارا گھوڑا ہمارے کام آئے گا"

اور قاضی کی اس بات نے بانن کو پھر سے حیرت میں ڈال دیا

کیونکہ انہوں نے گھوڑا اسی جگہ باندھ رکھا تھا جہاں بانن زخمی ہوا تھا

"تم یہیں رکو بانن میں گھوڑا لے کر آتا ہوں"

سورج ڈوب چکا تھا اور جامنی روشنی سارے آسمان پر چھا رہی تھی وہ ہوا کو چیرتی ہوئی درختوں کے بیچ میں دوڑ رہی تھی کانٹے لگنے کی وجہ سے اس کے پاؤں بہت زخمی ہو چکے تھے جس کی وجہ سے خون کے قطرے جگہ جگہ بکھرے پڑے تھے

ابھی وہ اس مکان سے زیادہ دور نہیں گی تھی اس کا دل کانپ رہا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ بار بار پیچھے مڑ کے دیکھتی کہ کہیں کوئی پیچھے تو نہیں پھر آ گے

دیکھتی کہیں کوئی آگے سے تو نہیں آ رہا اس صورتحال میں کوئی چیز اس کے پاؤں سے ٹکرائی

"سس سانپ"

☆☆☆☆

نشے میں بھرپور تین گھڑ سواروں کو آتا دیکھ کر بانن سہم گیا وہ گھاس پر بیٹھا تھا اس نے اپنے جسم کو رینگتے

ہوئے کھینچا ور پاس پڑے بڑے پتھر کے پیچھے چھپا لیا وہ گھڑ سوار اس بوسیدہ مکان کے آگے آ کر رکے جہاں

سے انہوں نے اس لڑکی وک باہر نکالا تھا

"چھمی پہلے میرا ہے "

ایک گھڑ سوار بولا

"اوئے سن آج میری باری ہے پہلے"

دوسرا گھڑ سوار بولا

تیسرے نے دونوں کے کان کھینچے یہ ان کا استاد لگتا تھا

" بند کرو یہ لڑائی تم دونوں"

اس نے نشے کی حالت میں کہا

"اسے میں خریدا ہے تو وہ میری ہی ہے تم دونوں کو جو ہفتے میں ایک بار چکر لگوا دیتا ہوں نا تو احسان مانو میرا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے سیگریٹ کا کش لگایا اس کے بعد اس نے جیب سے چابیوں کا گچھا نکالا جو ہاتھ سے نکلا اور زمین پر گر گیا۔۔

"پکڑ اسے بیوقوف"

استاد نے ایک سے کہا مگر اندھیرے کی وجہ سے اور شراب کی وجہ سے اسے کچھ نہ دکھا

ادھر استاد کی نظر سامنے دروازے پر پڑی

"دروازہ ٹوٹا ہے اسکا مطلب ہے وہ بھاگ گئی ہے"

استاد نے سیگریٹ کا ایک اور کش لگایا

گھوڑا دوڑاؤ۔۔

اس نے گھوڑے پر بیٹھتے ہوئے کہا

اور پھر وہ تینوں ایک طرف گھوڑا دوڑانے لگے

☆☆☆☆

سانپ اس کی طرف لپک رہا تھا بھاگنے اور خوف کی وجہ سے پہلے بھی اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔۔

" یا سائیں مولا! کیا ماہو کی زندگی میں صرف تکالیف رکھی ہیں تو نے ایک سے نبٹوں تو دوسری آن پڑے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خوف سے کپکپاتے ہوئے اس نے کہا

پھر بنا کچھ سوچے وہ آیت الکرسی پڑھنے لگی

☆☆☆☆

کہاں چلے گئے تم بانن؟ کہاں ہو؟؟" گھوڑے پر سوار قاضی مکان کے ارد گرد بانن کو تلاش کر رہا تھا"

اچانک پتھر کے پیچھے سے بانن اپنے وجود کو گھسیٹتا ہوا آتا ہے

"بب بانن تم یہاں """

قاضی گھوڑے سے نیچے اترتا ہے اور بانن کی طرف جاتا جس کا چہرہ پسینے سے بھیگا آنکھیں خوف سے بھرپور

" کیا ہوا؟ کیا ہوا بانن "

قاضی اس کی یہ حالت دیکھ کر پریشان ہو گیا

"ووووہ ادھر گئے "

کانپتے ہوئے بانن نے کہا

"کون گئے ادھر اور تم اتنا ڈرے کیوں ہو؟ ہوش میں آؤ بانن تم مضبوط ہو تم میرے دوست ہو "

قاضی اسے تھپکی دینے لگا تو بانن قاضی کو بتانے لگا جو اس نے دیکھا اور سنا تھا

☆☆☆☆

خون کے دباؤ میں اضافے کی وجہ سے نشے کا اثر اب اترنے لگا تھا وہ اندھیرے میں درختوں کے بیچ تیزی سے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گھوڑا دوڑا رہے تھے۔ ابھی وہ جو نپڑے سے کچھ فاصلے پر آئے تھے کہ چاند کی روشنی میں ان کو جنگل میں

ایک لڑکی نظر آئی

"استاد چھمیا"

ایک نے اپنے استاد سے کہا۔۔۔

"بڑا شوق ہے اسے آنکھ مچولی کھیلنے کا"

استاد نے کہا

میں اب اسے آنکھ مچلی کھیلاتا ہوں"

اور پھر وہ تینوں گھوڑا ادھر کو دوڑانے لگے۔۔

"مم مجھے واپسی کی طرف جانا چاہیے"

ماہو نے ذہن میں سوچا

پھر جونہی اسنے واپس مڑنے کے لیے منہ پیچھے کیا تو سامنے وہ منظر دیکھ کر حیران رہ گئی

" پکڑ لو اس کو"

درمیان والے گھڑ سوار نے باقی دونوں سے کہا۔۔

وہ دونوں گھوڑے سے اترے اور زمین پر چھلانگ لگا لی یہ دیکھے بنا کے ان کے پاؤں کے نیچے سانپ ہے

مگر جونہی دائیں والے نے پاؤں نیچے رکھا اس نے زور سے چیخ دے ماری کیونکہ آگے سانپ تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"سس سانپ"

اب ان کا سردار بھی اتر چکا تھا

"ارے بیوقوف یہ کاٹنے والا سانپ نہیں ہے"

اس کے بعد سردار نے سانپ کو فضا میں اچھال دیا

"پکڑو اس لڑکی کو"

"مم مجھے چھوڑ دو"

سانپ اچھلتا ہوا درخت کے پیچھے چھپے قاضی اور بانن کی طرف آیا اور بانن کے گلے میں دھنس گیا

بانن نے زور سے چیخ ماری

سانپ اچھلتا ہوا درخت کے پیچھے چھپے قاضی اور بانن کی طرف آیا اور بانن کے گلے میں دھنس گیا

بانن نے زور سے چیخ ماری

آواز سنتے ہی سردار نے پیچھے منہ کیا اور باقی دونوں نے بھی

ماہو نے موقع سے فائدہ اٹھایا اور بھاگنے لگی

"آواز ادھر سے آئی"

ایک نے کہا

" اس طرف چلو"

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Haan Mein Baaghi Hoon | By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سردار نے ایک سے کہا اور اپنا منہ موڑا

"چھمیا بھاگ گئی ہے"

سردار نے دوسرے سے کہا اور دوسرا ماہو کے پیچھے بھاگنے لگا

"ہاں بول وے"

ایک نقاب پوش نے بانن کو کوڑا مارا

"کیا تانک جھانک کر رہا تھا تو تجھے استاد کے پاس لے جاتے ہیں"

☆☆☆☆

درختوں کے بیچ میں اندھیر آسمان تلے بانن درخت کے ساتھ بندھا ہوا تھا اور سامنے والے درخت کے ساتھ ماہو بندھی تھی۔۔

"مم میں"

کوڑا لگنے پر بانن بولا

"کیا میں"

دوسرا نقاب پوش اس کی طرف بڑھا

"یہ ایسے نہیں بولے گا مجھے اسے کہلوانا آتا ہے"

اس باران کا سردار بھی ادھر آ گیا وہ پہلے چار پائی پر بیٹھا تھا اور آگ سینک رہا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"مجھے تو لگتا ہے یہ خان کا آدمی ہے"

سردار نے بانن کے سر پر ہاتھ رکھا

"مم میں کک کسی خخ خان"

بانن نے ابھی پوری بات ہی نہیں کی تھی کہ سردار بول پڑا

"ابھی مجھے بہت نیند آرہی ہے تم دونوں اسے آج یہاں باندھے رکھو اس کا علاج صبح کریں گے"

سردار نے ن کہا اور پھر ماہو کی طرف گیا

"اری چھمی بتا ذرا تیرا کیا کیا جائے؟"

سردار نے ماہو کے منہ پر ہاتھ پھیرا

اس وقت درخت کے پیچھے قاضی کو سرادر پر بہت غصہ آرہا تھا اس کا دل چاہ رہا تھا کہ ابھی جا کر سرادر کا ہاتھ کاٹ دے

"رک قاضی پہلے بہت مشکل سے بچا ہے اب اگر کوئی غلطی کر دی تو ابن کو اور اس لڑکی کو کون بچائے گا؟"

اس کے ذہن میں خیال آیا

"بانن کے ساتھ تو بہت برا ہوا ہے مجھے اسے کسی نہ کسی طرح بچانا ہو گا پہلے بھی میں اسے نہ بچا پایا"

وہ ذہن میں سوچتا ہے

"مجھے آج ہی بچانا ہو گا سب کو"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اپنے ذہن پر زور ڈالنے لگتا ہے۔ایک دم سے اس کی آنکھیں

چمک اٹھتی ہیں کیونکہ سرادراب چارپائی پر جاکر ڈھیر ہو چکا تھا اور خراطے لے رہا تھا

"یہی صحیح موقع ہے قاضی "

اس نے آہستگی سے زیرِلب کہا۔

اور درخت کے پیچھے سے ہوتا ہوا سردار کی چارپائی کے پاس آیا باقی دونوں بانن اور ماہو کے پاس تھے ایک

بانن کے پاس اور ایک ماہو کے اور ان کے ہاتھوں میں بندوق تھی

"کسی طرح ان کا دھیان بھٹکانا ہو گا"

قاضی نے ذہن میں سوچا

اس کی نظر سامنے آگ پر پڑی پھر وہ مڑا اور درخت سے پتے توڑنے لگا جب کافی زیادہ ہو گئے تو اس نے

درخت کے پیچھے سے وہ پتے آگ میں پھینک دیے جس سے آگ بڑھ گئی

دونوں پہرے داروں نے جو نہی دھواں اٹھتے دیکھا تو اس طرف دوڑے مگر اسی وقت قاضی بانن کے پاس

پہنچا

"قق قاضی"

بانن چلایا

"قق قاضی تم نے مم مجھ سے بغاوت کی"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بانن نے ابھی بات مکمل نہ کی تھی کہ قاضی بول پڑا

"ابھی خاموش ہی رہو بانن یہ وقت ان باتوں کا نہیں ہے"

قاضی نے بانن کی رسیاں کھولیں اور پھر ماہو کی طرف دوڑا جو قاضیکو دیکھ کر حیران ہو رہی تھی

جب قاضی ماہو کی رسیاں کھول رہا تھا تو ماہو قاضی کے چہرے کا معائنہ کر رہی تھی جب اس نے اپنا منہ آگے بڑھا کے رسی کو ہاتھ ڈالا تو ماہو نے اپنی آنکھیں اس کی آنکھوں میں ڈالی اور نہ جانے ان میں کچھ تلاش کرنے لگی قاضی نے اس سب کو محسوس نہ کیا کیونکہ وہ اپنے کام میں مُصروف تھا ادھر ماہو بھی قاضی کا معائنہ کرنے میں اتنی مصروف کہ اسے احساس نہ ہوا کہ وہ رسیوں سے آزاد ہو چکی ہے

"اٹھیے یہاں سے یہ جگہ خطرے سے خالی نہیں"

قاضی کی آواز سے ماہو خیالات سے باہر آئی تو قاضی نے ماہو کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھینچنے لگا نہ چاہتے ہوئے بھی ماہو اس کے ساتھ دوڑنے لگی۔

وہ دونوں دوڑتے ہوئے بانن کے پاس پہنچ گئے تو قاضی نے بانن کو اپنے کندھے پر بٹھا لیا

اتنی ہی دیر میں وہ پہرے دار آپس میں کچھ بات کرتے آ گئے مگر جونہی انہوں نے سامنے دیکھا تو درختوں کے ساتھ خالی رسیاں دیکھ کر حیران رہ گئے

"اِرے یہ جہان گئے؟"

ایک نے دوسرے سے کہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"بب بھاگ گئے"

دوسرے نے کہا

"سردار ہمیں نہیں چھوڑے گا"

پہلے نے کہا

ماہو' بانن اور قاضی اس وقت درکت کے پیچھے چھپے تھے ماہو اور بانن بڑے بڑے سانس لے رہے تھے مگر

قاضی کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑ رہا تھا

"یہ اچھا لڑکا ہے ماہو یہ تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گا"

ماہو اپنے ذہن میں سوچتی ہے

تو یونہی اس کو برا سمجھتی رہی۔۔"

"دیکھ ترے لیے اسنے کتنی بڑی مصیبت کا سامنا کیا

ماہو خیالوں میں گم تھی کہ قاضی نے اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی

"آپ یہاں سے جانا بھی چاہتی ہیں یا پھر سے ان کے ہاتھ لگنا چاہتی ہں"

قاضی نے ہنستے ہوئے کہا تو ماہو حیران رہ گئی

"وہ دونوں پہرے دار ہماری تلاش مین دوسری طرف جا چکے ہیں یۂی موقع ہے یہاں سے بھاگ چلتے ہں"

ماہو نے اثبات میں سر ہلایا اور آنکھیں جھکا لیں شاید اپنے تھپر مارنے پر اسے شرمنگی کا احساس ہو رہا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

قاضی نے بانن کو کندھے پر اٹھایا اور وہ تینوں بھاگنے لگے

☆☆☆☆

اندھیرا چھٹ رہا تھا اور اجالا اس ساری دنیا کو اپنے لپیٹ میں لے رہا تھا۔ آسمان کے چہرے پر ملی سیاہ کالک آہستہ آہستہ اترتی جا رہی تھی۔ اور جہاں جہاں سے یہ کالک اترتی وہاں سے آسمان چمکنے لگا دھند لکے کا عالم تھا۔۔ منزل کے متلاشی جنگل میں درختوں کے بیچ میں بیٹھے آگ سینک رہے تھے بانن اور قاضی آگ کے پاس بیٹھے تھے جبکہ ماہو ان سے کچھ فاصلے پر بیٹھی تھی بڑھتی ہوئی روشنی ماہو کی دلچسپی کو ہوا دے رہی تھی اور بار بار اس کا دل کرتا کہ وہ اٹھے اور اس دل ربا منظر کا مظاہرہ کرے مگر قاضی اور بانن کو پاس دیکھ کر وہ دوبارہ اپنے من میں مگن ہو جاتی۔ ماہو کی بے چینی قاضی دیکھ رہا تھا

"بانن مجھے لگتا ہے یہ لڑکی ہم سے کترا رہی ہے اسے کچھ دیر اکیلے رہنے کا وقت دینا چاہیے"

بانن نے صرف سر ہلایا اور قاضی کے سہارے چلنے لگا

قاضی اور بانن کو دور جاتا دیکھ کر ماہو کی جان میں جان آئی اس نے آسمان کی طرف دیکھا بادلوں کی اوٹ سے سورج آہستہ آہستہ نکل رہا تھا۔ رات نے جو ظلمت بس ار کھی تھی سحر کی بغاوت اسے پیروں تلے روندرہی تھی

"یا سائیں آج اس خوبصورت آسمان کو دیکھ کر میں اس قدر خوش کہ کہہ نہ پاؤں "

پھر وہ خوشی سے جھومنے لگتی ہے اور گول گول گھومنے لگتی ہے درخت کے پیچھے چھپا قاضی اپنی نگاہیں جھکا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیتا ہے

" بانن یہاں سے چلتے ہیں تاکہ یہ تنہائی کا لطف اٹھالیں"

قاضی بانن سے کہتا ہے اور بانن اس کے سہارے پر چلنے لگتا ہے

☆☆☆☆ارے بانن ایک بات بتاؤ" قاضی اور بانن ندی کے کنارے بیٹھے تھے بانن کوئی جواب نہیں دیتا

"بانن جب سے تمہیں قید سے آزاد کیا ہے تم اتنے خاموش کیوں ہو؟ "

اس بار بھی بانن کوئی جواب نہیں دیتا

"مجھے لگتا ہے کہیں مجھ سے ناراض ہو"

بانن کے جواب نہ دینے پر قاضی کہتا ہے

" شکر ہے تمہیں احساس ہوا"

بانن زیر لب کہتا ہے اور منہ موڑ لیتا ہے

"ارے بانن یہ تو بتا میرا جرم کیا ہے؟؟"

قاضی روندھا جاتا ہے

تمہاری بغاوت۔۔۔"

"تمہاری بغاوت ہی تمہارا جرم ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اِک کیا بول رہا ہے تو

قاضی بانن سے کہتا ہے

"ہاں تمہاری بغاوت تمہاری بغاوت ہی تمہارا جرم ہے"

اس بار بانن کا رویہ غصے والا تھا

"لگتا ہے پھر کسی بات پر غصہ ہے میرا یار چل بتا کس بات پر"

قاضی بانن کو گلے سے لگاتا ہے مگر بانن اسے خود سے دور کرتا ہے

تم جیسے دھوکے باز دوست کو سینے نہیں لگنا چاہیے تم جیسے دھوکے بازوں کو تو میں اپنے پیروں میں بھی جگہ" نہ دوں اور تم میرے سینے لگنا چاہتے ہو مجھ سے دور ہٹو قاضی۔۔

اگر میری مجبوری آڑے نہ آتی تو کب کا اپنا راستہ ے م سے الگ کر چکا ہوتا مگر کیا کروں اکیلا چل نہیں سکتا نا"

بانن نے درخت کی شاخ کو پکڑ کر سہارا لیا

"ارے بانن بات سنو میری"

قاضی نے مسکراتے ہوئے کہا جیسے بانن کی کسی بات کا اس پر کوئی اثر ہی نہ ہوا ہے اور بانن اس کے چہرے کو دیکھ کر دہک اٹھتا ہے

☆☆☆☆

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اجالے کی اہمیت کا احساس صرف ان کو ہوتا ہو جن کو اس کی تلاش ہو ورنہ ہزاروں لوگ روز اس اجالے"

تلے جیتے ہیں مگر شاید ہی کسی نے اس اجالے کی صحبت سے خود کو مستفید کیا ہو۔۔۔

میں نے اندھیرے میں زندگی گزاری ہے اجالے کی اہمیت کوئی مجھ سے پوچھے۔۔۔

سورج کی کرنوں کی گود میں پرورش پانے والے کو کیا معلوم کہ اجالے کی کیا اہمیت ہوتی ہے۔۔

" اجالے کی اہمیت صرف وہی جان سکتا ہے جس نے اندھیرے کے آنگن میں آنکھ کھولی ہو

ماہوا ایک لمحے کے لیے رکتی ہے اور فلک کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے

پھر وہ مزید تیزی سے گول گول گھومنے لگتی ہے۔۔

☆☆☆☆

"مجھے پتا تھا کہ تم یہی کرو گے۔۔یہی کرو گے"

بانن نے درخت کی شاخ سے خود کو سہارا دیا مگر گرنے لگا تھا کہ قاضی نے اسے تھام لیا

اور بانن غور سے قاضی کی آنکھوں میں دیکھنے لگا وہاں ایمانداری کے سوا کچھ نہ تھا بانن نے چہرے کو نفی میں

ہلایا اور خود و قاضی سے جدا کیا

دیکھو بانن میری طرف دیکھو۔۔"

میرا نام قاضی ہے اور آج تک میں نے ہر چیز سے بغاوت کی ہے مگر اپنے نام سے نہیں۔۔۔

میرے باپ نے بنا سوچے سمجھے میرا نام قاضی رکھا تھا اور میں نے دنیا کو قاضی بن کر دکھایا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور تمہارا کیا خیال ہے میں نے آج تک کوئی بھی ایسا کام کیا ہو جو میرے نام سے بغاوت کرے تو مجھے بتاؤ

مجھے خود پر مکمل اعتماد ہے میرے دوست کہ میں نے کچھ ایسا نہیں کیا جو انصاف کی حدود سے تجاوز

کرے"

قاضی نے خود اعتمادی سے کہا

بانن قاضی کو کھا جانے والی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا

اس قدر خود اعتمادی۔۔ یہ جانے بنا کہ میں کیوں ناراض ہوں؟ یہ کہہ رہا ہے کہ یہ غلط نہیں کہیں ایسا تو"

"نہیں میں غلط ہوں

بانن دل میں سوچتا ہے

"کیا ہوا بانن؟؟"

قاضی سوچ میں پڑے بانن کے چہرے کے آگے چٹکی بجاتا ہے

"بول بھی دو کیوں ناراض ہو مجھ سے؟"

"وووہ قاضی مجھے معاف کردو میں تم پر یونہی غصہ ہوا"

☆☆☆☆

جنازے کے بعد جب قاضی گھر آیا تو ماہو نے قاضی کو بہت سارا حوصلہ دیا

"میری زندگی میں صرف اور صرف میرے ابا ہی تھے اماں کافی دیر پہلے چھوڑ گئیں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

قاضی نے ماہو کو تفصیل بتائی

"میں سمجھ سکتی ہوں اپنوں سے دور ہونے کا دکھ کیا ہوتا ہے"

ماہو نے روتے ہوئے کہا

"عمرو"

ماہو نے دل ہی دل میں کہا اور اپنے آنسو چھپانے لگی

اس کے بعد قاضی اٹھا اور باہر نکل گیا

☆☆☆☆

ماہو کو قاضی کے گھر آئے تین ہو چکے تھے شیدے کی وفات کو بھی تین دن ہی بیت گئے تھے قاضی ماہو سے کافی سوالات پوچھنا چاہتا تھا مگر ہمت نہ ہوتی تھی آج اس نے ہمت کی اور ماہو کے پاس چلا گیا جو گھڑے سے پانی پیالے مُں ڈال رہی تھی

"کیا آپ مجھے بتا سکتی ہو کہ آپ وہاں کس حال میں اور کیوں تھیں؟"

قاضی نے فکر مندی سے انے آنسو پونچھتے ہوئے کہا

ماہو نے قاضی کو دیکھا اور اس کی آنکھوں میں موجود چمک کو بھانپا"

اور پھر گویا ہوئی

اس دن مُں اپنی سہیلی کے ساتھ کھیل رہی تھی جب وہ بختو سائیں میری طرف لپکا اور مجھے دبوجتا ہوا لے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گیا

میں بہت چلائی مگر اس نے میری ایک بھی نہ سنی۔۔۔

میں چیختی رہی مگر اس پر ذرا بھی اثر نہ ہوا

وہ مجھے اپنے اڈے لے گیا اور وہاں اس نے مجھے اپنی ہوس کا نشانہ بنایا اور اس کے بعد مجھے ان کے ہاتھوں بیچ

دیا اور تب سے مُن یہاں قید ہوں"

ماہو نے روتے ہوئے کہا

"میں قاضی انصاف کا رکھوالا ہوں لوگ مجھے باغی کہتے ہیں مُن آپ کی مدد کروں گا"

"نہں قاضی آپ میری مدد مت کیجیے گا میں نہیں چاہتی میری وجہ سے آپ کی جان مشکل میں ہو پہلی میں

۔۔"

ماہو اس تھپڑ کا یاد دلانے لگی تھی کہ قاضی نے اسے روک دیا

"مم"

مگر ماہو نے بھی قاضی کی بات کاٹ دی

"میں آپ کی گزارش کرتی ہوں ہر بانی فرما کر مجھے میرے گھر تک چھوڑ آیئے"

قاضی نے ماہو کے سر پر ہات رکھا

"میرا خود سے وعدہ ہے کہ میں آپ کو آپ کے گھر تک ضرور چھوڑ کر آؤں گا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور پھر قاضی ماہو کے بے آنسو صاف کرنے لگا۔۔

ooooooooo

*باب چہارم

*چلے عشق کے راہی

ڈھلتے سورج کی زرد روشنی بادلوں کے گھیرے سے نیچے کی طرف سڑک رہی تھی اور نیچے سبز درختوں کے درمیان آتی ہوئی گاڑی کے شیشے میں کنگھی کرتے ہوئے جلیل کے چہرے پر بھی پڑ رہی تھی

یہ ایک سیاہ رنگ کی گاڑی تھی اس کی شکل و شباہت بتا رہی تھی یہ باوا آدم کے زمانے کی ہے اس میں آگے دو سیٹیں تھیں جن پر قاضی اور جلیل بیٹھے تھے قاضی گاڑی کو ڈرائیو کر رہا تھا اور جلیل اس کے پہلو میں بیٹھا بناؤ سنگھار کرنے میں مصروف تھا۔۔ان دو نشستوں کے پیچھے ایک ٹرالی نما گھیرہ تھا جس میں ماہو اور بانن بیٹھے تھے۔

"اے خدا! یہ شام کیوں ہوتی ہے؟"

کنگھی کرتے ہوئے جلیل نے کہا

ارے نگوڑے شام کیوں نہ ہو؟؟"

"شام تو فائدہ دیتی ہے میرے دوست۔۔

قاضی نے گاڑی موڑتے ہوئے کہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ارے خاک فائدہ جھے تو پریشان کر رہی ہے یہ شام"

جلیل نے غصے سے کنگھی جیب میں ڈالی

"اب دیکھو ذرا کب سے بال سنوارنے میں لگا ہوں اور یہ اندھیرا مجھے میرا مکھڑا نہیں دکھا رہا"

جلیل نے پریشان ہوتے کہا

"اب اتنا بڑا چہرہ آئینے میں پورا بھی آئے گا تو ہی دکھے گا"

بانن نے چھیڑا

"اوئے بانن کہیں ایسا نہ ہو کہ اس شام کا اور اس اندھیرے کا غصہ تجھ پر نکال دوں"

ابھی جلیل نے بات مکمل نہ کی کہ قاضی بول پڑا

شام پر کیوں غصہ کرتے ہو حضور۔۔۔"

شام کی قیمت گھونسلے میں موجود اس پرندے سے پوچھو جسے سارا دن اجالے کی وجہ سے درندے سے چھپنا پڑتا ہے مگر شام کی تاریکی اسے چھپا کے رکھ دیتی ہے جناب۔۔۔ پھر اسے کسی بھی خونخوار درندے سے چھپنا نہیں پڑتا

شام تو دکھی دلوں کی بھڑاس نکالنے کا انمول تحفہ دیا ہے قدرت نے اجالے میں دنیا سے چھپنے کی بجائے اندھیرے میں اپنے دل کو ہلکا کیا جا سکتا ہے

شام تو راحت دیتی ہے میرے ہم حضرو! سارا دن مشقت کرتے لکڑ ہارے سے پوچھو کیوں شام کی آس

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لگائے روزا اپنے کام کو نکلتا ہے

شام تو بغاوت ہے میرے دوست بغاوت اور جیسا کہ میں کہتا ہوں ہر بغاوت اچھی ہوتی ہے

"دیکھ لیا تم دونوں نے اس بغاوت کا ثمر

قاضی نے گاڑی کی بریک لگائی

اور ماہو کے ہاتھ میں کڑے کھنکے جس سے وہاں موجود خاموشی نے دم توڑا کیونکہ قاضی کی لمبی چوڑی تقریر

کے دوران سب چپ چاپ سنتے جا رہے تھے

مجھے لگتا ہے اب کسی اور کو گاڑی چلانی چاہیے۔۔۔"

"شام میں مجھے بھی آرام کر لینا چاہیے

قاضی نے اپنی بڑھتی ہوئی مونچھوں پر ہونٹ کے اوپر انگوٹھے کے پاس سے اپنا ہاتھ پھیرا (پسینہ صاف

کرنے کے لیے)

اور دائیں طرف کا دروازہ کھول کے باہر آنے لگا

"اب میں گاڑی چلاؤں گا"

بانن نے اس ٹرالی نما گھیرے کے اوپر سے باہر چلانگ لگائی

ارے چھوٹو۔۔ گھوڑے سے جیسے گرا تھا نا تو ویسے ہماری نیا بھی ڈبو دے گا تو پھر تو ہم ماہو بہن کو گھر پہنچا ہی"

دیں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جلیل نے قاضی کی نشست سنبھالتے ہوئے کہا

"وہ گھوڑا تھا اور یہ گاڑی"

ابھی بانن نے بات ختم نہ کی کہ قاضی بول پڑا

"بند کرو تم دونوں۔۔ جلیل تم گاڑی چلاؤ۔۔"

قاضی نے کہا اور ٹرالی نما گھیرے کے اندر کود

قاضی نے اپنی بڑھتی ہوئی مونچھوں پر ہونٹ کے اوپر انگوٹھے کے پاس سے اپنا ہاتھ پھیرا (پسینہ صاف کرنے کے لیے)

اور دائیں طرف کا دروازہ کھول کے باہر آنے لگا

"اب میں گاڑی چلاؤں گا"

بانن نے اس ٹرالی نما گھیرے کے اوپر سے باہر چلانگ لگائی

ارے چھوٹو۔۔ گھوڑے سے جیسے گرا تھا نا تو ویسے ہماری نیا بھی ڈبو دے گا تو پھر تو ہم ماہو بہن کو گھر پہنچا ہی دیں "

جلیل نے قاضی کی نشست سنبھالتے ہوئے کہا

"وہ گھوڑا تھا اور یہ گاڑی"

ابھی بانن نے بات ختم نہ کی کہ قاضی بول پڑا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بند کرو تم دونوں۔۔ جلیل تم گاڑی چلاؤ۔۔ ویسے بھی کسی سے ادھار گاڑی لے کر آئے ہیں جب چودھری

"کی گاڑی خراب ہوئی تو پیسے کون ادا کرے گا اب بولو

قاضی نے کہا اور ٹرالی نما گھیرے کے اندر کودا۔۔

"اتنا گیان کہاں سے لیتے ہیں جناب؟"

ماہو نے ڈوپٹہ سیٹ کیا۔۔۔

گلابی رنگ کا فراک جس پر پیلے موتی پیلی شلوار اور گہرے گلابی رنگ کا ڈوپٹہ جو اندھیرے میں اب بنفشی

لگ رہا تھا اور چاند کی روشنی میں مزید چمک رہا تھا ایسے میں ماہو کا خوبصورت چہرہ اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگا

رہا تھا

"گیان۔۔"

قاضی نے ہلکا سا قہقہہ لگایا

"اسے آپ گیان مہتی ہیں اور یہ میرے دوست اسے میری بغاوت کہتے ہیں"

قاضی نے تھوڑی پر بڑھی ہوئی داڑھی کے بالوں کو مڑورا (یہ ایک عادت ہے جو اکثر لوگوں کو ہوتی ہے

" یونہی تھوڑی کو مڑورتے رہتے ہیں اور بال آنے کے بعد ان کو

بالکل صحیح کہتے ہیں آپ کے دوست۔۔۔"

"بغاوت پیدائشی ملی ہے کیا آپ کو؟

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہو نے قہقہہ لگایا

مگر اس پر قاضی نے کوئی جواب نہ دیا

"ارے نہیں میں مذاق کر رہی تھی لگتا ہے آپ برا مان گئے"

ماہو نے اپنی جھولی میں دیکھتے ہوئے کہا

" دراصل آپ اسے سنجیدہ مت لیں میری عادت نہیں ہر بات کا جواب دینا"

قاضی نے پاس پڑی مشک کو منہ سے لگایا اور ماہو جانے کن آنکھوں سے قاضی کو دیکھنے لگی

"چہرے سے ایسی بغاوت ٹپک رہی ہے کہ خدا کی پناہ"

ماہو نے زیر لب مسکان سجائی اور اپنی کلائی میں موجود کڑوں کو کھنکانے لگی

گاڑی کو ایک دم زور سے جھٹکا لگا اور مشک قاضی کے ہاتھ سے دور غاڑی کے باہر جا گری

ماہو اور قاضی نشست سے اچھلے اور پھر پلٹے مگر اس بار ماہو قاضی کی بانہوں میں تھی وہ گرنے لگی تھی قاضی

نے اسے گرنے سے بچا لیا تھا وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے

"لگتا ہے ٹائر کی ہوا نکل گئی"

اسی لمحے جلیل کی آواز سے دونوں ہوش میں آئے

"مجھے بچانے کے لیے شکریہ"

ماہو مسکراتے ہوئے گاڑی کی ٹرالی سے باہر نکلی اور قاضی اپنے ہاتھوں کو گھورنے لگا اور پیش آنے والے واقع

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر غور کرنے لگا

"ارے قاضی کہاں کھوئے ہو؟"

بانن نے قاضی کے چہرے کے آگے چٹکی بجائی

کک کچھ نہیں قاضی گاڑی سے باہر آیا۔۔"

ٹائر میں ہوا بدل کر وہ پھر گاڑی میں بیٹھ کر رواں ہو گئے۔۔

ooooooooo

***باب پنجم**

***محبت یں بغاوت**

پانی کے قطرے آنکھ میں پڑنے سے قاضی کی آنکھ کھلی اس نے جھنجھلا کر کہا

"کک کیا ہے؟"

مگر جو نہی آنکھ کھلی سامنے سورج کی کرنوں میں چاند جیسیا روشن چہرہ آنکھ سے ٹکرایا اور قاضی اس چہرے کی کشش میں مست ہو گیا اور یہی حال ماہو کا تھا جو قاضی کو اٹھانے کے لیے اس پر جھکی ہوئی تھی دونوں آنکھیں پھاڑے ایک دوسرے کو گھور رہے تھے ماہو کا پاؤں پھسلا اور وہ قاضی کے اوپر جا گری

"آہ"

ماہو چلائی۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اپنے اوپر ماہو کو دیکھ کر اور ماہو خود کو قاضی کے اوپر دیکھ کر پیچھے ہٹی۔۔۔

اس سے پہلے قاضی کچھ بولتا ماہو شرماتے ہوئے بولی

" سورج سر پر آگیا ہے جناب ذرا منہ دھولیں"

ماہو نے پانی کی مشک اس کی طرف بڑھائی

" آنکھیں کھولیں اور دھیان سے اس ساری دنیا کو دیکھیں"

ماہو نے آسمان کی طرف اشارہ کیا

ہوا کے جھونکے سے ماہو کے سر سے ڈوپٹا ہٹا اور اسکے بال اس جھونکے سے ملنے لگے اور یونہی ماہو کا حسن بھی فطرت کے حسن میں رچنے لگا قاضی ابھی ماہو کو گھور رہا تھا۔۔ ہو سکتا ہے فطرت کے حسن کی کشش نے اس کی سوچوں کا مدو جزر اپنی طرف کیا ہو یا پھر ماہو نے۔۔۔

"کہاں کھو گئے؟"

ماہو نے ہتھیلی بھر پانی اسکے چہرے پر اچھالا

رات کو سو لیا ہوتا۔۔۔"

کل جلیل کو تو شام کی افادیت کے بڑے قصے سنائے اور بعد میں ہمیں سونے کا کہہ کر جناب خود نگرانی پر مقرر ہو گئے"

ماہو نے مشک نیچے زمین پر رکھ دی۔۔

قاضی نے کوئی جواب نہ دیا اس نے اپنی نگاہیں جھکائیں اور دوسری طرف چلنے لگا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور ماہو منہ دوسری طرف کر کے شرمانے لگتی ہے

☆☆☆☆

قاضی تمہیں کیا ہوتا چلا جا رہا ہے اس کی طرف تمہارا طرز نگاہ کیوں بدلتا چلا جا رہا ہے کیوں اس کی طرف "یوں کھنچے چلے جا رہے ہو تم؟

قاضی گلاب کے پھول کو تنے سے اتارتا ہے اور پھر پیچھے مڑتا ہے مگر پیچھے کھڑی ماہو کے ہاتھ پر اس کا ہاتھ جاتا ہے

لی یہ پھول میرے لیے ہے کیا؟" جو نہی قاضی کے ہاتھ ماہو کے ہاتھوں پر جاتے ہیں تو وہ کہتی ہے قاضی " کو وہاں کھڑا دیکھ کر وہ ادھر آئی تھی

مگر جو نہی وہ قاضی کے قریب آئی تھی اس نے بے دھیانی میں پھول اس کے ہاتھ میں رکھ دیا

قاضی نے ماہو کی طرف دیکھا پھول اس کے ہاتھ پر رکھا اور بنا جواب دیے خاموشی سے چلا گیا اور ماہو پھول کی پتیوں کو اپنے نرم ہاتھوں سے چھونے لگتی ہے

" اری ماہو لگتا ہے تجھے اور اسے ایک دوسرے سے عشق ہو گیا ہے"

ماہو نے پھول سینے سے لگا یا

" نہیں نہیں صرف اسے ہوا ہے"

اس نے پھول کو بغور دیکھا

" یا پھر صرف مجھے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے شرماتے ہوئے پھول اپنے بالوں میں لگایا اور ایک طرف کس چلنے لگی

☆☆☆☆

قاضی گاڑی کی فرنٹ نشست پر بیٹھا تھا اور آگے والے آئینے سے پیچھے باہر سڑک پر جھانک رہا تھا وہاں جلیل اور بانن آرہے تھے۔۔ جلیل اور بانن گاڑی کے پاس آتے ہیں تو قاضی گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر آتا ہے

"ہاں تو کچھ پتا چلا؟"

قاضی بانن اور جلیل سے پوچھتا ہے

ہاں پتا چل گیا ہم اس بڑی سڑک پر ہیں یہاں قریب ہی آبادی ہے وہاں سے کھانے پینے کی اشیاء مل جائیں "

" گی اور پھر وہاں سے ہم سندھ کو نکل جائیں گے

بانن نے تفصیل بتائی

"ٹھیک ہے ہم آدھے گھنٹے میں یہاں سے چلیں گے "

قاضی نے کہا اور گاڑی کے اندر جانے لگا تھا کہ ماہو کے چیخنے کی آواز آئی۔تینوں نے مڑ کر دیکھا تو ماہو زمین پر پڑی چیخ رہی تھی۔۔تینوں اس کی طرف بھاگے مگر ان کے پہنچنے سے پہلے ماہو بالکل ساکن پڑی تھی۔اس کا بدن نیلا پڑ چکا تھا۔۔

دوسرا حصہ

قاضی گاڑی کی فرنٹ نشست پر بیٹھا تھا اور آگے والے آئینے سے پیچھے باہر سڑک پر جھانک رہا تھا وہاں جلیل اور بانن آرہے تھے۔۔ جلیل اور بانن گاڑی کے پاس آتے ہیں تو قاضی گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر آتا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ہاں تو کچھ پتا چلا؟"

قاضی بانن اور جلیل سے پوچھتا ہے

"ہاں پتا چل گیا ہم اس بڑی سڑک پر ہیں یہاں قریب ہی آبادی ہے وہاں سے کھانے پینے کی اشیاء مل جائیں گی اور پھر وہاں سے ہم سندھ کو نکل جائیں گے"

بانن نے تفصیل بتائی

"ٹھیک ہے ہم آدھے گھنٹے میں یہاں سے چلیں گے"

قاضی نے کہا اور گاڑی کے اندر جانے لگا تھا کہ ماہو کے چیخنے کی آواز آئی۔تینوں نے مڑ کر دیکھا تو ماہو زمین پر پڑی چیخ رہی تھی۔۔تینوں اس کی طرف بھاگے مگران کے پہنچنے سے پہلے ماہو بالکل ساکن پڑی تھی۔اس کا بدن نیلا پڑ چکا تھا۔۔

بنا سوچے سمجھے وہ تینوں ماہو کو اٹھا کر گاڑی میں ڈالنے لگے

"پاس میں ایک حکیم ہے"

بانن نے بتایا اور قاضی جلد از جلد گاڑی بانن کے بتائے راستے پر دوڑانے لگا

☆☆☆☆

سارے جسم میں زہر بھرا ہے آپ وقت پر آ گئے

حکیم نے ایک لوہے کی راڈ ٹیبل پر رکھی اور چہرے سے نقاب اتارا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ک کیسے ہوا؟؟"

قاضی نے حکیم سے کہا اس کے رنگ اڑے ہوئے تھے

یہ ایک بڑا کمرہ تھا جس میں سامنے کی طرف ایک میز اور پیچھے ایک کرسی تھی ان کے آگے کچھ بنچ پڑے تھے

اور سارے کمرے میں بے تحاشہ الماریاں جن میں دوائیوں کی شیشیاں تھیں

حکیم میز کے پاس کھڑا تھا جبکہ قاضی اس کے بالکل سامنے

" مرتضٰی نے کوئی زہریلی چیز کھالی ہے "

حکیم نے بتایا تو قاضی کے اوسان خطا ہو گئے

ابھی ان کی حالت نازک ہے" حکیم کہتا ہے اور اس چھوٹے کمرے میں جانے لگتا ہے"

اس کے علاوہ کرسی کے پیچھے کی جانب ایک دروازہ تھا جو ایک چھوٹے سے کمرے کو جاتا تھا

اور قاضی اس چھوٹے کمرے کے دروازے کو رکنے لگتا ہے

"قاضی قاضی قاضی" :

بانن بھاگتا ہوا گاڑی کی طرف آتا ہے جس میں قاضی بیٹھا تھا اور دوسری نشست پر جلیل

ماہو کو ہوش آگیا ہے" بانن آتے ہی بولتا ہے اور قاضی جھٹ سے نیچے اترتا ہے اور سامنے مطب کی طرف"

دوڑتا ہے

بانن اور جلیل اسے دیکھ کر حیران ہو رہے ہوتے ہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمھیں نہیں لگتا بانن کہ یہ ماہو قاضی کی بغاوت کو روک رہی ہے" جلیل نے کھڑکی کے باہر سے بانن کو"

دیکھتے ہوئے کہا

مجھے لگتا ہے قاضی کو محبت ہوگئی ہے" بانن بھی سوالیہ نظروں سے کہتا ہے"

☆☆☆☆

زرد بلب کی مدھم روشنی کمرے میں چاروں طرف پھیل رہی تھی اور پورے کمرے کو بھی زرد کر رہی تھی

اور کمرے میں موجود سناٹے کو مزید ہولناک بنا رہی تھی اس کمرے میں بلب کے عین نیچے ایک وجود ایک

بستر پر لیٹا تھا اچانک کمرے کا عقبی دروازہ کھلتا ہے اور قاضی دوڑتا ہوا آتا ہے اور اس وجود کے پاس جاتا ہے

"ماہو تم ٹھیک ہونا"

وہ اس وجود پر لپکتا ہے

قاضی کی آواز سن کر ماہو آنکھیں کھولتی ہے اور قاضی کو دیدکھتی ہے جو اس کے ہاتھوں کا معائنہ کر رہا ہوتا

ہے

"یہ سب کک کیسے ہوا ماہو؟؟"

ماہو اٹھنے کی کوشش کرتی ہے تو قاضی اسے سہارے سے اٹھاتا ہے

"میں نے صرف اس پھول کی پتی کھائی تھی جو آپ نے مجھے دیا تھا"

ماہو قاضی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے کہتی ہے جن میں آنسوؤں کی وجہ سے زرد چمک ہوتی ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کیا پتی کھائی مگر کیوں؟"

قاضی جنجھلا جاتا ہے

ماہو سوالیہ نظروں سے قاضی کو دیکھتی ہے

"آغاز میں پتا چلا تھا مگر پھر ہوش نہ رہی"

ماہو قاضی کے کندھے پر ہاتھ رکھتی ہے

"ماہو آپ نے پتی کیوں کھائی؟ پودے پر پھول پر کیڑے مکوڑے آتے ہیں موزی جانور آتے ہیں آپ کو

سمجھنا چاہیے تھا"

قاضی غصے میں کہتا ہے اس کی آنکھوں میں آنسو ہوتے ہیں جن کو ماہو صاف کرتی ہے

" اگر وقت پر آپ کو مطب نہ لاتے تو"

قاضی خاموش ہو جاتا ہے تو ماہو آنسو صاف کرتے ہوئے کہتی ہے

"یہ تو آپ کے دیے پھول کا زہر ہے جناب میں آپ کے عشق کا زہر بھی پی چکی ہوں"

ماہو کا جواب سن کر قاضی کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں مگر وہ ہمت بڑھا کر بولتا ہے

"آپ کو پتی کو منہ میں ڈالنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا"

اس بار ماہو مسکراتے ہوئے جواب دیتی ہے

"یہ تو پتی کا زہر تھا جناب میں نے آپ کے عشق کا زہر پینے سے پہلے بھی نہیں سوچا تھا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

احساسات اور جذبات کے چکر میں قاضی نے ماہو کو گلے سے لگا لیا اور دونوں بے اذتیار رونے لگے

پھر وہ دونوں سوالیہ نگاہوں سے ایک دوسرے کو تکنے لگتے ہیں

بلب کہ زرد روشنی میں ان کی آنکھوں سے نکلتے آنسو زرد موتی لگ رہے تھے آنسو ویسے بھی بہت انمول

ہوتے ہیں ایک ہی بار میں سارے جذبات کی عکاسی کر کے رکھ دیتے ہیں زبان سے نہ کہے جانے والے

الفاظ کو اپنے اندر پروئے ہوتے ہیں اور ان کو اس انداز سے پیش کرتے ہیں کہ سامنے والے کو ہر ایک چیز کی

واضح سمجھ آتی ہے گویا آنسو قدرت کا ایک قیمتی تحفہ کہلائے

کمرے کا دروازہ آواز دیتا ہوا کھلتا ہے اور بانن اور جلیل اندر آتے ہیں

"تم ٹھیک ہو ماہو"

بانن دروازے سے بولتا ہے

دروازے کی آواز سن کے قاضی اور ماہو ایک دوسرے کو

ایک دوسرے سے دور کرتے ہیں مگر ان دونوں کو یوں گلے ملا دیکھ کر جلیل اور بانن کے ذہن بے تحاشہ

سوالات سے بھر جاتے ہیں مگر وہ اپنے لبوں کو قفل لگا لیتے ہیں اور یوں محسوس دلاتے ہیں گویا وہ اندھے

ہوں اور انہوں نے کچھ نہیں دیکھا

"ہاں میں ٹھیک ہوں"

ماہو اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہتی ہے قاضی اپنے رومال کو جیب میں ڈال چکا تھا بانن اور جلیل ان کے پاس

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اُچکے ہیں

"قاضی کیا ہوا تھا؟"

جلیل کے پوچھنے پر قاضی اسے تفصیل بتانے لگتا ہے اور ان کی بھنبھناہٹ اس کمرے کی وحشت میں جذب ہونے لگتی ہے

☆☆☆☆ چائے کی بھینی بھینی خوشبو چاروں طرف پھیل رہی تھی اور وہاں بیٹھے تمام افراد چائے کے سحر میں ڈوب رہے تھے یہ ایک چھوٹا ساڈھابہ تھا ایک کمرہ تھا جہاں لکڑی کے بنچ تھے وہاں انواع واقسام کے لوگ بیٹھے تھے بیرونی دیوار کے ساتھ لگے بنچ پر قاضی جلیل اور بانن بیٹھے تھے

سامنے والی دیوار کے ساتھ ایک بھٹی تھی جہاں ایک آدمی کچھ پکانے میں مصروف تھا اوپر ایک ٹی وی لگا ہوا تھا

سب لوگ اپنی نگاہیں ٹی وی پر لگائے ہوئے تھے

رانجھے تو چلا جا یہاں سے

ہیر درخت کے پیچھے چھپے رانجھے سے کہہ رہی تھے

جن قدموں سے یہاں سے جائے ان کو مڑ کے بھی نہ دیکھنا میرے چاچے نے پچھلی بار تجھے معاف کر دیا تھا مگر اس بار وہ تجھے نہیں چھوڑنے والا اس نے بختو خان سے بھی بات کر لی ہے دیکھ رانجھے میں نہیں چاہتی

"میری خاطر تو اپنی زندگی خطرے میں ڈالے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہیر روتے ہوئے رانجھے کو واپس جانے کو کہہ رہی تھی

چائے پیتا ہوا قاضی ٹی وی کی سکرین پر لگا ڈرامہ ہیر رانجھا دیکھ رہا تھا ہیر کی رانجھے کے لیے اس قدر عجیب محبت دیکھتے ہوئے اس کو عجیب سا احساس ہو رہا تھا

نہیں ہیر میں ایسا کبھی نہیں ہونے دے سکتا کہ تیرا اس شادی سے بیاہ ہو جائے۔۔۔"

"ہیر میری بات مان ابھی اور اسی وقت میرے ساتھ آ۔۔ چل بھاگ نکلتے ہیں۔۔

رانجھے نے طلبگار نگاہوں سے ہیر کو دیکھا

قاضی کے ماتھے پر سلوٹیں بننے لگی

لی یہ رانجھا کیا کر رہا ہے؟ اپنی جان خطرے میں کیوں ڈال رہا ہے؟؟ اسے چاہیے تھا کہ یہاں سے چلا جائے"

قاضی کے دماغ میں سوال آیا

دیکھ رانجھے تری ہیر اتنی بھی پاگل نہیں ہے بنا سوچے سمجھے کچھ نہیں کہتی چاچے نے اس کا بھی انتظام کر دیا ہے میں یہاں سے بھاگ بھی نہیں سکتی"

ہیر نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا

"تجھے خدا کا واسطہ ہے رانجھے چلا جا یہاں سے چلا جا اور مجھے بھول جا رانجھے"

یہ ہیر کیا کر رہی ہے؟؟ اور کیوں؟؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"یہ سارے عاشق پاگل ہوتے ہیں کیا؟

قاضی نے قہقہہ لگایا اور چائے کا گھونٹ پیا

نہیں ہیر میں نہیں جاؤں گا یہاں سے تجھے اس شرابی کے کھونٹے سے بندھنے سے بچانے کے لیے مجھے کچھ "

"بھی کرنا پڑا میں کروں گا

رانجھے نے اپنی مونچھ کو وٹ دیا

"باؤلا ہو گیا ہے تو وہ شرابی ہے مگر چودھری کا بیٹا ہے رانجھے "

"اس کے پاس چودھراہٹ کی طاقت ہے تو کیا ہوا میرے پاس بھی تمہارے پیار کی طاقت ہے "

رانجھے نے قابل فخر سے کہا تو ہیر بنا سوچے سمجھے رانجھے کے گلے لگ گئی

"ہٹ مردود پیچھے "

ایک ڈنڈا رانجھے کے سر پر پڑا تو اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو سامنے ہیر کا چاچا کھڑا تھا

"چل ہیر تو یہاں سے تجھے تو میں بعد مُں دیکھتا ہوں ابھی پہلے اس کمینے کو دیکھ لوں "

چاچے نے ساتھ کھڑے آدمیوں سے کہا

چل بختو اس کمینے کو گھسیٹتا ہوا چوک تک لے کے جا میں اپنی لنگی باندھ کر آتا ہوں اور پھر اس کا حشر دنیا"

"دیکھے گی

"چھوڑ دے اسے چاچا۔۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہیر نے بہت مشکل سے گلے سے آوز نکالی

محبت انسان کو اپنا غلام بنا لیتی ہے اور غلامی انسان کو لاچار اور بے بس بنا دیتی ہے جیسے یہ رانجھا کتنا بے بس"
ہو گیا ہے اور ہیر بھی ان کے پاس پہلے وقت تھا جو انہوں نے گنوا دیا اگر تب ہی محبت چھوڑ دیتے تو آج ان کو
"یہ دن نہ دیکھنا پڑتا

قاضی نے کپ میز پر رکھا

"اسی لیے ساری دنیا ان کی محبت کو یاد کرتی ہے جلیل"

بانن نے چائے کا گھونٹ لیا

"بالکل ایسی عظیم محبت دیکھ کیسے پیٹ رہا ہے وہ رانجھے کو مگر مجال ہے اس نے محبت ترک کی ہو"

بانن اور جلیل آپس میں بات کر رہے تھے

"ارے تم دونوں بھی

ایک نصیحت سن لو میری

"محبت سے کنارہ کیا کرو یہ انسان کو کمزور کر دیتی ہے

قاضی نے غصے کہا مگر بے اختیاری میں اس کی آواز کافی اونچی تھی اور ڈھابے میں موجود ہر شخص اسے تکنے لگا
لوگ اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے

"یہ لڑکا کیا جانے محبت کیا ہوتی ہے؟"

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Haan Mein Baaghi Hoon | By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک فقیر جو دکان کے باہر بیٹھا ٹی وی دیکھ رہا تھا بڑبڑایا

"جو محبت کا زہر پی لیتے ہیں وہ خود کے لیے جینا چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ ان کا بدن اس زہر کے اثر سے ختم ہو چکا ہوتا ہے"

فقیر اپنی پوٹلی اٹھاتے ہوئے کہتا ہے اور وہاں سے چلنے لگتا ہے

"جس دن تجھے محبت ہو گی تب تمہیں ہیر کی محبت یاد آئے گی تب تمہیں رانجھے کی محبت کا احساس ہو گا تب تمہیں پتا چلے گا کہ کیوں کسی دوسرے کے لیے اپنی جان کی پرواہ نہیں کی جاتی"

فقیر آنکھوں سے کچھ آنسو نکلتے ہیں اور اسکی داڑھی میں جذب ہو جاتے ہیں۔۔

اور وہ سڑک پر چلنے لگتا ہے

"یہ کیا کہہ رہا ہے قاضی؟"

بانن کے ذہن میں خیال آتا ہے اور وہ سوالیہ نظروں سے جلیل کو دیکھنے لگتا ہے

جلیل بھی اسی انداز سے بانن کو دیکھ رہا ہوتا ہے

"مجھے تو سمجھ نہیں آتا کہ یہ رانجھا کیوں آخر کیوں اتنی مار کھا رہا ہے اگر یہ انصاف کے لیے لڑتا تو ٹھیک تھی بات کہ یہ ہیر کو اس شرابی سے بچا رہا تھا مگر یہاں تو رانجھا صرف اور صرف خود ہیر کو پانے کے لیے یہ مار کھا رہا ہے"

لوگوں کو خود کو دیکھتا دیکھ کر قاضی پھر سے گویا ہوا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ہمارے مزہ کر کرانہ کر لڑکے"

ایک میز سے ایک موٹے آدمی نے کہا

"ہاں اپنی واز اپنے تک محدود رکھ"

ایک اور آدمی نے کہا

لوگوں کی یونہی پکار سن کر قاضی کو غصہ آگیا وہ میز پر چڑھا

میرا نام قاضی ہے انصاف اور خودی کی جنگ لڑنا مجھے خوب آتا ہے اس لیے جس نے مجھ سے میری"

"خودداری چھیننے کی کوشش کی تو میں بپھرا ہوا شیر بن جاؤں گا اور پھر ہر رکاوٹ کو چیر کے رکھ دوں گا

قاضی نے آنکھیں مکمل زور لگا کر کھولی اور ماتھے پر تیوری چڑھائی

"دکان والے اس لڑکے کو باہر نکال"

ایک طرف سے آواز آئی تو دکان والے نے چائے بناتے ہوئے ایک آدمی کو اشارہ کیا جو قاضی کی طرف دوڑا

"نکل یہاں سے"

اس نے قاضی کو کندھے سے پکڑا

"اپنا ہاتھ نیچے کرو"

قاضی نے زور سے اس کا ہاتھ جھٹکا

سنو سب! خدا نے مجھے زبان دی بولنے کے لیے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ذہن دیا سوچنے کے لیے اور

آنکھیں دیں دیکھنے کے لیے ابھی

تک تو قاضی نے انہی کا استعمال کیا ہے مگر خدا نے ہاتھ بھی دیے ہیں وہ کس لیے دیے ہیں قاضی بہتر جانتا

"ہے اس لیے مجھ سے دور ہی رہو

"تمہارے جیسوں کے ہاتھ کاٹنا مجھے بہت اچھے سے آتا ہے"

ایک صحت مند آدمی اسکی طرف بڑھتا ہے

"رک بھولے پاگل ہے یہ"

دکان کا مالک کہتا ہے تو بھولا رک جاتا ہے

پاگل کہہ رہے ہو"

ارے باغی کہتے ہوئے زبان کٹتی ہے باغی کہو۔۔

"اگر اپنی خودی کے لیے لڑنا بغاوت ہے تو ہاں میں باغی ہوں

قاضی نے جوش وجذبے سے اپنے ہاتھ پھیلائے

اب قاضی میز سے نیچے اتر گیا تھا

"جا بھائی تجھے خدا کا واسطہ ہے یہاں سے چلا جا"

ساتھ والی کرسی پر بیٹھے آدمی نے ہاتھ جوڑے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"میں قاضی ہوں انصاف کرنے آیا ہوں ظلم کرنے نہیں اس لیے اپنے ہاتھ نیچے کر لیں اور مجھ پر بھروسا رکھیں"

قاضی نے اس آدمی سے ن کہا اور لوگوں کی طرف دیکھنے لگا

ایک آدمی جو انڈہ بنا رہا تھا اس نے انڈا قاجی کی طرف اچھالا جو اس کے قریب آکر گر گیا اور ٹوٹ گیا اور چھینٹیں قاضی کے کپڑوں پر پڑیں

"اس بار تمہیں معاف کیا مگر اگلی بار تم قاضی کو خاموش نہیں پاؤ گے"

قاضی آگے بڑھا مگر اتنی دیر میں ایک اور انڈا قاضی کی طرف آیا

مگر قاضی نے اب فرائنگ پین پکڑ لیا تھا اور اس نے انڈے کو اپنی طرف آنے سے روکا مگر اس نے انڈے ہپسر انڈے اچھالنے شروع کر دیے

کچھ آدمیوں نے بانا ور جلیل کو دھمکی دینی شروع کر دی تو قاض نے فرائنگ پین ہوا میں اچھالا وہ سیدھا اس آدمی کے بازو پر جا لگا جو اسے انڈے مار رہا تھا

سارے ڈھابے میں سناٹا چھا گیا

"میں پہلے ہی کہا تھا قاضی کو ہاتھوں کا استعمال بھی آتا ہے"

یہ کہہ کر قاضی اس آدمی کے پاس گیا

"اگلی بار کسی اور باغی سے واسطہ پڑے تو اپنے ہاتھوں کو قابو میں رکھنا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ آدمی اپنے بازو کو پکڑ کر بیٹھ گیا

میں چاہتا تو تم میں سے کوئی بھی نہ ٹکتا مگر کیا کروں قاضی انصاف کرتا ہے ظلم نہیں میں صرف اپنے حق "

" کے لیے لڑتا ہوں

سب لوگ اسے کھا جانے والی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے

جلیل اور بانن حیرت کا بنے قاضُ کو دیکھ رہے تھے

"کس قدر عجیب لڑکا ہے؟"

ایک لڑکا جو ڈھابے کے وسط میں بیٹھا تھا کہتا ہے

"ارے تو سمجھتا کیا ہے خود کو"

ایک آدمی جو کافی بھاری بھر کم تھا قاضی کی طرف آتا ہے

انکل آرام سے میں بڑوں کا احترام کرتا ضرور ہوں مگر جب بات اپنی خودداری کی ہو تو میں اس احترام سے "

"بغاوت کر بیٹھتا ہوں

اس کے بعد قاضی ڈھابے کے مالک کے پاس جاتا ہے اور پیسے دیتا ہے اور باہر نکل جاتا ہے

جلیل اور بانن اپنی چائے اتنی ہی چھوڑ کر باہر کی طرف بھاگتے ہیں

ooooooooo

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

باب ششم

جلا محبت کا دیہ

بارش کے پانی سے دھلتی ہوئی مٹی سے نکلتی بھینی بھینی خوشبو چاروں طرف پھیل رہی تھی اور ہوا اسے خود پر سوار کر کے آکاش کی تمام سرحدوں تک پہنچا رہی تھی یہ خوشبو فضا سے ہوتی ہوئی دھرتی تک اور پھر سے فلک تک جاتی اور دوبارہ مٹی تک جاتی اس سارے عرصے میں وہ چاروں طرف پھیل بھی جاتی یہ بھینی بھینی مہک ان کی گاڑی کے کھلے دروازوں سے اندر داخل ہو کر ان کے ناک کے نتھنوں سے ہوتی ہوئی پھیپھڑوں تک جاتی اور پھیپھڑوں سے قلب تک اور پھر جسم سے باہر جو نہی یہ ہوا جسم کے اندر سرایت کرتی ماہو اور قاضی ایک دوسرے کو دیکھنے لگتے گویا یہ ہوا بھینی بھینی مہک کے ساتھ ساتھ ان دونوں کے جسموں سے ان کے احساسات بھی ایک دوسرے میں منتقل کر رہی تھی۔ چاند کی سفید روشنی میں وہ گاڑی درخت کے نیچے روکے بارش کا انتظار کرنے میں محو تھے۔ بانن اور جلیل اگلی سیٹوں پر جبکہ قاضی اور ماہو گاڑی کے پچھلے حصے میں ماہو ایک دم سردی سے ٹھٹھرنے لگتی ہے

"آپ کو سردی لگ رہی ہے کیا ماہو؟"

قاضی ماہو سے پوچھتا ہے جو ہلکے نیلے رنگ کے کپڑوں میں ملبوس تھی اور چاند کی روشنی اس کے چہرے کو چاندنی جیسا بنا رہی تھی اور وہ ماہ جبین ماہ میں ہی ملتی جا رہی تھی۔

"نہیں"

سردی سے ٹھٹھرتی ماہو کانپتے ہوئے کہتی ہے مگر قاضی محسوس کر لیتا ہے اور اپنی جیکٹ اتار کر ماہو کو پہناتا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہے وہ ماہو کے کندھوں پر اپنے ہاتھ رکھتا ہے اور ماہو مڑ کے قاضی کی آنکھوں میں دیکھتی ہے قاضی اپنا ہاتھ بڑھاتا ہوا اس کے دوسرے کندھے تک لے کر جاتا ہے ماہو اپنا بازو آگے بڑھاتی ہے

"ارے ماہو کا وہ شاپر گر گیا ہے"

ایک دم سے بانن کی آواز آتی ہے اور دونوں ہوش میں آتے ہیں

"ماہو کا وہ شاپر جو حکیم نے دیا تھا وہ ہوا سے اڑ گیا ہے"

" اوہاں اس میں ماہو کی رپورٹس تھیں"

قاضی فکر مندانہ انداز سے کہتا ہے

"میں لے کر آتا ہوں ماہو"

قاضی ماہو سے کہتا ہے اور گاڑی سے باہر چھالنگ لگانے لگتا ہے

"رکیے باہر بہت بارش ہے"

ماہو پریشانی سے کہتی ہے۔۔

بارش ہے تو کیا ہوا میں بھی قاضی ہوں یہ بارش میرے لیےن کوئی معنی نہیں رکھتی قاضی تو طوفانوں" سے بھی بغاوت کر بیٹھتا ہے "

اس کے بعد قاضی گاڑی سے باہر اچھلتا ہے اور پھر نظروں سے اوجھل ہونے لگتا ہے

بارش فلک سے زور و شور سے برس رہی تھی مینہ کے قطرے زمیں پر ایک بے ہنگم شور بر پا کر رہے تھے پانی کی چھینٹیں اڑ اڑ کر ماہو کے منہ پر پڑتی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" کتنی دیر ہو گئی ہے قاضی ابھی تک نہیں آیا"

ماہو نے فکر مندانہ لہجے میں کہا

" کہیں ایسا تو نہیں اسے کوئی جنگلی جانور کھا گیا ہو"

بانن نے ڈرتے ہوئے کہا

"ارے بانن یہ کیسا مذاق ہے ؟"

جلیل نے غصے سے کہا

" یہ مذاق نہیں ہے حقیقت بھی تو ہو سکتی ہے"

بانن نے ڈرتے ہوئے کہا

" وہ قاضی ہے بانن قاضی"

جلیل نے فخریہ انداز سے کہا

" بس کرو تم دونوں میں قاضی کے پیچھے جاتی ہوں"

غصے اور خوف کے ملی جلی کیفیت میں ماہو نے کہا اور گاڑی سے باہر چھلانگ لگا دی بانن اور جلیل اسے روکتے رہے مگر وہ نہ رکی اور بارش سے بھری زمین پر چلنے لگی

☆☆☆☆

جھڑی لگی تھی مگر اسے اس بات کی پرواہ نہیں تھی وہ بارش میں بھیگ رہا تھا اور ارد گرد کو انتہائی عجیب انداز سے دیکھ رہا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" مجھے کیوں لگتا ہے یہ جگہ میں پہلے سے کہیں دیکھی ہے "

اس کا سر درد سے کراہ رہا تھا یہ درد اس کے لیے درد تھی مگر وہ نہیں جانتا تھا یہ درد کیوں ہے ؟

وہ نہیں جانتا تھا کہ اب کیا ہونے کو ہے ؟اب تو زمین پر حشر برپا ہونے والا تھا کیونکہ یادوں کی دوڑیں پھر سے بندھنے لگی تھیں وہ جو کھل گئیں تھی گھڑا وہ بندھ رہی تھیں وہ جو جم گئے تھے خلیے اب مچل رہے تھے وہ جو دیکھا بجھ چکا تھا اب سلگنے لگا تھا وہ جو گل مرجھا گیا تھا پھر سے کھلنے لگا تھا

اب طوفان برپا ہو گا اب آندھیاں آئیں گی اب بادِ مخالف کی قضا آئے گی اب قیس آزاد ہوں گے اب پنجروں کے قفل کھلیں گے ہاں اب وہ عظیم بغاوت سامنے آئے گی جس نے بدل کے رکھا تھا قاضی کی زندگی کو اب وہ رت سامنے آئے گا جس نے مرجھایا تھا قاضی

وہ ارد گرد کا اس قدر انہاک سے جائزہ لے رہا تھا کہ اسے خبر نہ ہوئی کہ ماہ جبین اس کے پیچھے آ کھڑی ہوئی ہے اور اسے اس طرح انہاک سے معائنہ کرتا دیکھ کر ماہو بھی بارش میں بھیگنے لگی

ماہو کا پاؤں پھسلا ہے اور قاضی اس کی چیخ کی آواز سے جنجھلاتا ہے اور پیچھے مڑ کے اسے تھام لیتا ہے ماہو مضبوطی سے قاضی کا کندھا پکڑ لیتی ہے اور قاضی ماہو کو زور سے گلے سے لگا لیتا ہے دونوں کی نگاہیں چار ہوتی ہیں بارش کے قطرے نہ صرف فلک سے بلکہ ان کے سر کے بالوں سے بھی رواں تھے

تیز ہوا کے دباؤ سے ماہو کے بال اڑتے ہیں اور نیچے پانی میں چاند کی چمک ماہو کے چہرے پر پڑتی ہے گویا چاند کی چندہ افق سے دھرتی پر آ گئی ہو۔۔

ماہو کو اس طرح دیکھتے ہوئے اور پہلے سے الجھن میں ہونے کی وجہ سے قاضی اپنا توازن کھو دیتا ہے اور ماہو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Haan Mein Baaghi Hoon | By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوندھے منہ زمین پر گرنے لگتی ہے مگر قاضی مشکل سے پھسلتے ہوئے ماہو کے نیچے ہو جاتا ہے مگر اس کا توازن پہلے ہی بحال نہیں ہوتا زمین پر سر کے بل گرتا ہے اس کے سر کی پشت زور سے زمین سے ٹکراتی ہے اور ماہو اسی وقت اس کے اوپر گرتی ہے دونوں کے سر ایک دوسرے سے لگتے ہیں اور ناک بھی ایک دوسرے سے مگر جونہی ماہو قاضی کی آنکھوں کی طرف دیکھتی ہے وہ بند ہوتی ہیں

☆☆☆☆

ooooooooo

**باب ہفتم

**شہرِ عداوت میں بسیرا

مجھے پتا ہے بیٹا ایک دن تیرا ماموں ضرور آئے گا ضرور آئے گا" وہ دونوں کھڑکی کے باہر اندھیرے کو دیکھ رہی تھیں

" ماما اتنے سال ہو گئے مگر ابھی تک کیوں نہیں آئے ماموں"

کریم فاطمہ نے شہر بانو کی گود میں سر رکھتے ہوئے کہا وہ دونوں کھڑکی کے باہر اندھیرے میں سفید چاند کو دیکھ رہی تھیں اور بارش کے قطروں کو بھی جو چاند کی روشنی سے چمک رہے تھے

"مجھے یقین ہے کریم فاطمہ چل تو اب سو جا میری بیٹی"

شہر بانو نے کریم فاطمہ کا سر گود سے اٹھایا اور اسے کھڑا کیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کریم فاطمہ جا کر اس خوبصورت سے کمرے کی ایک پلنگ پر جا کر لیٹ گئی

میری فاطمہ 13 سال کی ہو گئی ہے اور میری شادی جو پندرہ سال اور یہی پندرہ سال تجھ سے الگ ہوئے"

" عمرو تو نہ جانے کہاں ہو گا؟

وہ اندھیرے میں گھور رہی تھی

شہر بانو کو کندھے پر آہٹ محسوس ہوتی ہے تو وہ پیچھے مڑ کے دیکھتی ہے تو اسے ایک خوبرو نوجوان نظر آتا ہے

جو اسی کمرے میں فاطمہ کے پلنگ کے پاس کھڑا تھا

" عمرو "

شہر بانو چلاتی ہے اور اس نوجوان کے گلے لگ جاتی ہے

"ہاں میں باجی۔۔"

اس نوجوان نے شہر بانو کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

اب رونا چھوڑ دے باجی تیرا بھائی آگیا ہے اب وہ تجھے اس ذلت بھری زندگی سے نکالے گا وہ تجھے اور تری"

فاطمہ کو آزاد فضاؤں میں لے کے جائے گا

وہ نوجوان شہر بانو کو کس کے پکڑ لیتا ہے

"اب کبھی مجھے چھوڑ کے مت جانا عمرو"

شہر بانو نے اس کا ماتھا چوما مگر شہر بانو کو احساس ہوا جیسے ریت اس کے منہ میں گئی ہے اس نے آنکھیں کھولیں

تو اس نے ستون کو گلے سے لگا رکھا تھا اس نے جھٹک کے خود کو ستان سے الگ کیا اور پیش آنے والی صورت

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Haan Mein Baaghi Hoon | By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حال پر غور کرنے لگی

☆☆☆☆

گاڑی کو جھٹکا لگنے سے قاضی کی آنکھ کھلتی ہے وہ ارد گرد دیکھتا ہے گاڑی میں ماہو اس کے ساتھ نشست پر براجمان تھی اس کے چہرے سے خوف ٹپک رہا تھا قاضی اپنی آنکھوں کو ملتا ہے

" تمہیں ہوش آ گئی کیا قاضی "

ماہو قاضی جو اٹھا کر بٹھاتی ہے

"اتنی پریشان کیوں ہیں اُپ ؟؟"

ماہو کو پریشان دیکھ کر قاضی پوچھتا ہے

" باہر دیکھیں "

قاضی گاڑی سے باہر جھانکتا ہے وہاں دس آدمی کھڑے تھے جس گاڑی کو ہلا رہے تھے قاضی دروازہ کھول کر باہر جاتا ہے

"کون ہیں آپ اور کیا کر رہے ہیں ؟"

قاضی موٹی مونچھوں والے اس شخص سے کہتا ہے

" لگتا ہے بھگا کر لایا ہے"

وہ آدمی قاضی کے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہے

"کیا بول رہے ہو آپ ؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

قاضی جنجھلا کر پوچھتا ہے

" میں اس حور کی بات کر رہا ہوں جسے گاڑی میں بٹھایا ہے "

موٹی مونچھوں والا کہتا ہے

" استاد بڑی چکنی لگتی ہے "

دوسرا آدمی کہتا ہے مگر اگلے ہی لمحے قاضی کا گھونسا اس کے ہونٹوں پر پڑتا ہے

"اب زبان کھولی تو قاضی یہ زبان بھی کاٹ دے گا"

قاضی نے اسے گریبان سے پکڑ کر کہا

موٹی مونچھوں والے کی آنکھوں میں غصہ تیرنے لگا

"ارے چھوڑ اسے"

موٹی مونچھوں والے نے قاضی کو پیچھے کی طرف دھکا دیا مگر قاضی نے خود کو سنبھال لیا اور خود کو گرنے سے بچا لیا

"قاضی کو ہاتھ لگانے سے پہلے تمہیں سو بار سوچنا چاہیے تھا اب دیکھنا یہ قاضی تمہارا کرتا کیا ہے"

جب موٹی موونچھوں والے کے دھکے سے قاضی گرا نہیں تو اس نے جیب سے پستول نکال لی اور گاڑی کی طرف گیا

قاضی نے اسے گاڑی کی طرف جاتا دیکھا تو جس آدمی کو گریبان سے پکڑ رکھا تھا اسے جھٹکا دے کر خود سے الگ کیا اور دور پھینکا اس کا سر زمین سے لگا اور خون نکلنے لگا قاضی اس موٹی مونچھوں والے کی طرف بھاگا مگر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کے جانے سے پہلے ہی وہ موٹی مونچھوں والا ماہو کی کنپٹی پر پستول رکھ چکا تھا

مگر وہ قاضی تھا بھاگا اور جھٹ سے پستول چھین لی

"میں کہتا ہوں پستول واپس کر دے"

موٹی مونچھوں والے نے کہا

"لو نہیں دیتا واپس"

قاضی نے پستول کا لوڈ کیا اور مسکراتے ہوئے کہا

"میں ابھی یہ ساری گولیاں تیرے سینے میں اتار دوں کیا؟"

قاضی نے پستول اس کی کنپٹی پر رکھتے ہوئے کہا

موٹی مونچھوں والے کے سانس سوکھ گئے

"چھ چھوڑ دو مجھے وڈیرے کو پتا چلے گا تو تجھے چھوڑے گا نہیں"

اس نے کانپتی ہوئی آواز سے کہا

"سن قاضی کسی سے نہں ڈرتا سمجھا اور یہ وڈیرے کی دھمکی کسی اور کو جا کر دینا قاضی کی زندگی میں اسی کے

قوانین چلتے ہیں نا کہ کسی وڈیرے کے"

قاضی نے اس کی گال پر تھاپا

ماہو اس سب میں آیت الکرسی کا ورد کر رہی تھی

"تم ہمارے سائیں کو جانتے نہں ہو"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"دیکھ لیں گے تمہارے سائیں کو بھی پہلے یہ گولیاں تجھے کھلا دوں"

قاضی نے انگلی گھمائی اور پستول کو اس کے کان کے قریب کیا

"ویسے یہ قاضی کے اصولوں کے خلاف ہے اس لیے می تمہیں نہیں ماروں گا"

"قاضی پیچھے ہٹو"

بانن کی زوردار آواز نے قاضی کی توجہ اپنی طرف کی تو قاضی جھک گیا اور اس کے اوپر سے ایک اینٹ دوسری طرف گئ

بانن اور جلیل دور سے بھاگتے آئے اور جلیل نے اس آدمی وک پکڑ لیا جس نے قاضی کی طرف اینٹ پھینکی تھی یہ وہی تھا جس کے سر سے خون نکل رہا تھا خون نکلن کی وجہ سے وہ نڈھال تھا

"تیرا تو میں قیمہ بنا دوں گا"

جلیل نے اس کے اوپر بیٹھ کر کہا

مگر اس دوران موٹی مونچھوں والا قاضی کے ہاتھ نکل کر دور چلا گیا تھا

"ارے جلیل چھوڑ دے اسے اب مارے اگ کیا اسے"

بانن نے اس کی حالت خراب دیکھی تو جلیل کو اسے چھوڑنے کو کہا

جلیل نے قاضی کی طرف دیکھا اور قاضی نے بھی اسے چھوڑنے کو کہا جو نہی جلیل نے اس کے اوہپر سے اپنا بوجھ ہٹایا وہ بجلی کی تیزی سے بھاگنے لگا

جو نہی وہ دونوں نظروں سے دور ہو گئے وت قاضی مسکرایا اور پستول جیب میں ڈالی اور گاڑی کے اندر کی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

طرف گیا

جونہی وہ دونوں نظروں سے دور ہوگئے وت قاضی مسکرایا اور پستول جیب میں ڈالی اور گاڑی کے اندر کی

طرف گیا جہاں ماہو کا منہ سرخ ہوا پڑا تھا اور جسم ٹھنڈا آنکھیں آنسوؤں سے بھری

"کیا ہوا؟ ماہو آپ کو"

قاضی نے ماہو کی ایسی حالت دیکھی تو اس سے پوچھا

"مجھے دوسری بچا لیا آپ نے شکریہ"

ماہو نے قاضی کے گلے لگتے ہوئے کہا

قاضی نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور ماہو کی کمر تک لے کر گیا اور اس کو تھپکی دینے لگا

ماہو نے دونوں ہاتھوں سے قاضی کی کمر کو تھام لیا

"کون لوگ تھے یہ؟"

جلیل اور بانن گاڑی کی پچھلی ٹرالی میں کودے اور پوچھا قاضی اور ماہوان کی آواز سن کر ایک دوسرے سے

الگ ہوئے

تو قاضی ان کو بتانے لگا ماہو کرسی پر سمٹ کر بیٹھ گئی پھر قاضی گاڑی چلانے لگا

"یا اللہ! یہ وڈیرہ سائیں پھر سے۔۔ یہ وہی وڈیرہ ہی ہے جس نے مجھے بیچا تھا اگر اس نے مجھے دیکھ لیا تو کیا

وہ گا"

ماہو دل ہی دل مُں دعائیں مانگ رہی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ایک بات سمجھ نہیں آئی میں رات کو ماہو کی رپورٹس ڈھونڈنے گیا تھا تب کیا ہوا تھا مجھے کچھ یاد نہں آ رہا"

قاضی نے جلیل اور بانن کی طرف مڑ کر پوچھا

"تم بے ہوش ہو گئے تھے قاضی"

جلیل تفصیل بتانے لگا

"اوہ تو یہ سب ہوا تم دونوں کہاں تھے؟"

قاضی نے فکر مندانہ انداز سے کہا

"ہم یہاں آگے بستی میں گئے تھے تاکہ پتا کیا جائے کہ ہم کہاں ہں؟"

بانن نے تفصیل بتائی

""یہ ھالا (ایک فرضی نام) گاؤں ہے

جونہی بانن نے ہالا کہا ماہو کی آنکھیں چمک اٹھی

"میں ہالا گاؤں میں ہی رہتی ہوں"

ماہو نے کپکپاتے ہوئے کہا

"مجھے یہاں نہیں جانا"

ماہو رونے لگی

"کیا ہوا؟"

ماہو کی حالت دیکھ کر قاضی اس کی طرف گیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تم نہیں جانتے جس وڈیرے کی وہ لوگ بات کر رہے تھے اس نے ہی مجھے بیچا تھا سائیں بخت جٹ بہت ظالم ہے"

ماہو نے روتے ہوئے کہا

"پریشان مت ہوں ماہو قاضی آپ کے ساتھ ہے کچھ نہیں ہو گا آپ کو"

قاضی نے ماہو کی دھارس بندھائی

"آپ اس گاؤں کو چھوڑ کر شہر آ جائیں ناہمارے پاس اپنے اما ابا کو ساتھ لے جایئے نا"

بانن نے ماہو سے کہا

"ہاں میں اپنے اما ابا کو اپنے ساتھ شہر لے کر جاؤں گی کیا تم سب میرا ساتھ دو گے"

ماہو نے اپنے آنسو صاف کیے

"قاضی گھر سے آپ کی مدد کی خاطر نکلا جب تب آپ کی مدد نہ کر دے گا اسے چین نہیں آئے گا"

قاضی نے اپنے دانتوں پر زور ڈالتے ہوئے جوش سے کہا تو ماہو مسکرا دی

☆☆☆☆

"ابا آج تک کسی کی ہمت نہیں ہوئی کہ بختو جٹ کے آدمیوں کا مقابلہ کرے کون ہے یہ قاضی جس نے بختو جٹ کے آدمیوں کو مارا"

سائیں بختو جٹ (یہ وہی لڑکا ہے جو ناول کے آغاز میں اپنے باپ کے ساتھ آتا ہے شہر بانو کو اغوا کرنے) اپنے پلنگ پر بیٹھا تھا اور سامنے اس کا باپ لیٹا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کیاانہوں نے کوئی تصویر دکھائی اس قاضی کی"

" ہاں ابا سائیں یہ تصویر"

بختو جٹ نے موبائل اپنے باپ کو دکھایا

"کوئی نیا لگتا ہے اسے بھی اپنے ساتھ ملالو کام کا بندہ ہے"

باپ نے کہا تو بختو جٹ غصے میں آگیا

"اس نے میرے آدمیوں کو مارا اور آپ کہہ رہے ہیں اسے اپنے ساتھ ملالوں"

"اسی لیے تو کہہ رہا ہون کہ اپنے ساتھ ملالو۔۔جب تمہارے آدمی اس سے لڑ نہیں سکتے تو یہی طریقہ ہے"

نہٰں میں اس کو چھوڑوں گا نہٰں پاتال منن بھی چلا جائے گا اسے ڈھونڈ کر سزا دوں گا اس کی ہمت کیسے "

"ہوئی میرے آدمیوں کو مارنے کی

"ٹھنڈا ہو جا۔۔جا اپنی عورت کے پاس اور جا کر ٹھنڈا ہو"

باپ نے بختو جھٹ سے کہا

ابا ترے بیٹے کو نئی عورت چاہیے اب وہ شہر بانو جس نے ایک لرکی کو پیدا کیا اس کے پاس جانے کو دل"

"نہین مانتا

بختو سائیں نے مایوسی سے کہا

"وہ ہے نا اپنی کریم فاطمہ شہر بانو کی بیٹی اسی سے بیاہ کر لے"

"ارے ابا کیسی باتیں کر رہا ہے وہ تو میری اپنی بیٹی ہے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے ہے تو لڑکی ناوہ لڑکی تو لڑکی ہوتی ہے چاہے بیٹی ہو یا بیوی اسی سے بیاہ کر لے دیکھ کتنی خوبصورت ہے"

"ایک دم سے انار کلی

باپ نے کہا تو بختو کے چہرے پر ایک شیطانی مسکان آگئی۔۔

☆☆☆☆

" وہ دیکھو وہ رہا میرا گھر وہ دیکھو قاضی

ماہو نے گلی میں بنے کچے گھروں میں سے ایک کچے گھر کی طرف اشارہ کیا وہ خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی

" وہ دیکھو قاضی"

جب قاضی نے جواب نہیں دیا تو ماہو کہنے لگی مگر قاضی نہ جانے کہاں کھویا ہوا تھا

وہ گلی کی ہر چیز کو اس قدر غور سے دیکھ رہا تھا کہ اسے ماہو کی آواز کا احساس نہ ہوا جب کافی دیر قاضی نہ بولا تو ماہو نے اسے جھنجھوڑ کر کہا

" قاضی یہ میرا گھر ہے"

تو قاضی خیالوں سے باہر آتا ہے

"کہاں کھو گئے تھے ؟"

ماہو قاضی سے پوچھتی ہے قاضی ماہو کے گھر کے سامنے والے گھر کو اتنے غور سے دیکھتا ہے

" مجھے لگتا ہے میں یہاں آچکا ہوں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

قاضی بناسوچے سمجھے کہتا ہے

" اچھا اب پہلے میرے گھر چلتے ہیں امی ابا ہوں گے وہاں"

ماہو خوشی سے پھولا نہیں سمارہی ہوتی قاضی اس کے پیچھے چلتا ہے لکڑی کا ایک دروازہ تھا جس پر تالا لگا تھا ماہو اور قاضی اس تالے کو دیکھ کر دنگ رہ جاتے ہیں

"نہیں پی یہ کیا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟"

تالا لگا دیکھ کر ماہو دروازے سے لپٹ جاتی ہے اور چیخنے لگتی ہے قاضی، جلیل اور بانن اسے پکڑنے آگے بڑھتے ہیں

قاضی ماہو کو زمین سے اٹھاتا ہے اتنی دیر میں سامنے والے گھر کے ساتھ والے گھر سے ایک بوڑھا آدمی کاٹھی پکڑے نکلتا ہے بانن اور جلیل اس کے پاس جاتے ہیں اور تھوڑی دیر بعد لوٹتے ہیں

" وہ بابا کہہ رہے ہیں یہاں کافی عرصے سے کوئی نہیں رہتا"

بانن تفصیل بتاتا ہے تو ماہو دیوانہ وار بھاگتی ہوئی بوڑھے کے پاس جاتی ہے

☆☆☆☆

تم نے آج تک جو بھی کیا میں خاموش رہی تم نے میرے ماں اور بھائی سے مجھے دور کیا مجھ سے زبردستی" شادی کی بیٹی کی پیدائش پر مجھے کر طرح کی اذیت دی مگر اب اپنی بیٹی کے ساتھ ایسا میں کبھی برداشت نہیں کروں گی اپنی ماں بھائی سے جدائی برداشت کر لوں گی مگر اپنی بیٹی کا درد مجھ سے دیکھا نہ جائے گا میں اپنی بیٹی " کو تجھ سے نجات دلا کر رہوں گی اور تمہاری یہ شیطانی حرکت کبھی پوری نہیں ہونے دوں گی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شہر بانو پلنگ پر بیٹھی ٹسوے بہا رہی تھی اتنے میں کمرے کے دروازے کے کھلنے کی آواز سے کوئی اندر داخل ہوتا ہے

☆☆☆☆

" ارے ماہ جبین بیٹی تو کہاں سے آ گئی "

بوڑھے نے ماہو کو دیکھتے ہی گلے سے لگا لیا

" بیٹا تیری ماں تیرے جانے کے دو دن بعد مر گئی اور تیرا باپ اسی کے صدمے سے مر گیا "

بوڑھا ان سب کو مکان کا تالا کھول کر اندر لے گیا اور وہ سب اندر چارپائی پر بیٹھ گئے تھے اندر ایک پرانا سا گھر تھا دیواروں پر جھالے لگے تھے ایک چھوٹا سا صحن جس میں نیم کا درخت اور آگے دو کمرے وہ سب صحن میں چارپائی پر بیٹھے تھے جو نہی بوڑھے نے ماہو کو بتایا تو وہ بلک بلک کر رو دی اس سب میں قاضی گھر سے باہر آ جاتے ہے اور گلی میں جھانکنے لگتا ہے

☆☆☆☆

کریم فاطمہ آنگن میں درخت کے ساتھ بندھی پینگ پر جھولا جھول رہی تھی۔۔ ڈھلتے سورج کی روشنی میں اداس کریم فاطمہ مزید اداس لگ رہی تھی۔۔ شہر بانو بھاگتی ہوئی اس کی طرف آتی ہے

"کریم فاطمہ میری بچی"

شہر بانو اسے چومتی ہے

"بیٹا تجھے میری ایک بات ماننی ہو گی"

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Haan Mein Baaghi Hoon | By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کریم فاطمہ کو گلے سے لگاتے ہوئے کہتی ہے کریم فاطمہ اپنی ماں کی یہ حالت دیکھ کر پریشان ہو جاتی ہے

"میری بچی ترا باپ اچھا آدمی نہیں ہے بس تو اب یہاں نہیں رکے گی"

ایک ہی سانس میں شہر بانو ہچکی باندھتے ہوئے کہتی ہے اور کریم فاطمہ اس کے چہرے کو تکنے لگتی ہے

"بیٹا یہاں سے جانا ہو گا تجھے یہاں سے جانا ہو گا'

" اماں یہ کیا کہہ رہی ہو آپ؟"

" بیٹا ترا باپ"

شہر بانو کو سمجھ نہیں آتی کہ وہ آگے کیا کہے

"بس بیٹی تجھے جانا ہو گا"

"مگر اماں"

"مجھے کچھ نہیں سننا تجھے یہاں سے جانا ہو گا"

"اماں"

"تجھے مجھ پر بھروسا ہے نا اپنی ماں پر بھروسہ ہے نا"

"ہاں اماں زندگی مُں اگر کسی پر مجھے یقین ہے تو وہ آپ ہیں امی"

"تو بس بیٹا اپنی ماں کی یہ بات مان لے اور جیسا میں کہتی ہوں وہی کرنا آج رات تجھے اس گھر سے بھاگنا ہو گا"

اور کریم فاطمہ بوجھے دل سے اپنی ماں کو دیکھنے لگتی ہے شہر بانو اسے سینے سے لگا لیتی ہے،

☆☆☆☆ صحن کے دریچوں سے ڈوبتا ہوا سورج واضح دکھائی دے رہا تھا ماہو صحن میں چارپائی پر بیٹھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھی اور رو رہی تھی

"اری ماہو اگر روٹی پکانا نہیں سیکھے گی تو اگلے گھر جا کر کیا کرے گی"

" اماں میں اگلے کسی گھر نہیں جانا"

"ہائے اللہ نہ کرے"

"اماں میں ہمیشہ یہاں تیرے اور ابا کے ساتھ رہوں گی"

"چل نگوڑی۔۔سائیں کو پتا چلا نہ تو یہاں مار دے گا تجھے"

"ایک تو اماں یہ اپنا وڈیرہ سائیں"

" چل ایسے نہیں کہتے اسی کا کرم ہے کہ ہم زندہ ہیں وہ ہمیں کام کرنے کو جمین دیتا ہے"

"اور بدلے میں ہمارا حق بھی تو کھا جاتا ہے"

"چل چپ جبان بندر کھ کسی نے سن لیا تو کاٹ دے گا"

ماہو کو پرانی یادوں نے آ گھیرا تھا

"بابا آپ نے میرا نام ماہ جبین کیوں رکھا؟"

" ارے بیٹا کیا بتاؤں جب تم پیدا ہوئی تھی تو تم چاند جیسی تھی ماہ چاند کو کہتے ہیں"

"کیا سچ میں میں چاند جیسی تھی؟"

"ہاں بلکل تم چاند جیسی تھی"

"پھر تو مجھ میں سے روشنی بھی نکلتی ہو گی"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ارے نہیں ماہو بیٹا روشنی نہیں نکلتی تھی"

"تو پھر کیا میں آسمان پر رہتی تھی"

"نہیں بیٹا تم زمین پر آئی تھی ہمارے پاس اچھا اب چھوڑو ان باتوں کو اور آؤ بابا کی بانہوں میں"

بیتی یادیں اس کی آنکھوں میں بسے اضطراب کو باہر نکال رہی تھیں اور پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی

"چھوڑو میری بیٹی کو چھوڑ دو"

اما بابا چیخ رہے تھے

"اگر کیس نے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو اس لڑکی پر گولی چلا دوں گا"

بختو وڈیرے نے کہا اور ماہو کو گھسیٹتا ہوا لے گیا

روتے ہوئے ماہو چلانے لگی

☆☆☆☆

اوئے سائیں رک میں دیکھتی ہوں کیسے تو میری دھی کو لے کے جائے گا" بڑھیا نے بوڑھے کے ہاتھ سے" پستول چھینی اور اس کا رخ بوڑھے کی طرف کیا۔اپنی اوقات سے بغاوت کی ہی دیر تھی کہ موت نے اس کا تعاقب شروع کر دیا "چھوڑ میری بیٹی کو "ابھی بات بھی مکمل نہ ہوئی تھی کہ وہ زمین پر گر گئی ایک گولی اس کے سینے کے آر پار ہوئی تھی

دیکھ لیا اپنی بغاوت کا انجام بڑھیا "بوڑھے نے اس کے ہاتھ سے پستول چھینی اور قریب کھڑے آدمی کے" کپڑوں سے صاف کرنے لگا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پیچھے کھڑے نوجوان نے شیطانی مسکان بھری اور گاڑی میں موجود لڑکی کو باہر نکالا" کہا تھا نا عشق کرتا :

" ہوں تم سے مگر یہ بڑھیا مان نہیں رہی تھی

مرتی ہوئی بڑھیا چیخ کر کہتی ہے "تم ناپاک لوگ کیا جانو عشق کیا ہوتا ہے میرا اللہ تم سے عشق میں بغاوت کا بدلہ لے گا" پھر اس کی روح پرواز کر جاتی ہے

اور وہ اس دنیا سے حقیقی بغاوت کرتی ہوئی اس دنیا میں واپس چلی جاتی ہے جہاں شاید اس کی بغاوت سراہی : جائے گی اور اسے انصاف دیا جائے گا

اماں "لڑکی چلائی مگر نوجوان نے اسے گاڑی میں دھکیلا گدھا گاڑی پر آتے عمرو نے یہ سارا منظر دیکھا تھا" اور وہ حیرت کا بت بنا تھا" شہر بانو آپا" اس نے گدھے کو چھانٹا مارا اور اس گاڑی کی طرف بھاگا جس میں وہ بوڑھا اور نوجوان اس کی چودہ سالہ بہن کو لے کر جا رہے تھے مگر جونہی وہ آگے بڑھا گاڑی نے اس کی گدھا گاڑی کو ٹکر ماری اور معصوم جانور اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور ایک طرف ہچکولا کھا گیا

قاضی مٹی کے ڈھیر پر بیٹھا تھا اس کے ذہن کی حدود میں عجیب سے خیال آ رہے تھے کچھ یادیں تھیں جو ج وہ بھول چکا تھا مگر اس کے دماغ میں آ کر اس کا چین برباد کر رہی تھیں یادیں ایسی ہی ہوتی ہیں کہ اچھی بھلی زندگی کو تباہ کر دیتی ہیں یادیں ایک بلا ہوتی ہیں جو خوشگوار زندگی کا خون پی جاتی ہیں اور اپنے پیچھے ایک سوگوار زندگی دے جاتی ہیں یادیں ایک بادِ خزاں ہوتی ہیں جو زندگی کی بہاروں کو اڑا کر لے جاتی ہیں

قاضی کا سر پھٹ رہا تھا

"کم کون تھی وہ لڑکی جو چلا رہی تھی؟"

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Haan Mein Baaghi Hoon | By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"آخر مجھے کیوں لگتا ہے میں یہ منظر پہلے دیکھ چکا ہوں یہ گھر یہ گلی ہ سب کیوں جانا پہچانا سا ہے

قاضی غصے میں دانتوں پر زور ڈالتا ہے اور اٹھ کھڑا ہوتا ہے

☆☆☆☆

اس رات چاند نہیں نکلا بادلوں کی اوٹ میں چھپا ہوا تھا

" ترے باپ کو میں نشہ دے دیا ہے اور وہ مدہوش سویا ہوا ہے یہی وقت ہے "

شہر بانو نے کریم فاطمہ کا ماتھا چوما

" یہ نقاب پہن لے "

شہر بانو نے برقعے کا نقاب اسے پہناتے ہوئے کہا

" اپنا خیال رکھنا میری بیٹی "

شہر بانو نے کریم فاطمہ کو سینے سے لگایا

دیکھ بیٹی میں تجھے یہ تو نہیں بتا سکتی کہ یہ سب کیوں کر رہی ہوں مگر اس میں تیرا بھلا ہے تجھے اپنا خیال رکھنا"

" ہے میری بچی اللہ سائیں تری حفاظت کرے

امی "چودہ سالہ کریم فاطمہ اس سے زیادہ کچھ نہ کہہ سکی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی "

☆☆☆☆

" قاضی اس قاضی"

جلیل آوازیں لگاتا باہر آیا تو اسے مٹی کے ڈھیر پر قاضی بیٹھا نظر آیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" قاضی میرے ساتھ چل ماہو صدمے میں ہے "

جلیل نے قاضی سے کہا مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا تو جلیل چیخ کر کہنے لگا تو قاضی اپنے خیالات کی دنیا سے باہر نکلا

"کک کیا ہوا؟"

قاضی نے پوچھا تو جلیل اسے تفصیل سے سمجھانے لگا

☆☆☆☆

اس اندھیری رات میں جب تمام اولاد آدم نیند میں ڈوبی تھی اس دوران ایک لڑکی تنہا برقعہ اوڑھے ریل کی ان پٹریوں پر چل رہی تھی اس کے پیر بہت تیزی سے چل رہے تھے جیسے کسی سے چھپ کے بھاگ رہی ہو۔۔ہر طرف بلا کی خاموشی تھی اور کتوں کے بھونکنے کی آوازیں تب یہ حوا کی اکیلی بیٹی ڈرتی سہمتی دوڑی جا رہی تھی۔ریل کی ان پٹریوں پر دوڑتے ہوئے اسے احساس ہوا جیسے کوئی اس کا تعاقب کر رہا ہے وہ مزید تیزی سے دوڑنے لگی مگر پھر اسے اپنی پشت پر کسی کا ہاتھ محسوس ہوا

"اری حور کدھر کو جانے کا ارادہ ہے؟"

وہ ایک بڑی موچھوں والا آدمی تھا جس نے اس کے کندھے کو جکڑا ہوا تھا

"ذرا یہ نقاب اتار اور ہمیں بھی اپنا یہ خوبصورت چہرہ دکھا"

اس آدمی نے اس کا نقاب اتارنے کی کوشش کی جب لڑکی اپنے دفاع کی کوشش کی تو اس آدمی نے سیٹی بجائی اور پیچھے سے تین اور آدمی دوڑے ہوئے آئے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اس کا نقاب اتارو"

اس نے ان آدمیوں سے کہا تو ان میں سے ایک آگے بڑھا اور اسنے اس کو جھکڑ لیا تو دوسرا آ کر نقاب اتارنے لگا

"بہت مشکل سے حوصلہ دیا ہے۔۔اب سو گئی ہے" ☆☆☆☆

چاند کی روشنی کھڑکی سے آ رہی تھی اور قاضی وہاں کھڑا سوتی ہوئی ماہو کو دیکھ رہا تھا

"کتنا خوبصورت ہے نا یہ۔۔ مگر قدرت نے اسے کس قدر نشکلات میں ڈال رکھا ہے"

قاضی اس کے قریب جاتا ہے مگر پھر اس کی اور قریب چلا جاتا ہے

ماہو کی آنکھوں پر قاضی کی نظر پڑتی ہے اور پھر اس کے چہرے پر۔۔ قاضی کا خود پر بس کمزور ہونے لگتا ہے

وہ اس کے اور قریب جانے لگتا ہے۔

"میں اس کے اسخوبصورت چہرے کو ہمیشہ ایسا ہنستا مسکراتا رکھوں گا"

۔ قاضی ماہو کے چہرے پر جھکتا ہے اور اس کے چہرے کو بغور دیکھنے لگتا ہے

پھر وہ اپنے چہرے کو ماہو کے اتنے قریب کر لیتا ہے کہ ان میں صرف ایک انگلی کا فاصلہ رہ گیا تھا

قاضی اب مکمل بے بس ہو گیا تھا اس دل چاہ رہا تھا کہ ابھی ماہو کی پیشانی کا بوسہ لے لے

مگر ضمیر جھاگ اٹھتا ہے

کیونکہ اس کا ضمیر تو باغی تھا ہی

'کیا ہو گیا ہے تجھے قاضی۔۔ یہ کیا کر رہا تھا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

قاضی کو خود جھنجھوڑتا ہے۔۔

"کیوں بچائے گا تو اسے ہر مشکل سے کیوں اس کی خوشی کے لیے تو سب کرے گا تو تو انصاف کا رکھوالا تھا نا تو

انصاف کرتے کرتے صرف ایک انسان کے لیے انصاف کرنا یہ کب سے ہو گیا"

قاضی وک کیا معلوم تھا کہ انصاف کرتے کرتے جانے کب اسے محبت ہو گئی

قاضی الٹے پاؤں ماہو کے کمرے سے باہر جانے لگا۔۔

☆☆☆☆

"قاضی قاضی"

بانن قاضی کو پورے گھر میں ڈھونڈ رہا تھا مگر اسے کہیں بھی قاضی نہیں مل رہا تھا

" اٹھو جلیل اٹھو"

بانن نے جلیل کو بیدار کیا اور کہا

"قاضی کہیں نہیں مل رہا پورے گھر میں کہیں بھی نہیں ہے"

جلیل بانن کی بات سن کر خوفزدہ ہو گیا

"کک کیا بول رہے ہو"

"سچ کہہ رہا ہوں"

جلیل جلدی سے چارائی سے اترتا ہے اور کمرے سے باہر صحن کی طرف جناے لگتا ہے

"کیا ماہو کو اٹھانا چاہیے؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بانن نے جلیل سے کہا

"مجھے لگتا ہے ہاں"

جلیل نے جواب دیا تو وہ دونوں اس کمرے کی طرف جانے لگے جہاں ماہو سوئی ہوئی تھی۔

☆☆☆☆

سارے گاؤں میں یہ خبر آگ کی طرح پھیل چکی تھی کہ وڈیرے کی بیٹی بھاگ گئی ہے مگر کوئی یہ نہیں جانتا تھا کہ بھاگنے کی وجہ کیا تھی جس کے منہ میں وج آتا بک رہا تھا کوئی اسے غلط اولاد کا طعنہ دیتا تو کوئی گندی گالیاں دیتا کوئی کہتا کہ حرام کام سے پیدا ہوئی اولاد ایسی ہوتی ہے۔۔۔ سب لوگ ہی معصوم کریم فاطمہ کو نشانہ بنا رہے تھے جسے تو یہ بھی نہین پتا تھا کہ اس کی ماں نے اسے اسلیے گھر سے بھگایا ہے اسکا اپنا ہی باپ اسسے بیاہ رچانے والا ہے

بیچاری شہر بانو گھر کے ایک کونے میں لگ گئی تھی ہر کوئی اسے لمبی لمبی باتیں سنا رہا تھا

وڈیرے نے تو حد ہی کر دی تھی وہ مسلسل اسے صبح سے زدو کوب کر رہا تھا

کمرے کا دروازہ کھلتا ہے اور پستول ہاتھ میں لیے بختو وڈیرہ اندر آتا ہے اسے دیکھتے ہی شہر بانو کے ہوش اڑ جاتے ہیں

☆☆☆☆

"قاضی کہاں چلے گئے تم پہلے بابا اور اماں چلے گئے اب تمہیں نہیں کھو سکتی"

ماہ جبین درخت کے ساتھ ٹیک لگائے چیخ رہی تھی اور رو رہی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچانک اسے درخت کے پیچھے کوئی آہٹ محسوس ہوئی اسنے مڑ کر دیکھا درخت کے پیچھے کوئی لیٹا ہوا تھا

ماہو ادھر کو گئی وہ قاضی تھا جو درخت کے پیچھے زمین پر سویا ہوا تھا اور درخت کے موٹے تنے کی وجہ سے دکھائی نہیں دے رہا تھا

ماہو قاضی کی طرف گئی جہاں وہ خوابِ خرگوش کے مزے لے رہا تھا

جذبات میں لپٹی ماہو قاضی کی طرف دوڑی

"شکر ہے اللہ سائیں"

اس نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور قاضی کی طرف دیکھا

ہوا سے قاضی کے سر کے بال ہل رہے تھے جو ماہو کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے کم نہ تھے

چہرے پر ہلکی ہلکی داڑھی اور ہلکی سی مونچھیں جو داڑھی کی نسبت گھنی تھیں مگر اتنی بھی گھنی نہ تھیں کہ بری لگیں صرف ہلکی سی گھنی تھیں

ماہو نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور قاضی کے قریب کیا پھر اس کا ہاتھ قاضی کے اور قریب ہوتا گیا اسے تب ہی احساس ہوا جب داڑھی کے کھردرے بال جن پر وہ ہاتھ پھیر رہی تھی اسے چبھے

قاضی نے سوتے ہوئے سائیڈ بدلی تو ماہو کا قاضی و تکنے کا سلسلہ بھی ٹوٹا

وہ دوسری جانب گئی اور قاضی کو بغور دیکھنے لگی مگر قاضی نے پھر سے سائیڈ بدلی تو ماہو ڈر گئی اور زمین پر گر گئی اور قاضی سے بچنے کے لیے پیچھے ہوئی مگر اوندھے منہ دوسری طرف گر گئی

قاضی سوتے ہوئے ادھر کو گیا مگر اب قاضی نے ماہو کے وجود کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا ماہو قاضی کو تک

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رہی تھی

ایک دم قاضی کی آنکھ کھلتی ہے اور سامنے ماہو کی آنکھیں دکھتی ہیں

دونوں ایک دوسرے کو اس قدر انہماک سے دیکھ رہے ہوتے ہن کہ ان وک اس بات کا احساس نہیں وہتا

کہ وہ کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں؟

ایک دم سے قاضی اٹھتا ہے ماہو سے نظر ملائے بغیر دور چلا جاتا ہے

ماہو شرم سے منہ دوسری طرف کر لیتی ہے

"رکو قاضی"

ماہو قاضی کی طرف منہ کر کے کہتی ہے

اور قاضی رک جاتا ہے ماوہ قاضی کے پاس آتی ہے اور کہتی ہے

"میں کچھ کہنا چاہتی ہوں"

قاضی منہ پھیر لیتا ہے

"کہو"

" میں نے خود میں آپ کو سما لیا ہے ابھی یہاں صرف آپ ہی بستے ہو"

ابھی ماہو کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ قاضی بولتا ہے

"خدارا مجھے خود میں مت سمایئے اس سارے جہان کو دیکھیے اور اس جہان کو خود کو سمانے کی وکشش کیجیے"

قاضی آگے چلنے لگتا ہے تو ماہو جوش سے بوتی ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"آپ سے محبت کر چکی ہوں میں قاضی محبت کر چکی ہوں"

قاضی مڑتا ہے تو عجیب نگاہوں سے ماہو کو دیکھنے لگتا ہے

وہ ماہو کے ہاتھ پکڑتا ہے اور ان کو عجیب طریقے سے دیکھنے لگتے ہے جیسے وہ کوئی بہت عجیب چیز ہو

"مجھ سے دور رہیے ماہو دور رہیے"

قاضی بھاگ جاتا ہے تو ماہو آنکھوں میں آنسو لیے اسے جاتا دکھنے لگتی ہے۔۔۔

"یا اللہ سائیں! کیا ہو گیا یہ سب۔۔ میں کہاں پھینس گئی" ☆☆☆☆

کریم فاطمہ کو ایک کمرے ے یں بند کیا گیا تھا کمرے کا دروازہ بند تھا یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا ہر طرف

اندھیرا تھا لیکن پھر بھی دروازے کے پوروں سے روشنی اندر آ رہی تھی اور سارا منظر دکھلا رہی تھی یہاں

کچھ گٹھریاں پڑی تھیں اور کچھ اور چیزیں تھیں

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلتا ہے اور ایک آدمی پلیٹ میں کچھ لے کر اندر آتا ہے

" یہ کھالے"

آدمی اسکی طرف پلیٹ بڑھاتا ہے

"مجھے نہیں کھانا"

کریم فاطمہ غصے سے کہتی ہے

"کھائے گی نہیں تو تیرے پیسے بھی نہیں لگے گے ے زیادہ کھالے ورنہ ہمارا سائیں تجھے کیا کر تا دیکھی گی تو"

پلیٹ وہاں رکھ کر وہ آدمی چلا جاتا ہے اور کریم فاطمہ رانے لگتی ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆

"تیری نگوڑی اولاد۔۔۔میرے نام کو لیلر ولیر کر گئی آج میں تجھے چھوڑوں گا نہیں"

یہ بختو وڈیرہ تھا جو اندر داخل ہوتا ہے اور آتے ساتھ بھوکے کتے کی طرح شہر بانو پر جھپٹ پڑتا ہے

"صرف میری اولاد نہیں تھی تمہاری بھی تھی"

شہر بانو نے بختو کی آنکھوں میں گھور کر کہا

تری اتنی ہمت کہ تو بختو کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کسی عورت کی مجال نہیں کہ بختو کو ایسے دیکھے میری"

"ماں نے بھی مجھے آج تک ایسے نہیں دیکھا تو ہوتی کون ہے مجھے ایسے دیکھنے والی

بختو نے اسے چٹیا سے پکڑ کر جھنجھوڑنا شروع کر دیا

"اپنی موکو مت للکار عورت"

بختو نے اسے زمین پر پٹخا

اور پستول اسکی طرف تان لی

"بس اب مرنے کا وقت آگیا ہے ترا"

بختو نے ٹریگر پر انگلی دبانا چاہی مگر کسی نے اس کے ہاتھ سے پستول چھین لی

یہ اس کا باپ تھا

"رک جا بختو اسے مت مار یہ ہمُیں بتائے گی کہ کہاں چھپائی ہے اس نے اپنی بیٹی؟"

بختو کے باپ نے بختو کا ہاتھ نیچے کیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کتنی بڑی غلطی کرنے جا رہا تھا تو بختو تجھے پہلے بھی کہا تھا کہ جوش میں ہوش نہ کھویا کر اگر آج یہ مر جاتی تو" کون بتاتا تجھے کہ کہاں ہے کریم فاطمہ۔۔

"اسی نہ چھپایا ہے اسے

"اری کیسی ماں ہے تو جو اپنی بیٹی کو گھر سے بھگا دیا میری بیٹی میری ناک کٹوا گئی"

بختو نے باپ کی بات سنی اور شہر بانو پر چلانے لگا

شرم آنی چاہیے تمہیں اسے اپنی بیٹی کہتے ہوئے بد قسمتی ہے اس کی کہ اسے ترے جیسا باپ ملا۔۔۔"

اگر تیرے جیسے باپ سے بچنا ہو تو اسلام نے عورت کو اتنی آزادی دی ہے اور تو اسے اپنا ناک کٹنا کہتا ہے تو تیرے جیسے باپ کا صرف ناک ہی نہیں زبان ہاتھ پیر اور وہ عجو بھی کٹنا چاہیے جو تجھے تری ہی بیٹی سے زنا

"کرنے پر مجبور کر رہا ہے

"اپنی زبان کو لگام دے عورت"

بختو نے شہر بانو کے منہ کو جھکڑ لیا

"رک بختو ابھی یہاں سے چل اس کا دماغ ٹھنڈا ہونے دے پھر اس سے سبھی کچھ اگلوائیں گے"

باپ کے کہنے ر بختو باہر جانے لگا تو شہر بانو نے اپنے کپڑے صحیح سے اوڑھے اور کونے میں بیٹھ گئی

☆☆☆☆

"قاضی کو کیا ہو گیا؟؟"

"وہ ایسے کیوں بول رہا ہے؟

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہو درخت کے نیچے بیٹھی تھی

مجھے قاضی کو یہ سب نہیں کہنا چاہیے تھا۔۔"

کہیں ایسا تو نہیں کہ قاضی کو وہ سب پتا چل چکا ہے۔۔۔

کیا قاضی اسی وجہ سے یہ سب کر رہا ہے۔۔

کیا قاضی مجھے ایک غلط عورت سمجھتا ہے

نہیں ایس انپاسن ہو سکتا اگر ایسا ہوتا تو قاضی میری مدد کبھی نہ کرتا۔۔۔

وہ کسی اور وجہ سے کہہ رہا ہے

لیکن مجھے بھی تو قاضی کو سچائی بتا دینی چاہیے

کہیں ایسا تو نہیں کہ میں بھی قاضی کے ساتھ غلط کر رہی ہوں میرا دامن داغ دار ہو چکا ہے قاضی وک حق

ہے کہ وہ ایک ایسی لڑکی تلاش کرے جس پر کوئی داغ نہ ہو۔۔

مجھے قاضی سے دور رہنا چاہیے۔۔

مجھے قاضی سے محبت کرنے سے خود کو روکنا پو گا۔۔۔

"راکنا ہو گا

ماہو سوچ رہی ہوتی ہے کہ اسے قاضی گھر کے باہر کھڑکی سے دکھتا ہے

نہ چاہتے ہوئے بھی قاضی کی طرف چلتی ہے

مجھے ماہو سے اس طرح بات نہن کرنی چاہیے تھی میں بہت غلط کیا اس کے ساتھ اپنی بغاوت اک شکار مجھے"

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Haan Mein Baaghi Hoon | By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ماہو کو دلہن بنانا چاہیے تھا

قاضی باہر مٹی کے ڈھیر پر بیٹھا تھا

نہیں قاضی نہیں تم نے کچھ غلط دلہن کیا محبت سے کنارہ کیا کرو یہ تمہیں کمزور بناتی ہے اس رانجھے کا حال"

دیکھ چکے ہو تم اس لیے بہتر ہے کہ ماہو سے دور رہو"

قاضی خود سے ابتیں کر رہا تھا پھر ایک دم سے اس کے ذہن مُن وہی خیال دوڑنے لگتے ہٰنجب اس کی نظر

سامنے والے گھر پر پڑتی ہے

اچانک سے وہ چلاتا ہے

"چھوڑو میری بہن کو چھوڑو"

پھر اپنے کیے پر سوچنے لگتا ہے ادھر سے امہو آجاتی ہے

"کیا ہوا قاضی؟"

ماہو قاضی کا سر اپنی گود میں رکھتی ہے جو اس قدر ابتر حال میں ہوتا ہے چلا رہا ہوتا ہے

"ماہو"

قاضی ماہو کے چہرے کو دیکھتا ہے تو اس کی آنکھوں کلو راحت ملتی ہے

پھر ایک دم سے اسے خیال آتا ہے کہ اس کا سر ماہو کی گود مُن ہے تو وہ اپنا سر اس کی گود سے اٹھاتا ہے

"قاضی کیا وہ ا تھا؟"

ماہو مجھے نہ جانے کیوں لگتا ہے کہ یہ گھر میرا جانا پہچانا ہے۔۔۔"

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Haan Mein Baaghi Hoon | By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"خدا درا ماہو مجھے بتاؤ یہ گھر کس اک ہے یہاں کون رہتا ہے؟

قاضی کے کہنے پر ماہو کے چہر کے رنگ اڑ جاتے ہیں۔۔

ooooooooo

*باب ہشتم

*آخری بغاوت

دو دن ہو گئے تھے اور کریم فاطمہ کا کوئی بھی اتہ پتا نہیں تھا شہر بانو کسی کو کچھ نہں بتا رہی تھی وہ صرف اکیلی کمرے میں بیٹھی ہر وقت کریم فاطمہ کی سلامتی کی دعائیں مانگتی رہتی

"یا اللہ سائیں میری بیٹی پر اپنا کرم کرنا"

مگر اسے ہر وقت بختو کے طعنے اور کڑوی باتیں سننی پڑتیں وہ ہر وقت شہر بانو سے اگلوانے کی کوشش کرتا مگر شہر بانو اپنی زبان سے ایک لفظ بھی نہ بولتی ابھی کل کی بات ہے کہ آگ جیسے پانی میں اسے دو گھنٹے بٹھایا گیا تھا کہ کچھ بول دے مگر نہیں اس صابر عورت نے ایک لفظ بھی نہ کہا گرم پانی اس کی جلد کو کھا گیا مگر اس نے کچھ نہ بولا

کمرے کا دروازہ کھلتا ہے اور بختو اندر آتا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆

اپنے ماضی سے ایک جنگ لڑ رہے ہیں مریض۔۔ماضی مُیں ان کی زندگی مُیں ایک ایسا واقعہ وہا تھا جس نے "

ان سے ان کی یادداشت چھین لی ان کی پہچان لی مگر اب جب ان کو اپنی حقیقت کا احساس ہو رہا ہے تو ان کا

" ذہن اس بات کو تسلیم نہیں کر پا رہا اللہ سے دعا کریے کہ وہ جلد از جلد قابو پا لیں

ڈاکٹر نے سامنے کڑے ماہو بانن اور جلیل سے کہا اور اندر کمرے مُیں چلے گئے۔۔

کاش مُیں اس وقت قاضی کو کچھ نہ بتاتی کاش مُیں قاضی کو اس سارے واقعے کے بارے مُیں یہ بتاتی جو "

شہر بانو اور اس کے گھر والوں کے ساتھ پیش آیا جس نے شہر بانو سے سب کچھ چھین لیا تھا مجھے یقین نہیں

"ہو رہا کہ قاضی ہی شہر بانو کا بھائی عمرو ہے

ماہو روتے ہوئے کہہ رہی تھی بانن اور جلیل اسے چپ کروا رہے تھے۔

☆☆☆☆

دروازہ کھلتا ہے اور ایک نوجوان کوئی اٹھارہ سال کی رعمر کا ہو گا اندر آتا ہے۔اسے دیکھتے ہی کریم فاطمہ سہم

جاتی ہے

"ڈریے مت۔۔مُیں آپ کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا"

گھنے ابرو نیلی آنکھیں روشن چہرہ کریم فاطمہ کو اپنی طرف بار بار کھینچنے لگا

میں بھی یہاں قید ہوں اور یہاں سے نکلنا چاہتا ہوں اور مجھے ن یہاں سے نکلنے اک راستہ معلوم ہے آپ کی"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"مدد کر سکتا ہوں

اس نے کہا اتنی دیر میں دروازے سے ایک بھاری بھر کم آدمی اندر آتا ہے

اس کے علاوہ دو اور آدمی ہوتے ہیں

"تو یہ وہ بی بی۔۔"

موٹا آدمی کہتا ہے تو دوسرے دو اثبات میں سر ہلاتے ہیں

موٹا آدمی دونوں کے منہ پر تھپڑ مارتا ہے

یہ ہمارے بختو سائیں کی بیٹی ہے جو گھر سے بھاگی ہوئی ہے اس لیے کہ اس کا باپ اس سے بیاہ کرنا چاہتا"

"ہے۔۔اور تم لوگوں نے اسے یہاں قید کر رکھا ہے۔۔ بختو سائیں کو پتا چلے گا تو کیا ہو گا

وہ دونوں کانپنے لگتے ہیں

" میں تو چلا یہاں سے میں تم لوگوں کو نہیں جانتا"

موٹا آدمی کہہ کر نکل جاتا ہے تو دونوں اس کی طرف بھاگتے ہیں۔۔۔

"آپ سچ کہہ رہے ہو؟"

جب تمام لوگ چلے جاتے ہیں تو کمرے مُں کریم فاطمہ اور وہ لڑکا رہ جاتے ہیں

تھوڑی دیر کی خاموشی وک کریم فاطمہ توڑتی ہے

ہاں میں سچ کہہ رہا ہوں انہوں س نے مجھے آپ کی نگرانی پر کھڑا کیا ہے مگر میں آج رات آپ کو یہاں سے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"نکال سکتا ہوں

کریم فاطمہ کو نہ جانے اس لڑکے کی آنکھوں میں کیا دکھتا ہے کہ وہ اس پر یقین کر لیتی ہے مگر پھر ایک دم اس موٹے آدمی کی بات اسکے کانوں میں گونجنے لگتی ہے

یہ ہمارے بختو سائیں کی بیٹی ہے جو گھر سے بھاگی ہوئی ہے اس لیے کہ اس کا باپ اس سے بیاہ کرنا چاہتا"

"ہے۔۔اور تم لوگوں نے اسے یہاں قید کر رکھا ہے۔۔بختو سائیں کو پتا چلے گا تو کیا ہوگا

"اوہ اوہ"

کریم فاطمہ چلاتی ہے

"کیا ہوا"

کریم فاطمہ کی حالت دیکھ کر وہ لڑکا اس کی طرف لپکتا ہے اور زمین پر گرتی کریم فاطنہ کو اپنے بازوؤں میں تھام لیتا ہے

کریم فاطمہ کو پہلی بار کسی نے بازوؤں میں تھاما تھا اسے بہت سکون ملتا ہے وہ سامنے اس لڑکے کو دیکھتی ہے چہرے پر مونچھیں تھیں مگر اس کا چہرہ خوبصورت لاجواب مسکان جس نے کریم فاطمہ کو اپنی طرف متوجہ کر لیا

"کیا یہ آدمی سچ کہہ رہا تھا؟"

"ہاں یہ سچ کہہ رہا تھا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آنسوؤں کا ایک حسار کریم فاطمہ کی آنکھوں سے بہنے لگتا ہے

"اسی وجہ سے اماں نے مجھے کچھ نہیں بتایا"

کریم فاطمہ نے دل مُن سوچا اور اس لڑکے کے گلے لگ گئی

پھر جیسے اسے احساس ہوا کہ وہ کسی نا محرم کے گلے لگی ہے پیچھے ہٹتی ہے

"اگر یہاں سے باہر نکلنا ہے تو آپ کو میری بات ماننی ہو گی"

تو کریم فاطمہ اسلڑکے کو گھورنے لگتی ہے

☆☆☆☆

اس نے آنکھ کھولی تو اسے ہر طرف دھواں ہی دھواں دکھائی دیا مانو جیسے دھند ہی دھند ہو۔۔

"میں کہاں ہوں؟"

بستر پر پڑا قاضی چلایا تو پاس کھڑی نرس ڈاکٹر کو آواز دینے لگی

☆☆☆☆

شام کا اندھیرا چھا رہا تھا اور دو لوگ اس بلڈنگ کی چھت پر سے پھانگ رہے تھے دونوں نے منہ پر ماسک چڑھا رکھے تھے

یہ دیوار اتنی اونچی بھی نہ تھی مگر پھر بھی وہ ڈر رہی تھی

"مجھے لگتا ہے فردین مُن یہ دیوار نہیں پھلانگ سکتی"

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Haan Mein Baaghi Hoon | By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"آپ کو کرنا ہو گا"

نقاب کے پیچھے سے مردانہ آواز نے اسے کہا

"میں گر جاؤں گی"

اس نے ڈرتے ہوئے کہا

جلدی کریے ہمارے پاس وقت بہت کم ہے میں نے سب کو نشہ دے دیا ہے اور وہ سب گہری نیند "

سو رہے ہیں"

اس نے پھر سے اسے دیوار پھلانگنے کو کہا

"فردین مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے"

"کریم فاطمہ آپ مجھ پر بھروسا رکھیے"

فردین نے کہا تو کریم فاطمہ نقاب مین موجود نیلی آنکھوں کو دیکھنے لگی

لیکن اگلا لمحہ انتہائی خوفناک ہوا کریم فاطمہ کا پیر پھسلا اور وہ دیوار سے پستی کی طرف جانے لگی

"فردین"

کریم فاطمہ آواز دی

تو فردین نے بلندی سے گرتی کریم فاطمہ کو تھامنے کی بہت کوشش کی مگر بے سود رہا اور کریم فاطمہ زمین پر

اس بڑے پتھر سے جا ٹکرائی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆

"نہیں چھوڑو میری بہن کو چھوڑو یری شہر بانو کو"

ڈاکٹر اندر آئے تو بستر پر قاضی ہاتھ پاؤں ہلا رہا تھا اور ساتھ میں بڑبڑا رہا تھا

ڈاکٹر نے آکر قاضی کو انجکشن دیا تو وہ بے سدھ ہو کر گر گیا

☆☆☆☆

فردین دیوار پھلانگ کر نیچے آتا ہے اور زمین پر خون مُن لت پت کریم فاطمہ کو تھامتا ہے۔۔

اس کے سر سے خون نکل رہا تھا

اور وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

☆☆☆☆

آج کی رات تری زندگی کی آخری رات ہے اور کل کا سورج طلوع ہونے کے ساتھ تو اس دارِ فانی سے کوچ"

"کر لے گی اگر اپنی زندگی پیاری ہے تو اپنی بیٹی کا پتا بتا دے۔۔

بختو نے پستول شہر بانو کی کنپٹی پر رکھی مگر اسنے کچھ نہ بتایا

"ٹھیک ہے جیسے تری مرضی۔۔۔"

بختو نے کہا اور باہر کو مڑ گیا

مریض کو ہوش آگیا تھا مگر اپنا ماضی ان کو الجھا رہا ہے دو گھنٹے مزید بے ہوش رہنے کے بعد" ☆☆☆☆

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Haan Mein Baaghi Hoon | By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"امید ہے وہ ٹھیک ہو جائیں گے

ڈاکٹر کہہ کر چلا گیا تو ماہو بانن اور جلیل کے چہرے سے فکر مندی کے آثار ختم ہوئے

☆☆☆☆

یا اللہ سائیں! یہ کیا ہو گیا؟"

"اس کا بہت خون بہہ گیا ہے

فردین نے کریم فاطمہ کے سر پر سے نکلتے خون کو اپنی قمیض پھاڑ کر کپڑے سے باندھا

"مجھے اسے جلد از جلد ہسپتال لے جانا ہو گا نقشے کے مطابق آبادی یاہں سے دور نہں"

فردین کریم فاطمہ کو کندھے پر اٹھانے لگتا ہے

"آہ"

فردین کی کمر پر زور پڑا تو وہ بولا

مگر پھر وہ اس اندھیرے میں چلنے لگا

☆☆☆☆

یا اللہ! مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ میری بیٹی کسی مسیبت میں ہے یا اللہ! میری بیٹی کی حفاظت فرما یا اللہ!"

میری فاطمہ کی حفاظت فرما اپنے حبیب کی فاطمہ کے صدقے۔۔۔

یا االلہ! اس فاطمہ کے صدقے جو اس دنیا کی تمام عورتوں کی سردار ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Haan Mein Baaghi Hoon | By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" یااللہ! سائیں وہ جس بھی مصیبتت میں ہے اسکا حوصلہ بڑھا

روتے ہوئے شہر بانو نے الہ سے دعا کرتے ہوئے کہا

☆☆☆☆

میں نہیں جانتی قاضی کون تھا یہ میرے لیے مکمل ایک انجان شخص تھا جس نے مجھے ان بھیڑیوں سے " بچایا اور پھر مجھے میرے گھر واپس لایا مگر مجھے نہیں معلوم کہ کب مجھے قاضی سے محبت ہو گئی ہے مجھے قاضی سے عشق ہو گیا ہے مگر میرا وجود ناپاک ہے اس کو ان درندوں نے کس کس طرح استعمال کیا ہے مجھے لگتا ہے مجھے قاضی کو چھوڑ دینا چاہیے مجھے قاضی سے دور چلے جانا چاہیے کیونکہ میرا ایک ناپاک وجود ہے میں کس طرح قاضی سے محبت کر سکتی ہوں۔۔

نہیں بس ایک بار قاضی وک ہوش آجائے پھر مُن قاضی کو وہ سچائی بتادوں گی مُن قاضی کو بتادوں گی کہ میری رپورٹس میں کیا تھا حکیم نے مجھے کیا بتایا تھا۔۔

مُں قاضی سے کہہ دوں گی کہ وہ مجھ سے دور چلا جائے کیونکہ میرے پیٹ میں بننے والا بچہ کسی کی بیہودگی اک نتیجہ ہے میں نہیں چاہتی کہ کوئی اس کا الزام قاضی پر لگائے میں قاضی سے دور چلی اجوئں گی اور اسے بھی خود سے دور جانے کو کہوں گی "

ماہو بنچ پر بیٹھی تھی اور روتے ہوئے خود سے باتیں رر ہی تھی

اچانک ایک نرس آتی ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"مسٹر قاضی کو ہوش آگیا ہے"

ماہو کے جسم میں جان آجاتی ہے اور وہ اندر بھاگتی ہے

"قاضی قاضی"

ماہو جاکر قاضی سے لپٹ جاتی ہے

"ماہو۔۔"

قاضی ماہو کی آنکھوں میں دیکھتا ہے

"ماہو مُں عمرو ہوں ماہو میں عمرو ہوں مجھے پہچانو ماہو"

قاضی ماہو کو جھنجھوڑتا ہے

"ہاں قاضی مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تم عمرو ہو۔"

قاضی ماہو کو گلے سے لگالیتا ہے

ماہو تمہیں یاد ہے ناجب ہم چھوٹے تھے تو کس طرح سب کو پریشان کرتے تھے۔۔"

ارے وہ بیدہ باجی۔۔۔جب ان کی گائے کے پٹھوں میں لال مرچیں ڈالی تھیں۔۔۔تو کتنا غصہ ہوئی تھیں

"اور اس نوری کی گائے کا سینگ اتارا تھا ہم دونوں نے یاد ہے ان ماہو

قاضی نے مسکراتے ہوئے کہا مگر ماہو کی طرف صرف خاموشی تھی وہ رو رہی تھی اور روتے وہئے اسکی ہچکی بندھ چکی تھی۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کک کیا یوا؟ کیا ہوا ماہو ؟"

قاضی نے ماہو سے پوچھا

مگر ماہو نے کوئی جواب نہیں دیا

"روؤمت اماہو اب تمہارا عمرو آگیا ہے نا آگیا ہے اب کبھی تجھے چھوڑ کر نہیں جائے گا"

قاضی نے ماہو کو گلے سے لگالیا مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ ماہو کے ان آنسوں کے پیچھے کیا ہے

ایک دم قاضی ہانپنے لگتا ہے

"شہر بانو شہر بانو شہر بانو باجی وووہ کک کہاں ہوں گی"

قاضی چیختا ہے

"قاضی ان کو وڈیرے نے پکڑ لیا تھا نا"

ماہو نے روتے ہوئے کہا

" ہاں مجھے یاد ہے وہ دن۔۔ وہ دن کیسے بھول سکتا ہوں میں۔۔اس وڈیرے نے میری ماں کو مارا تھا"

قاضی نے اپنی مٹھیاں بند کی

مُن اس وڈیرے سے اپنی ماں کے قتل کا بدلہ لوں گا"

میں اپنی باجی کو پکڑ کر اسے بیاہ کرنے کا بدلہ لوں گا

میں اس سے اپنی ماہو کا بدلہ لوں گا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Haan Mein Baaghi Hoon | By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں اسسے خود کو اپنی ماہو سے دور رکھنے کا بدلہ لوں گا

"میں اس سے اپنی باجی کے اسقدر دور ہونے کا بدلہ لوں گا

قاضی نے جوش اور جزبے سے کہا

"قاضی تم آرام کرو تمہاری طبیعت۔۔"

زیادہ جوش اور ماضی کی ایدوں کے آنے کی وجہ سے واضی کا سر درد کرنے لگا تھا

"ڈاکٹر"

ماہو چلاتی ہے تو ڈاکٹر اندر آتا ہے

"ان کو ماحول بدلنے کی ضرورت ہے ایسا کریں ان کو وہیل چئر پر ہستال کے باغ میں لے جائیں"

ڈاکٹر نے کہا تو ماہو نے ڈاکٹر کی ہاں میں اہں ملائی

ماہو پتا ہے مُن تو حقیقت میں باغی نکلا۔۔"

میں اپنے رشتوں کا باغی نکلا

میں اپنی ماہو کا باغی نکلا

مُں اپنی امی کا باغی نکلا

میں اپنی باجی شہر بانو کا باغی نکلا

"میں اپنی پہچان سے باغی نکلا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

قاضی رونے لگا تھا

بانن اور جلیل بھی نہ جانے کب کے کمرے میں آ چکے تھے مگر ماہو اور قاضی کو اس بات کا احساس نہ ہوا تھا

بانن اور جلیل کب سے ان کو دیکھ رہے تھے

"قاضی چلو ہمیں یہاں سے چلنا چاہیے"

بانن اور جلیل اسے وہیل چیئر پر بٹھانے کے لیے آگے بڑھتے ہیں

بانن تم ٹھیک کہتے ہو میں باغی ہوں مگر آج مجھے اس بات کا احساس ہوا کہ میری یہ بغاوت مجھ سے جانے کیا"

کیا چھین چکی ہے

میرے رشتے

میری ماہو

میری باجی

"میری باجی

جلیل اور بانن اس کے گلے لگ جاتے ہیں۔۔

☆☆☆ جونہی وہیل چیئر کمرے سے باہر نکلی قاضی کی نظر سامنے اسٹریچر پر پڑی لڑکی پر پری۔۔

"شہر بانو"

قاضی چلایا اور وہیل چیئر سے اٹھنے کی کوشش کی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"شہر بانو"

جب اٹھنے مُں ناکام رہا تو پھر سے بولنے لگا

اسٹریچر پر موجود اس لڑکی کو آئی سی یو میں لے جایا گیا تھا

قاضی کے کہنے پر اسے بھی ادھر لے جایا گیقا تھا

☆☆☆☆

فردین دروازے پر کھڑا تھا اور کریم فاطمہ کی بحالی کی دعائیں کر رہا تھا کہ وہیل چیئر پر ایک نوجوان کو لے کر

ایک لڑکی اور دو لڑکے آتے ہیں

آتے ہی قاضی چلانے لگتا ہے

" شہر بانو شہر بانو"

قاضی کو اس طرح چلاتا دیکھ کر فردین قاضی سے پوچھتا ہے

"کیا آپ اس مریضہ کو جانتے ہیں؟"

مگر اس بار قاضی کو کوئی جواب نہٗں سوجھتا

"جناب ان کا نام کریم فاطمہ ہے ہو سکتا ہے آپ کو غلط فہمی ہوئی ہو۔۔"

مگر اس بار پھر قاضی کوئی جواب نہٗں دیتا۔۔۔

"نہیں میری اجی شہر بانو ہے وہ۔۔میری باجی ہے وہ"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

قاضی چیخنے لگتا ہے

"ماضی سے نبٹ نہیں پا رہے یہ"

ڈاکٹر کہتا ہے

"ان کو ان کے حال میں الجھائیے۔۔"

ڈاکٹر کہتا ہے تو اسے باغ کی طرف لے جانے لگتے ہیں مگر قاضی کے چیخنے پر ڈاکٹر ان کو روک لیتا ہے اتنی دیر

مُں آئی سی یو سے ایک ڈاکٹر نکلتا ہے اور کہتا ہے

"مریضہ کا بہت سا خون ضائع ہو چکا ہے باقی اوور آل وہ ٹھیک ہیں مگر ان کو خون کی ضرورت ہے"

"میرا خون لے لو"

قاضی چلانے لگتا ہے

قاضی کے چلانے پر اسے وارڈ میں منتقل کر کے اس کا خون لیا جاتا ہے

☆☆☆☆

"کریم فاطمہ کو ہوش آگئی ہے آپ مل سکتے ہیں"

ڈاکٹر آکر فردین سے کہتی ہے تو فردین اندر جاتا ہے

"میں کہاں ہوں؟"

کریم فاطمہ کہتی ہے تو فردین اسے لیٹے رہنے کو کہتا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور اسے سب بتاتا ہے

"مم مجھے خون کس نے دیا؟"

کریم فاطمہ کے اصرار پر فردین اسے بتاتا ہے

وہیل چیئر پر ایک نوجوان تھا وہ شر بانو شہر بانو کر رہا تھا اور کہتا تھا کہ وہ اس کی شہر بانو ہے اسی نے آپ کو "

"خون دیا ہے بی بی جی

جونہی کریم فاطمہ نے یہ سنا ایک دم سے اس کے دماغ میں خیال آتا ہے

"ماموعمرو"

وہ برملا کہتی ہے

"کیا ان کا نام عمرو تھا"

"نہیں ان کو سب قاضی قاضی کہتے تھے"

جونہی کریم فاطمہ نے یہ سنا اس کے چہرے پر مایوسی چھا گئی

"کیا آپ ان کو جانتی ہیں؟"

میں ان کو تو نہیں جانتی مگر وہ میری اماں کو ضرور جانتے ہیں شہر بانو میری اماں ہی ہیں۔۔مجھے ان سے ملنا"

ہے

آپ ابھی ان سے نہیں مل سکتی وہ پہلے بھی بیمار تھے اور اب انہوں نے آپ کو خون بھی دیا ہے اسلیے ابھی وہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اس حال میں نہیں ہیں جب سے آپ کو خون دیا ہے تب سے بے ہوش ہیں

فردین نے بتایا تو کریم فاطمہ مکمل مایوس ہو گئی۔۔

☆☆☆☆

میرا عمرو میرا قاضی اس کا مطلب جو چیز مجھے پریشان کر رہی تھی کہ مجھے احساس ہوتا تھا کہ میرا قاضی سے "

"کوئی پرانا رابطہ ہے وہ یہی ہے وہ یہی ہے میرا عمرو

ماہو کرسی پر بیٹھی تھی اور اس کے پاس بانن اور جلیل بھی بیٹھے تھے

"میرا عمرو۔۔"

لیکن نہیں میں کس منہ سے عمرو کا سامنا کروں گی کس منہ سے میرا دامن داغ دار ہو چکا ہے میں اس کا"

"سامنا نہن کر سکتی نہیں۔۔۔

ماہو خود سے باتیں کر رہی تھی بانن اور جلیل اس کو دیکھ کر پریشان ہو رہے تھے

میں کس طرح قاضی کا سامنا کروں مین کیسے اسے بتاؤں کہ میرے بدن میں ایک اور جان پرورش پا رہی"

"ہے

ماہو زارو قطار رونے لگتی ہے

بانن اور جلیل اس کی اس بات پر اسے حیرت سے تکنے لگتے ہیں۔

☆☆☆☆سورج کی چندھیا دینے والی کرنیں اس کی آنکھوں میں پڑی تو اس کی آنکھیں کھلیں اس نے ارد

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گرد دیکھا وہ ایک بڑے کمرے میں تھا اس کے ہاتھوں کو کچھ پائپوں سے اوپر بوتلوں سے لگایا گیا تھا یہ ایک ہسپتال لگتا تھا اس کے اوپر سفید کپڑا تھا اس نے اٹھنے کی کوشش کی اور تھوڑی سی محنت کے بعد وہ اٹھ گیا۔۔وہ پہلے سے تازہ دم محسوس کر رہا تھا۔۔

" ڈاکٹر "

اس نے مسکراتے ہوئے ڈاکٹر کو آواز دی

تو باہر سے ڈاکٹر اندر آیا اس کے پیچھے ماہو بھی اندر آئی

"ماہو"

قاضی نے مسکراتے ہوئے ماہو کو اپنی طرف متوجہ کیا ماہو اس کی طرف آئی تو قاضی نے اسے جھکڑ لیا پھر ڈاکٹر سے کہنے لگا کہ یہ پائپ اتار دو۔۔ڈاکٹر نے نرس کو آوزدی اور اس کی ڈرپ اتروا دی۔۔

"میں پہلے سے بہت بہتر محسوس کر رہا ہوں ماہو۔۔"

قاضی ایک بار پھر سے مسکان سجائی

جو ماہو کو بھا گئی اور اس نے اپنی نگاہیں قاضی پر ٹکا دیں۔۔

"رات مُس کیا ہوا تھا ماہو؟"

قاضی نے پوچھا تو ماہو اسے رات کو ہونے والے واقعے کے متعلق بتانے لگی

"مجھے ملنا ہے اس لڑکی سے"

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Haan Mein Baaghi Hoon | By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"مل سکتے ہو تم قاضی اس لڑکی سے وہ بھی تم سے ملنا چاہتی ہے"

جلیل اور بانن کمرے مُں داخل ہوتے ہوئے کہتے ہیں تو قاضی مسکرانے لگتا ہے

☆☆☆☆

"رک جا بختو پہلے تری ناک کٹ چکی ہے اب یہ کام مت کری کہ لوگوں کی نظروں میں مزید گر جائے"

بختو نے شہر بانو کی گردن پر چھرا رکھا ہوا تھا اور وہ اسے چلانے ہی لگا تھا کہ اسکے باپ نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا

اگر تو نے ایسا کچھ کیا تو ہماری پشتوں سے جو یہ نظام چلتا آرہا ہے وہ ختم ہو جائے گا لوگ ہماری پیروی کرنے "

"سے انکار کر دیں گے اور بغاوت برپا ہو جائے گی۔۔

بختو کے باپ نے چھرا اس کے ہاتھ سے چھینا تو بختو نے بھی شہر بانو کو دھکا دیا اور غصے مُں وہاں سے چلا گیا

بختو کے باپ نے بھی شہر بانو کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اور اس کے پاس آیا

"تجھے دو بار بچایا ہے میں نے اب میرا بھی ایک کام کر دے شبنم"

بختو کے باپ نے جس کی عمر کوئی ساٹھ برس ہو گی شہر بانو کے چہرے کو چھوتے ہوئے کہا

" دیکھتا ہوں کوئی صحیح وقت ڈھونڈ کر تجھ سے بھی پالا ڈالتا ہوں"

یہ کہہ کر بختو کا باپ وہاں سے جاتا ہے اور شہر بانو اس کی باتوں کو سوچ کر پریشان ہونے لگتی ہے۔

☆☆☆☆

دروازہ کھٹکتا ہے تو فردین دروازہ کھولتا ہے قاضی ماہو جلیل اور بانن اندر آتے ہن"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بستر پر پڑی کریم فاطمہ کو دیکھتے ہی قاضی اسکی طرف بھاگتے ہوئے جاتا ہے اور اسے گلے سے لگا لیتا ہے

شہر بانو شہر بانو مجھے معاف کر دو باجی مجھے معاف کر دو۔۔۔"

پھر اٹھتا ہے جیسے اسے احساس ہو گیا ہو کہ وہ لڑکی جس کی شکل اسکی بہن سے ملتی ہے وہ اسکی بہن کیسے ہو سکتی ہے کیونکہ جب وہ اپنی بہن سے جدا ہوا تھا تب اسکی ر عمر چودہ برس تھی اب اسے 30 برس کا ہونا چاہیے تھا

قاضی کو ہٹتا دیکھ کر کریم فاطمہ بولتی ہے

"آپ میری ماں کو کیسے جانتے ہیں؟ اور آپ نے مجھے خون کیوں دیا؟"

"ماں۔۔"

قاضی بڑبڑاتا ہے

" تم شہر بانو کی بیٹی ہو۔۔۔تت ت میری بھانجی ہو۔۔ مم میرا تمہارا ماما عمرو ہوں تت تم میری بھانجی ہو"

قاضی کریم فاطمہ کا ماتھا چومتا ہے

"بالکل میری بہن کا روپ ہو تم میری باجی کہاں ہے؟ میری شہر بانو کہاں ہے؟"

کریم فاطمہ اٹھ کر بیٹھ چکی ہوتی ہے پھر وہ قاضی کو اپنے بارے مُن سب بتانے لگتی ہے ارو قاضی بھی اسے اپنے بارے میں سب بتانے لگتا ہے

آدھے گھنٹے کی مسلسل بات چیت کے بعد قاضی ایک دم جوش سے بولتا ہے

اب ظلم کی ریت ختم ہوئی اب تیرا اماموں آگیا ہے اب انصاف کا رکھوالا قاضی آگیا ہے اب بغاوت ہو گی"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور ظلم کے خلاف جیسا کہ قاضی ہمیشہ کرتا رہا ہے اب قاضی اپنی شہر بانو کو انصاف دلائے گا اب قاضی اپنی

ماں کے خون کا بدلہ لے گا اب قاضی اپنی ماہو کا بدلہ لے گا اب قاضی خود کو اپنے رشتوں سے دور رہنے کا

"بدلہ لے گا۔۔اب انصاف ہو گا اب انصاف ہو گا

ماہو انکھوں میں آنسو لیے کریم فاطمہ اور قاضی کو دیکھ رہی تھی

قاضی کریم فاطمہ کو گلے سے لگاتا ہے پھر اسے تھپکی دینے لگات ہے

اور پھر ماہو کو آواز دیتا ہے اور اسے بھی گلے سے لگاتا ہے مگر ایک دم سے اماہو قاضی سے خود کو چھڑواتی ہے

کمرے سے ابھر نکل جاتی ہے

"ماہو"

قاضی ماہو کے پیچھے باہر بھاگتا ہے

ماہو کوری دوڑ میں کھڑکی کے پاس کھڑی رو رہی ہوتی ہے

"ماہو کیا ہوا؟ کیوں رو رہی ہو؟ تمہارا قاضی اب انساف دلائے گا تمہیں"

مگر ماہو اپنا منہ موڑ لیتی ہے

ناہو یاد ہے جب ہم چھوٹے تھے ایک دن تم نے مجھے کیا کہا تھا کہا تھا کہ اگر میں دلدہن بنوں گی تو صرف"

تمہاری بنوں گی۔۔

" یاد ہے نا جب تمہاری بول کی شادی تھی تو تم نے بھی لہنگا بنوایا تھا اور کہا تھا مجھے بھی عمرو سے بیاہ کرنا ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Haan Mein Baaghi Hoon | By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہو کی ہنسی نکل آتی ہے

"تب میں بہت چھوٹی تھی قاضی چار سال کی تھی اور دیکھو تب بھی تم سے محبت کرتی تی اور آج بھی"

"پھر یہ آنس و کیوں ماہو"

قاضی کے کہنے پر ماہو مزید پریشان ہو جاتی ہے

قاضی میرا جسم محبت کے لائق نہ رہا میرا دامن داغ دار ہو چکا ہے قاضُ قاضی یہ ماہو اب کبھی بھی"

تمہاری دلہن نہ بن سکتی کبھی بھی نہیں۔۔

اری ماہو کیوں بول رہی ہے ایسا۔۔۔

تو جیسی بھی ہے آج بھی میری پہلے والی ماہو ہے اور میں آج بھی تجھے اتنا چاہتا ہوں جتنا پہلے

"تجھے پتا ہے نا چھوٹے ہوتے ایک دوسرے کے بنا نہ رہتے تھے ہم

قاضُ نے مسکراتے ہوئے کہا اور ماہو کو گلے لگا لیا مگر ماہو نے روتے ہوئے خود کو چھڑوایا

"قاضی ایک سچائی ہے جو میں تم سے چھپائی ہے قاضی کہ "

اس کے بعد ماہو قاضی کو کچھ بتانے لگتی ہے

اری ماہو نگوڑی اب آنسو پونچھ۔۔۔"

"یہ ہے نا ترا قاضی اس پر بھروسا رکھ

اس بار ماہو قاضُ کو گلے سے لگا لیتی ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Haan Mein Baaghi Hoon | By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☆☆☆☆دن چڑھتے ہی وہ کھیتوں کو جا رہے تھے یہی تو دن ہوتے ہیں فصلوں کے کاشت کاری کے۔۔

لہلہاتے ہوئے کسان جونہی کھیتوں میں پہنچے وڈیرے کے آدمی فصل لینے آ کھڑے ہوئے وہ بہت چلائے

تھے مگر کسی نے ان کی ایک آہ بھی نہ سنی تھی وڈیرے کے آدمی صم بکم ہو کر سارا مال بٹور کر اور کسانوں کی

بد دعائیں لیتے چلے گئے آہیں بھرتے کسانوں کو اچانک ایک ڈھول کی تھاپ سنائی دی اور سب اس طرف

جانے لگے

ایک نوجوان لڑکا عمر کوئی بیس سال کے لگ بھگ ہلکی سی مونچھیں اور داڑھی عمدہ انداز سے کٹی ہوئی بول رہا

تھا

پاس کچھ اور لوگ بھی تھے ایک موٹا سا لڑکا ڈھول بجا رہا تھا دو لڑکیاں پاس تھیں اور ان کے علاوہ دو اور

لڑکے بھی تھے جب کافی ہجوم جمع ہو گیا تو قاضی گویا ہوا

سنو میری جنم بھومی کے مکینو انصاف کا رکھوالا قاضی آ گیا ہے اب سب کو انصاف ملے گا اب ظلم کا پرچم "

اترے گا اور ظلمت کی تاریکیوں پر امن اور انصاف کا سورج طلوع ہو گا۔۔۔

وڈیرہ آپ کے ساتھ جو رویہ کرتا ہے اسے اس کی سزا دی جائے گی

ہمارے گاؤں کی لڑکیوں کی عصمتوں کو محفوظ کیا جائے گا ہم بچائیں گے اپنی ماؤں کو اپنی بہنوں کو اپنی بیٹیوں

کو وڈیرے کے شر سے،

قاضی کی تقریر سے سب کا خون کھول اٹھا نہ صرف مرد گھروں سے عورتیں نکل آئیں مردوں نے درانتیاں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لاٹھیاں اٹھالیں عورتوں نے برتن اٹھا لیے

" آیئے اپنی خودی اپنی خودداری کے نام پر ایک بغاوت کرتے ہیں"

قاضی نے کہا تو یہ قافلہ آگے بڑھنے لگا

گاؤں کے لوگوں کا اس طرح ایک جھنڈ ہو کر آنے کی خبر بختو کو مل چکی تھی وہ اپنی حویلی کے بنیرے پر آگیا

جہاں اسے دور سے آتے گاؤں والے دکھائی دے رہے تھے پوری حویلی میں یہ بات پھیل چکی تھی کہ کوئی

قاضی نامی لڑکا ہے جو یہ سب کر رہا ہے

" میں کہا تھا تمہیں کہ اسے اپنے ساتھ نکالو"

بختو کے باپ نے اسے کہا

"اب بھگتو"

"اس قاضی کو میں بغاوت کی وہ سزا دوں گا کہ دنیا دیکھی گی میرے آدمی آ ہی رہے ہیں "

بختو نے غرور سے کہا اور اپنی بندوق اور چاقو پکڑے مگر بدقسمتی سے چاقو زمین پر گر گیا جسے شریفہ مائی نے

اٹھالیا۔۔

ارے گاؤں والوں اپنے سائیں سے بغاوت کرنے کا انجام جانتے ہو کیا ہو گا اس لیے بہتر ہے کہ اس قاضی"

"کو میرے حوالے کر دو

بختو نے بنیرے سے آواز لگائی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے وڈیرے ان سے کیوں کہتا ہے لے میں تیرے سامنے ہوں،"

قاضی نے باہر نکل کر کہا

کھڑکی کے پوروں سے جونہی شہر بانو کی نظر قاضی پر پڑی وہ چلا اٹھی

" عمرو مراویر"

شریفہ نے کمرے کے باہر سے اسکی آواز سنی اور دروازہ کھولا

" بی بی جی باہر آیئے سچ برپا ہونے کا وقت آ گیا ہے"

شریفہ نے شہر بانو کو باہر آنے کو کہا شہر بانو کا خون کھول رہا تھا اسنے شریفہ کے ہاتھ سے خنجر پکڑا اور دوڑی

ادھر سے بختو کا باپ آ ٹپکا اس نے خنجر نہیں دیکھا تھا

"کہاں جا رہی ہے چھمی؟"

اس نے شہر بانو کو اپنے بازوؤں کی گرفت میں لے لیا مگر اگلا لمحہ چکرا دینے والا تھا جب شہر بانو نے خنجر اس کی گردن پر رکھ دیں

تو کیا سوچا تو نے قاضی،"

بختو بولا

" ابھی تجھے ایک موقع دیتا ہوں میرے گروہ میں آ جا تجھے بخش دوں گا"

، کس منہ سے کہہ رہے ہو مجھے ارے میں تمہاری موت بن کر آیا ہوں تجھ سے اپنی ماں بہن ماہو اور بھانجہ کا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" بدلا لوں گا تجھ سے اپنے رشتوں سے دور رہنے کا بدلہ لوں گا تجھ سے اپنی محبت سے دور رہنے کا بدلہ لوں گا

قاضی جوش سے بولا

مجھے تمہیں تب ہی مارنا چاہیے تھا جب تری ماں کو مارا یا پھر تب جب تو میرے آدمیوں سے لڑا تھا"

" مگر تم نے ایسا نہیں کیا کیونکہ خدا نے مجھ سے تری موت کا کام کرانا تھا اور تری موت آج طہ ہے"

قاضی چیخا مگر اگلا لمحہ چکرا دینے والا تھا

چوبارے سے کسی کے چیخنے کی آواز آئی یہ بختو کے باپ کی تھی شہر بانو نے اس کی گردن کاٹ دی تھی خون سے بھرا چھرا تھامے وہ بنیرے کی طرف آئی

بختو نے ماہو کی طرف نشانہ باندھا اور ٹریگر دبانے لگا

" مجھ پر نشانہ لگاؤ"

قاضی نے بختو کی طرف پستول کر کے گولی چلا دی ادھر بختو کا ہاتھ خوف سے ہلا اور ٹریگر دب گیا

" ماہو"

قاضی دوڑا

ادھر گولی ماہو کے قریب آئی ادھر وہ قاضی کے جسم کے آر پار ہو گئی

" قاضی"

ماہو چلائی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادھر بنیرے پر بختو ترپ ترپ رہا تھا روتی چیختی شہر بانو نے اپنے پاؤں تلے اسکے سر کو روندا اور نیچے قاضی کی طرف بھاگی

مجھے معاف کر دیا ماہو"

مجھے معاف کرنا بانن

مجھے معاف کرنا جلیل

مجھے معاف کرنا کریم فاطمہ

اتنے میں شہر بانو قاضی کو تھام لیتی ہے

" شہر بانو باجی مجھے معاف کرنا"

مگر شہر بانو اسکا ماتھا چوم رہی تھی

ماہو نے قاضی کا سر اپنی گود میں لیا

" صحیح کہتے ہیں لوگ میں باغی ہوں مرتے ہوئے بھی تم سے بغاوت کر گیا ہوں ماہو"

ماہو کے آنسو قاضی کے چہرے پر گرے

" تمہیں کچھ نہیں ہو گا قاضی"

ماہو چلانے لگی

" تم نے انصاف کا رکھوالا ہونے کا ثبوت دیا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روتے ہوئے بانن بولا

" تمہارے باپ نے صرف تمہارا نام قاضی رکھا اور تم نے سب کو قاضی بن کر دکھایا"

قاضی چہرے پر ایک مسکان لاتا ہے

ماہو محبت سے میری بغاوت معاف کر دینا، "

پھر اسکی گردن ایک طرف لڑھک جاتی ہے

ماتم کا سماں ہوتا ہے وہاں موجود ہر آنکھ اشکبار تھی وجہ جھوٹ کی شکست تھی یا سچ کی فتح وجہ جو بھی تھی حق

اپنی بغاوت سے جھوٹ کو نیچا دکھا کر خود بھی قربان ہو چکا تھا ہمارا قاضی باغی ایک بار پھر سے بغاوت کر گیا تھا

مگر کہانیاں یونہی ختم نہیں ہوا کرتی زندگی کے صفحات روز ہی پلٹتے رہتے ہیں ان صفحات پر ہر روز نئی نئی

کہانیاں طوع ہوتی ہیں ہر ایک کہانی کا اختتام ایک نئی شروعات ہوتا ہے

☆☆☆☆

ہمارا قاضی بھی مرا نہیں تھا وہ لوگوں کے دلوں مُں ہمیشہ زندہ تھا بس نظروں سے دکھائی نہیں دیتا تھا مگر ہر

جگہ ہر طرف ہر کسی کو قاضی ہی دکھتا تھا کیونکہ اب ان پر حکمرانی کرنے والا وڈیرہ نہُں تھا ہوائیں امن کا پیغام

دیتی تھیں ابھی بھی ایک وجود تھا جو اس بوسیدہ کمرے میں پڑا تھا اس کی سانسیں چل رہی تھیں مگر جسم بے

جان تھا

ای سی جی مشین پر گراف بننے لگتا ہے اور بستر پر پڑا بے جان وجود حرکت کرنے لگتا ہے آلارم بولنے کی وجہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے ایک نرس اور ایک ڈاکٹر کمرے میں اُتے ہیں اور اس وجود کو دیکھنے لگتے ہیں پھر مسکراتے ہوئے ایک

دوسرے کو دیکھتے ہیں

"نرس ماہو یہ زندہ ہے"

"کیا؟"

جونہی ڈاکٹر (فی میل) نے کہا تو نرس کے چہرے پر خوشیوں کا راج ہوتا ہے وہ خوشیاں جو کافی پہلے چھن گئیں

تھیں وہ پھلنے پھولنے لگتی ہیں

"میرا قاضی زندہ ہے میرا قاضی زندہ ہے"

نرس ڈاکٹر کے گلے لگ جاتی ہے

کریم فاطمہ ترا ماما زندہ ہے میری بچی۔۔"

مجھے پتا تھا میرا قاضی کوما سے لوٹ آئے گا میرا قاضی

"میرا قاضی لوٹ آیا ہے سات سال بعد میرا قاضی ماہو کا باغی قاضی

ماہو نے اپنے آنسو صاف کیے اور کریم فاطمہ کے گلے لگ گئ

یہ آنسو خوشی کے تھے یہ غمی کے وجہ جو بھی تھی ان

آنسوؤں کی وجہ بھی ایک بغاوت سے ہی جڑی تھی ایک بار پھر بغاوت کرتا قاضی بغاوت کرتا ہوا لوٹ آیا تھا

یہ بھی سچ ہے ہر نئی بغاوت ایک نئی شروعات کو جنم دیتی ہے ہوائیں ہر جگہ ایک نئی شروعات کا ساز پھیلانے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لگی تھیں

☆☆☆☆

ختم شدا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امید ہے آپ کو یہ ناول پسند آیا ہوگا اپنی قیمتی رائے سے ہمیں ضرور آگاہ کیجئے

فی امان اللہ

اپنا خیال رکھیے اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے اللہ آپ کے لیے بھی خیر و

عافیت کا معاملہ فرمائے

آمین

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel